SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, November 17, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at eleven in the morning with Mr. Deputy Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادع الی سبیل ربک بالحکمه و الموعظة الحسنه و جادلھم بالتی ھی احسن ان ربک ھوا اعلم بمن ضل عن سبیله وھواعلم بالمتھدین۔ وان عاقبتم فعاقبو بمثل ماعوقبتم به ولئن صبرتم لھو خیر للصبرین۔ واصبر وما صبرک الا باللہ ولا تحزن علیھم ولا تک فی ضیق مما یمکرون

ترجمہ، اے پیغمبر لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے رستے کی طرف بلاؤ اور اچھے طریق سے ان سے مناظرہ کرو۔ جو اس کے رستے سے بھٹک گیا۔ تمہارا پروردگار اسے بھی خوب جانتا ہے اور جو رستے پر چلنے والے ہیں ان سے بھی خوب واقف ہے۔ اور اگر تم ان کو تکلیف دینی چاہو اتنی ہی دو جتنی تکلیف تم کو ان سے پہنچی۔ اور اگر صبر کرو تو وہ صبر کرنیوالوں کے لئے اچھا ہے اور صبر ہی کرو اور تمہارا صبر خدا ہی کی مدد سے ہے اور ان کے بارے میں غم نہ کرو اور جو یہ بداندیشی کرتے ہیں اس سے تنگ دلی نہ کرو۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, November 17, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at eleven in the morning with Mr. Deputy Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادع الی سبیل ربک بالحکمه و الموعظة الحسنه و جادلهم
بالتی هی احسن ان ربک هوا اعلم بمن ضل عن سبیله
وهواعلم بالمتهدین۔ وان عاقبتم فعاقبو بمثل ماعوقبتم به ولئن
صبرتم لهو خیر للصبرین۔ واصبر وما صبرک الا باللہ ولا
تحزن علیهم ولا تک فی ضیق مما یمکرون

ترجمہ، اے پیغمبر لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے رستے کی طرف بلاؤ اور اچھے طریق سے ان سے مناظرہ کرو۔ جو اس کے رستے سے بھٹک گیا۔ تمہارا پروردگار اسے بھی خوب جانتا ہے اور جو رستے پر چلنے والے ہیں ان سے بھی خوب واقف ہے۔ اور اگر تم ان کو تکلیف دینی چاہو اتنی ہی دو جتنی تکلیف تم کو ان سے پہنچی۔ اور اگر صبر کرو تو وہ صبر کرنیوالوں کے لئے اچھا ہے اور صبر ہی کرو اور تمہارا صبر خدا ہی کی مدد سے ہے اور ان کے بارے میں غم نہ کرو اور جو یہ بداندیشی کرتے ہیں اس سے تنگ دلی نہ کرو۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب، پوائنٹ آف آرڈر

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی گچکی صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا! میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہوں گا کہ ۱۴ تاریخ کو نیشنل اسمبلی کے اندر اور باہر جو کچھ ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ اہم مسئلہ اس وقت کوئی نہیں میں چاہتا ہوں کہ رولز کو suspend کرکے اس مسئلہ کے اوپر بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ گچکی صاحب میں کچھ آپ سے بلکہ سارے ہاؤس سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ ------

(مداخلت)

جناب منظور احمد گچکی۔ اب یہ برداشت سے باہر ہو گیا ہے۔ کہ اسمبلیوں کے اندر اس طریقے سے کام چلائے جا رہے ہیں اور جس طرح اسمبلیوں سے باہر معزز اراکین کے ساتھ جو کچھ ہوتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ غلط بات ہے ہم نے تو تاریخ میں وہ تمام traditions توڑ دیں جو اسمبلیوں میں ہوتی ہیں۔ جس طریقے سے نیشنل اسمبلی میں ہوا میں سمجھتا ہوں کہ جمہوریت کے لئے کوئی نیک شگون نہیں میری گزارش ہے کہ اگر آپ نے جمہوریت کو چلانا ہے تو آپ کا یہ فرض بنتا ہے اور ہاؤس کا یہ فرض بنتا ہے تو کہ اس پر آج بحث ہونی چاہیئے۔ اور movers کو اس کی اجازت دی جائے۔ کہ رول ۲۶ کے تحت اس کو move کریں۔ اور مجھ کو اس کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ گچکی صاحب میں آپ سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہی تمام چیزیں ہر ممبر کے ذہن میں ہیں کل جناب راجہ ظفر الحق صاحب لیڈر آف دی اپوزیشن جناب ملک قاسم صاحب لیڈر آف دی ہاؤس جناب سید اقبال حیدر صاحب وزیر قانون، جناب بابر صاحب وزیر داخلہ ہم سب نے اس پر ڈسکشن کی اور سب نے یہی سمجھا اور کہا تھا کہ بھئی یہ بہتر ہے کہ ہم آپس میں اس مسئلے پر بحث کریں۔ اور جو ہماری روایات ہیں اس ہاؤس کی ان کو برقرار رکھیں۔یہاں پر harmony ہو ، مگر اس مسئلے پر بھی ہم بحث کریں۔ آپ کی motion بھی آ چکی ہے انشاء اللہ اس کو جیسے آپ کہیں گے ویسے کریں گے۔ شکریہ۔ جناب راجہ صاحب لیڈر آف دی اپوزیشن۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین سینٹ کا آج کا اجلاس ایسے حالات میں شروع ہو رہا ہے کہ ملک کی داخلی اور خارجی صورت حال انتہائی سنگین ہے۔ جس مسئلے کی طرف میرے بھائی منظور گچکی صاحب نے اشارہ کیا ہے وہ سبھی کے لئے انتہائی تشویش کا باعث ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ پوری قوم کی نگاہیں اس بات پر لگی ہوئی ہیں کہ جو chanllenges ہمیں درپیش ہیں جو حالات دگرگوں ہیں، جو tension پیدا ہوئی ہے اس سے نبردآزما ہونے کے لئے یہ ادارہ اپنا کیا فرض ادا کرتا ہے اس لئے میری یہ گزارش ہوگی کہ ہم routine کے بزنس کے اوپر نہ جائیں بلکہ ساری کارروائی کو suspend کر کے جو ملک کے حقیقی مسائل ہیں، جن کو نظر انداز کرنا میں سمجھتا ہوں مجرمانہ غفلت ہوگی ان پر بحث کی جائے۔ اس لئے آج صبح جواپوزیشن پارٹی کا اجلاس ہوا جس میں مسلم لیگ اے این پی جماعت اسلامی اور جے ڈبلیو پی، اور جمیعت اہلحدیث اور پختونخواہ ملی عوامی پارٹی ، ایم کیو ایم اور کچھ آزاد حضرات یہ سب شامل ہوئےجمیعت علماء اسلام مولانا سمیع الحق صاحب اور جمیعت علماء پاکستان کے عبدالستار نیازی صاحب آپ کو علم ہے کہ وہ بیمار ہیں۔ یہ وزیر برائے خصوصی تعلیم ان لوگوں میں سے ہیں بدقسمتی سے جو کچھ نہ کچھ خرابی کا باعث بنتے رہتے ہیں اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ جب کارروائی چل رہی ہو تو اس ماحول کو جو نیشنل اسمبلی کا تھا اس کو یہاں لانے کی کیا ضرورت ہے اس لئے ہم نے جناب آپ کے ساتھ کل جو ہماری میٹنگ ہوئی تھی اس کے نتیجے میں ہم نے آج 9 بجے صبح اجلاس کیا اور ہم نے طے کیا کہ ہم ہاؤس کے سامنے یہ بات رکھیں کہ یہ جو ۱۴ تاریخ کے ناخوشگوار واقعات ہیں جو ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت عمل میں لائے گئے ہیں ان پر اور کراچی کی صورت حال کے اوپر کہ ڈان اخبار خود ایڈیٹوریل میں یہ لکھتا ہے کہ گزشتہ 9 مہینے کے اندر وہاں 1500 سو افراد لقمہ اجل بنے ، کسی کی جان کسی کی عزت ، کسی کی جائیداد ، کچھ محفوظ نہیں ہے اور انتہائی complicated صورت حال ہو گئی ہے ۔ اور وہاں کے لوگ اٹھ اٹھ کر اس طرح باہر کی جانب دیکھ رہے ہیں کہ شاید ان کو بارے میں کسی کو احساس باقی نہیں رہا ، یہ انتہائی خطرناک صورتحال ہے ۔ پھر آج سے تقریباً چھ سات مہینے پہلے باجوڑ اور مالا کنڈ ایجنسیوں کے لوگوں نے مطالبہ کیا تھا کہ وہاں چونکہ اسلامی قانون نہیں ہے تو وہاں انہیں شریعت دی جائے جو اس خلاء کو پر کرے۔ لیکن وہاں پر کوئی سنجیدگی سے کوشش نہیں کی گئی جس کے نتیجے میں بار بار انہیں یہ کہا جاتا رہا کہ ہم آپ کو شریعت دے دیں گے لیکن کوئی اس کی عملی صورت سامنے نہیں آئی۔ اس

دفعہ دوبارہ لوگوں نے مطالبہ شروع کیا اور جس سختی کے ساتھ ان سے نبٹا گیا اور جس انداز سے نبٹا گیا ایسے لگتا تھا جیسے کوئی باہر کی سیکورٹی فورس آ کر لوگوں کو مار رہی ہے انتہائی بے دردی کے ساتھ ، لوگوں کے مکان تباہ کئے گئے ، مساجد کے اوپر راکٹینگ کی گئی ، مدرسوں کو تباہ کیا گیا اور یہ سارے معاملات ایسے وقت میں کئے گئے جب پاکستان کو امن و امان کی سخت ضرورت تھی اور اب بھی وہ معاملہ جاری ہے ۔ پھر اس کے بعد کشمیر پر، حکومت نے ایک بار نہیں تین بار تھوڑے سے عرصے میں، قلیل عرصے میں ، پاکستان کو وہ ہزیمت دلوائی ہے جس کا تصور شاید دشمن بھی نہیں کر سکتے تھے ۔ انسان سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ آیا یہ نالائقی ہے یا بد نیتی ہے، آیا اس میں وہی عنصر شامل ہے کہ ہندوستان کی کوئی مدد کرنی ہے ، چونکہ ایک بار ہو سکتا ہے، دوسری بار بھی غلطی سے ایسا ہو سکتا ہے لیکن مسلسل عمل ایسا ہے کہ آپ ایک راستے پر چلتے ہیں ، اس کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں ، لوگوں کو یہ امید دلاتے ہیں کہ ہم نے جو باہر وفود بھیجے ، کروڑوں روپے اُن پر خرچ ہوئے اور بے شمار ممالک میں وہ لوگ گئے۔ اگر یہ طریقہ تھا کہ لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن -------

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ please آپ تشریف رکھیں جب لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن بول رہے ہوں تو مداخلت نہ کریں ۔ تشریف رکھیں۔

سید مسعود کوثر۔ کیا وہ قوانین سے بالا تر ہیں ؟ ہم سب اس آئین کے تحت کی بات کر سکتے ہیں اور رولز کے تحت کی بات کر سکتے ہیں ، نہ یہ adjournment motion ہے نہ یہ privilege motion ہے -----

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں جناب ۔ جی راجہ صاحب آپ جاری رکھیں۔ اختصار سے بولئیے گا۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ اس لئے وہاں کے حالات بھی انتہائی سنگین ہو رہے ہیں اور حکومت نے پسپائی کی شکل اختیار کی ہوئی ہے لہذا یہ ایک انتہائی سنگین مسئلہ ہے ۔ پھر اس کے ساتھ ہی ساتھ امریکہ کے ساتھ تعلقات میں ایسی نوعیت اختیار کر لی ہے کہ امریکہ کی نائب وزیر خارجہ یہاں آتی ہیں اور ملک کے اندر وہ داخلی معاملات کے اوپر اس طریقے سے رائے زنی کرتی ہیں جیسے ملک کے اندر بھی لوگ نہیں کر رہے ۔ اس بات سے بھی لوگوں کو انتہائی دکھ پہنچا ہے ،

افسوس ہوا ہے اور تشویش ہوئی ہے۔

پھر اس کے ساتھ مہنگائی ، آج ہی اخبار میں ہے کہ خود حکومتی ذرائع نے یہ کہا ہے کہ 11 فیصدی سے بڑھ کر 11.98 یہ inflation rate ہو گیا ہے اور کہا یہ جا رہا تھا کہ ہم نے اس سارے سلسلے کو اتنا control کر لیا ہے کہ لوگوں پر اس کا بوجھ نہیں پڑے گا۔ یہ انتہائی صورتحالپیدا ہو گئی ہے۔ اور جو ضروری استعمال کی اشیاء ہیں ، گیس ہے ، بجلی ہے، باقی چیزیں ہیں ان کی قیمتیں اس قدر زیادہ سے بڑھنی شروع ہوگئی ہیں ، اتنی تیزی سے بڑھ رہی ہیں کہ ان پر حکومت کا کوئی control نہیں رہا ۔ اسی طریقے سے provincial autonomy کے بارے میں مداخلت کی جاری ہے، specially بلوچستان کے اندر ، یعنی صوبہ سرحد کے بعد اب بلوچستان کے اندر ایسی کاروائیاں حکومت کر رہی ہے جس سے وہاں کے صوبے لوگوں کو انتہائی تشویش ہے ۔ لہذا میں یہ گزارش کروں گا کہ question hour ہی نہیں باقی کارروائی بھی suspend کر کے ان معاملات کے اوپر بحث کی جائے ۔ یہ میری گزارش ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔جی جناب گچکی صاحب point of order ۔

جناب منظور احمد گچکی۔جناب والا! میں اتنا عرض کروں گا کہ جو کچھ Leader of the Opposition نے ہاؤس کے سامنے ارشاد فرمایا ، میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمام باتیں Presidential speech میں cover ہو سکتی ہیں ۔ سَرِدست بات یہ ہے کہ اس وقت جو چیز ہمارے سامنے ہے وہ ہاؤس کے تقدس کی ہے ، یہ کہ جی Foreign policy کیسی ہے ؟ ان کے زمانے میں انہوں نے کون سے تیر چلائے اور inflation کیا ہے اس زمانے میں بھی کیا inflation تھی ؟ یہ تو ایسی debateہے کہ ہم بھی کہہ سکتے ہیں وہ بھی کہہ سکتے ہیں لیکن Presidential speech کے بعد تو پھر ہر ممبر کو یہ حق حاصل ہے کہ foreign policy پر یا internal مسئلے پر ، اور دیگر مسائل پر وہ بول سکتے ہیں۔ سرِدست مسئلہ یہ ہے کہ جناب والا اس ہاؤس کے تقدس کو پامال کیا گیا ؛ انُ لوگوں نے اسے پامال کیا جو آجکل جمہوریت کے فرضی نعرے لگاتے ہیں ۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتاہوں کہ جنھوں نے اس ہاؤس کے اندر جمہوریت کا ستیاناس کیا ہے لہذا ہاؤس کے باہر جنھوں نے ممبران کی ہتک کی اور اس سے زیادہ اہم مسئلہ اس وقت کوئی نہیں ہے۔ لہذا میری گزارش یہ ہے کہ یہ تمام کارروائی suspend کی جائے under Rule 36 میں move کرتا ہوں کہ اس

دن جو واقعہ ہوا اس کے بارے میں اس ہاؤس میں بحث کی جائے۔ یہ مسئلہ آپ چھوڑ دیں کہ یہ debateشروع کر دی ہے Foreign policy پر، کشمیر، باجوڑ وغیرہ پر یہ تو لوگ Presidential speech میں کہہ سکتے ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ جی۔ جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر ۔ جناب چیئرمین، جس طرح ہمارے معزز ساتھی جناب گچکی صاحب نے کہا اور جس طرح ہمارے معزز قائد حزب اختلاف نے تجویز پیش کی ہے کہ آج کی معمول کی کارروائی suspend کر کے بحث کی جائے ۱۴ نومبر کے انتہائی افسوسناک واقعہ پر جو کہ مشترکہ اجلاس میں ہوا ۔ دیگر امور پر جن کاذکر قائد حزب اختلاف نے کیا ہے، ان کے اوپر تفصیلاً بحث صدر مملکت کی خطاب میں بھی ممکن ہے اس پر بھی ہوجائے گی ، اس سے بھی اگر وہ مطمئن نہیں ہوں گے تو اس کے بعد علیحدہ کسی موقع پر بحث کرنا چاہیں اس پر بھی ہم بات چیت کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ آج میں آپ سے یہی درخواست کروں گا کہ اس وقت question hour کو suspend کر کے۔ ۱۴ نومبر کے واقعہ پر، privilege motion کو آپ ابھی اگلی sittingکے لئے ڈیفر کر دیں ، adjournment motions دونوں جانب کے ہیں ان کو کلب کر کے اس کے اوپر دو گھنٹے کی بحث کی جائے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں ۔ یقیناً ایسے ہی ہو گا جیسے آپ کی رائے ہو گی ، دونوں اطراف سے یہ کہا گیا ہے کہ آج کارروائی کو suspend کیا جائے اور ۱۴ نومبر کے واقعہ پر سیرحاصل بحث کی جائے بالکل درست ہے ۔ تو میں یہ سب سے پہلے چاہوں گا کہ قواعدکے مطابق آرڈر آف دی ڈے میں آج اس وقت question hour ہے تو آپ صاحبان questionhour کو suspend کرنا چاہتے ہیں، آپ تشریف رکھیں۔ میں رولنگ نہیں دے رہا ، میں ہاؤس کی رائے لینا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ایک وقت میں ایک صاحب بات کریں ۔ جی صوبیدار مندوخیل صاحب۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ اگر ان کو باجوڑ کا مسئلہ کچھ نظر نہیں آتا ہے ، اگر ان کو Foreign policy کچھ نظر نہیں آتی ہے تو پھر ہم کس بات پر بات کریں جناب یہ تو جو ۱۴تاریخ کو ہوا تھا بہت اہم مسئلہ ہے ، ہمارے آدمی کو غنڈوں نے مارا پیٹاہے یہ بھی ایک

مسئلہ ہے ۔ سب پر بات ہو گی ' یہ نہیں ہے کہ صرف ایک پر بات ہو گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔جی تشریف رکھیئے ۔ جی عبدالرحیم مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے point of orderپر موقع دیا۔ یہاں یہ موضوع اس طرح لیا جا رہا ہے کہ جناب والا' ۱۴ نومبر کو پارلیمنٹ میں جو واقعات ایک دوسرے کے ساتھ ہوئے' یعنی کبھی کبھی تلخی ہوتی ہے' کچھ کم کچھ زیادہ۔ افراط و تفریط تو ہوتی ہے ۔ اس میں ہم نے خود بھی پارلیمنٹ میں کھڑے ہوکر جناب غلام اسحاق خان کے خلاف گو بابا گو کے نعرے لگائے۔ یہ اپنے طور پر' لیکن یہاں پارلیمنٹ میں اظہار رائے کے بعد پارلیمنٹ کی sovereignity کو چیلنج کر کے آپ باہر کے لوگوں کو لاتے ہیں اور پارلیمنٹ ممبران کو رائے کے اظہار سے روکتے ہیں' انہیں پیٹتے ہیں۔ پارلیمنٹ کو جو تحفظ حاصل ہے۔

(مداخلت)

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا ' پارلیمنٹ کے اندر تلخی ' دوسرے مسائل اور چیزیں ہیں اور پارلیمنٹ کے باہر پارلیمنٹ کے precincts میں ' پارلیمنٹ کے ممبران پر حملہ - یہ پارلیمنٹ کی sovereignity کے خلاف ہے ۔ اس ایشو پر بات کی جائے کہ پارلیمنٹ کے ممبران کو باہر کیوں پیٹا گیا ۔ باقی باتیں کوئی نہیں ۔ اقبال حیدر صاحب ' آپ کو یاد ہے کہ آپ نے غلام اسحاق خان کے خلاف نعرے لگائے تھے ۔ آپ کو یہ بھی علم ہے کہ اگر غلام اسحاق آپ کے خلاف ہتھیار استعمال کرتے تو آپ کو پیٹ لیتے ' آپ زندہ نہ رہتے لیکن اس گورنمنٹ نے' جس کے خلاف ہم نے نعرے لگائے ' اس نے ہمیں موقع دیا کہ پارلیمنٹ کا جو حق ہے وہ استعمال کریں ۔ آپ کو کوئی زندہ نہیں چھوڑتا ۔ یہ جو آپ کے ہتھیار ہیں ۔ آپ نے لوگوں کو یہاں بٹھایا ۔ آپ نے ان کو وردی پہنائی ۔ آپ نے پارلیمنٹ کے اندر ان پر حملہ کیا ۔ یہ پارلیمنٹ کی sovereignity کا مسئلہ ہے ۔

(مداخلت)

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، پارلیمنٹ sovereign نہیں ہے۔ اس لئے امریکن بھی آئیں گے وہ بھی یا کوئی بھی آپ کی پالیسی پر بات کرے گا۔ اگر پارلیمنٹ میں آپ کسی کو اظہار کا حق نہیں دیں گے۔ ملک قاسم صاحب آپ اگر اپوزیشن میں ہوتے تو آپ کی

ہڈیاں توڑ دیتے یہ لوگ ۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ تشریف رکھیں جی ۔ پہلے مولانا سمیع الحق صاحب بولیں گے ۔ He was before you

سید اقبال حیدر: موشن سے پہلے بحث شروع نہ ہو جائے ۔ رولز suspend کا موشن میں پڑھتا ہوں اس کے بعد آپ تمام معزز اراکین کو موقع دیں ۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: مولانا سمیع الحق صاحب کو پہلے بولنے دیں۔ جی مولانا صاحب۔

مولانا سمیع الحق : میں گزارش کرتا ہوں کہ جناب راجہ صاحب' قائد حزب اختلاف نے اپنی تقریر میں اہم باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے ۔ تو ہم سب یہ چاہتے ہیں کو جو مسائل فوری اور قومی نوعیت کے درپیش ہیں اور اس سے پورے ملک میں آگ پھیل رہی ہے۔ پہلے آگ بجھانے کی فکر کی جائے کیونکہ پارلیمنٹ میں جو کچھ ہوا میں سمجھتا ہوں اس پر پوری قوم کا سر ندامت سے جھک گیا ہے اور وہ ہماری قومی موت کی ایک علامت ہے ۔ لیکن اب تو سانپ گزر چکاہے اور سانپ کے گزر جانے کے بعد جتنا بھی لکیر پیٹتے رہیں گے اس سے فائدہ کوئی نہیں ہوگا بلکہ اس معاملہ سے یہاں بھی اسی طرح کی کیفیت اور تلخی پیدا ہوگی ۔اور نفرت اور تشدد کی فضا پیداہو گی میں سمجھتا ہوں کہ جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا اور حقیقت میں وہ قومی موت کی علامت ہے جو پارلیمنٹ کے باہر ہوا یا کہ اندر ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ

جلا ہے جسم جہاں دل بھی جل گیا ہو گا
کریدتے ہو جو راکھ جستجو کیا ہے

اب میں سمجھتا ہوں کہ آج اگر معمول کی کارروائی میں ہم پڑ جائیں اور آئین سازی اور قانون سازی میں ہم پڑ گئے یا ہم اس بحث میں پڑ گئے کہ ہاؤس میں کیا ہوا۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ قانون سازی کی طرف نہیں آ رہے ہیں ۔اقبال حیدر صاحب چاہتے ہیں یہی کہ رولز کو معطل کرنے کی موشن پیش کی جائے۔

مولانا سمیع الحق ۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ شمالی علاقہ جات میں 15 دن سے آگ لگی ہوئی ہے قتل عام جاری ہے اور آج بھی باجوڑ میں پر امن شہریوں کے گھر 'مدرسے اورمسجدیں بلڈوز کیے جا رہے ہیں اور قتل عام ہو رہا ہے ۔ اگر ہم تین دن چھٹی کریں گے تو ان مسئلوں پر کب بحث کریں گے؟ ہم امریکہ کے پاس ملک گروی رکھ چکے ہیں اور معاہدے ہو چکے ہیں اورکشمیر کو توڑ چکے ہیں ۔ہمارے گچکی صاحب کہتے ہیں کہ وہ تو ہونا ہے اور اسرائیل کوتسلیم کرنے کی باتیں ہو رہی ہیں ۔ ملک کی سالمیت اگر برقرار نہ رہے اور قوم ہی محفوظ نہ رہے اور نہتے شہری گولیوں سے راکٹوں سے بھونے جا رہے ہوں تو پھر ہم اس پر کب بحث کریں گے؟ میں سمجھتا ہوں ہم نے پارلیمنٹ اور اپنی حیثیت کو خود اس حد تک گرا دیا ہے کہ ہم اس کےمستحق ہو گئے ہیں کہ اس کو اب نہ پیٹا جائے آگے کی بات کریں جبکہ اب چاروں طرف سے ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی بات ہو رہی ہے، تو ظلم وستم کی یہ آگ کیسے بجھائی جا سکے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب آفتاب شیخ صاحب آپ مختصر بات، کریں جی ۔آپ سب صاحبان وہی بول رہے ہیں ۔ جو ہم چاہتے ہیں ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین! میری عرض یہ ہے کہ آپ نے دونوں جانب سے بات سن لی ۱۴ نومبر کے معاملے میں ' ادھر سے، بھی تحریک کی بات کی گئی اور وہاں سے بھی کچھ تحریک کی بات کی گئی۔ ۱۴ نومبر کے معاملات پر ضرور بات ہو اور دوسرے معاملات، کے بارے میں بھی لیکن میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ پچھلے چھ مہینے میں کراچی میں، 1500 آدمی قتل ہو چکے ہیں ۔آج کا اخبار بھی بتا رہا ہے آج بھی رپورٹ میں ہے کہ آج بھی لوگ مرے ہیں ۔ روزانہ 8 یا 10 آدمی قتل ہو رہے ہیں' مجھے نہیں معلوم کہ اس ہاؤس کو کیا ہوا ہے کہ ان کے کانوں پر جوں نہیں رینگتی کہ کراچی میں کیا ہو رہا۔ہے میری عرض صرف یہ ہے کہ آپ ملکی معاملات پر بحث کریں اس معاملے کوشامل کر کے (کراچی کی صورتحال کو) اگر آپ نظر انداز کریں گے اور کراچی کی صورتحال پر بحث نہیں کریں گے تو جو اجلاس آپ نے بلایا ہے' کس کے لئے بلایا ہے؟ کراچی جل رہا ہے۔ کراچی میں لوٹ مارہو رہی ہے ' دس بجے کے بعد کوئی بندہ سڑک پر چل نہیں سکتا۔ یہ صورت حال ہے کراچی کی ۔ میں آپ کوبتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر آپ آج کراچی کے معالات پر بحث نہیں کریں گے ۔ اگر آپ اس کی اجازت نہیں دیں

گے ۔ تو ہم ایم کیو ایم کے سینٹرز علامتی واک آوٹ کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ جی ۔ حافظ صاحب اس کو ذرا move کریں ' بعد میں بات کر لینا جی' تا کہ رول تو suspend کر دیں ناں ۔

حافظ حسین احمد ۔ آپ رول suspend کس مسئلے پر کریں گے۔ سب سے پہلے مسئلہ یہ ہے کہ تحریک التوا، کے لئے رول معطل کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ سب سے اہم پارلیمنٹ کا استحقاق ہے جب پارلیمنٹ کے ارکان کو تحفظ فراہم نہ ہو آپ مجھے کیا تحفظ فراہم کر سکیں گے کہیں بات کرنے کے بعد باہر نکلوں گا اور کوئی مجھے باہر نہیں پیٹے گا ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ انشاء اللہ کوئی نہیں پیٹے گا ۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب چیئرمین صاحب ! ارکان پارلیمنٹ حزب اقتدار میں ہوں یا حزب اختلاف میں ہوں پارلیمنٹ کے اندر ان کا استحقاق ہے کہ وہ جس انداز سے چاہیں اپنی بات پیش کریں ۔ ایک مسئلہ پارلیمنٹ کے اندر ارکان پارلیمنٹ کے استحقاق کا مسئلہ ہے' یہ ایک الگ مسئلہ ہے اور ایک مسئلہ پارلیمنٹ کے باہر اور پارلیمنٹ کی عمارت کے اندر ارکان اسمبلی اور پارلیمنٹ کے استحقاق کا مسئلہ ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ ہمارے کچھ معزز مہمان آئے تھے ہم نے کوشش کی کہ ان کے لئے ہم پاس حاصل کر سکیں۔ ہمیں قومی اسمبلی کے سیکرٹریٹ کے عملے نے جواب دے دیا اور ہم نے یہاں بات کی تو یہاں سے ہمیں کہا گیا کہ جناب سپیکر صاحب پاس جاری کریں گے ۔ میں خود گیا ہوں وہاں پر انہوں نے صاف جواب دیا ہے کہ بالکل کسی قسم کے passes جاری نہیں ہو سکتے۔ لیکن میں یہ پوچھنا چاہوں گا اور یہ میری تحریک استحقاق ہے' میں نے فیکس بھی کیا تھا لیکن وہ نہیں پہنچ سکا ہے ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ جب ہمیں یعنی ارکان پارلیمنٹ کو passes جاری نہیں ہوتے ایک دو۔ ڈیڑھ دو سو میں نہیں کہتا کہ وہ کس پارٹی سے تھے لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ تحقیقات کرائی جائے کہ یہ تمام passes کس نے جاری کئے تھے ؛ کیا سپیکر صاحب نے جاری کئے تھے؛ جناب اگر فری دنگل کی بات کرتے ہیں تو پھر آپ 15 دن کے لئے اجلاس ملتوی کریں ہمارے ارکان جوڈوکراٹے سیکھ لیں اس کے بعد آ کر ہم یہاں بات کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ عرض یہ ہے حافظ صاحب' آپ کی باتیں اپنی جگہ پر' اس کے

لئے آپ کو وقت دیا جائے گا' آپ ایسی باتیں یقینا کیجئے گا' انہی کے لئے تو سب کچھ ہو رہا ہے۔

حافظ حسین احمد۔ لیکن میں گزارش کروں گا کہ سب سے اہم مسئلہ پارلیمنٹ کے استحقاق کا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اسی پر تو ساری بحث ہونی ہے جس کے لیے آپ شروع ہو گئے ہیں۔ تشریف رکھیں۔

Panel of the Presiding Officers

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ میری ایک عرض سنیں پہلے۔ میں Panel of the Presiding Officers, announce کر دوں۔

In pursuance of Rule 14 (1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, I nominate the following members in order of precedence to form a panel of Presiding Officers for the 54th Session of the Senate of Pakistan.

1. Mr. Justice (Retd.) Dr. Javed Iqbal.
2. Mr. Aitzaz Ahsan
3. Makhdoom Syed Hamid Raza

جی جناب اشتیاق اظہر صاحب۔

سید اشتیاق اظہر۔ جیسے قومی اسمبلی کے اندر لوگوں کو آنے کی اجازت نہیں دی گئی ممبران کے ساتھ ' یہاں سینٹ میں بھی یہ کیا گیا کہ میں اپنے پی ایس کو لانا چاہتا تھا اس کی اجازت بھی نہیں دی گئی ہے---

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ٹھیک ہے آپ تشریف رکھیں۔دیکھ لیں گے۔جی انور بھنڈر صاحب۔

سید اشتیاق اظہر۔ --- آفتاب شیخ صاحب نے کہا ہے کہ میں عرض کرتا ہوں کہ ابھی -----

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ نہیں آج سینٹ میں اجازت دی ہے ہم لوگوں نے۔ سینٹ میں اجازت دی گئی ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ میں جناب کے توسط سے اس ہاؤس کے نوٹس میں یہ بات

لانا چاہتا ہوں اور درخواست یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے محترم قائد حزب اختلاف نے ایک تجویز پیش کی تھی۔۔

Mr. Deputy Chairman: Order in the House please.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ غالبا اس پر اعتراض نہیں ہو رہا کہ آج کی کارروائی suspend ہو گی۔ لیکن ایک نکتہ فیصلہ طلب ضرور ہے کہ جیسے نشاندہی کی گئی ہے کہ یہ صرف ایک مسئلہ کے لئے نہیں کہ صرف آج ہم ۱۴ تاریخ کے واقعہ کے متعلق بحث کریں اور رولز کو suspend کر کے صرف اس کو discuss کریں، دوسرے جو مسائل جناب قائد حزب اختلاف نے فرمائے ہیں ان کی اپنے طور پر بہت اہمیت ہے، اور وہ بہت اہمیت کے حامل ہیں، اگر یہ کہا جائے کہ آپ صدر کے خطاب پہ بحث کرتے ہوئے ان معاملات پہ بحث کر لیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان تمام معاملات کی اہمیت ختم ہو کر رہ جائے گی، وہ ایک general discussion ہو گی، اس لئے جناب والا! فیصلہ کریں اور میں سمجھتا ہوں کہ قائد حزب اقتدار بھی اس کی مخالفت نہیں کریں گے کہ یہ تمام واقعات independently اس House میں آئیں جناب، کراچی کا واقعہ دیکھیں، جناب بونیر کا واقعہ دیکھیں، جناب والا کشمیر کا مسئلہ دیکھیں یہ ایسے مسائل ہیں جن کے لئے ہمیں Houses میں debate کرنی چاہئیے۔ اور صرف یہ نہیں کہ ہم صدر کے خطاب میں ان کے حوالے دیں، جناب یہاں اگر Contract Act کی ایک دفعہ amend نہ ہو گی یہاں Representation of People Act کی ایک دفعہ amend نہ ہو گی تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی قیامت نہیں آئے گی لیکن اس ملک میں زلزلہ ضرور آئے گا، اگر آپ ان معاملات پہ بحث نہیں کریں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ قائد حزب اختلاف کی اس تجویز کے ساتھ قائد حزب اقتدار اتفاق کرتے ہوئے ان تمام معاملات کے لئے ہمیں وقت دیں، اس کے لئے وقت کا تعین کریں اور ان معاملات پر سیرحاصل بحث ہونی چاہیے۔ ہم قوم کو جناب والا جواب دہ ہیں، قوم آپ سے جواب مانگ رہی ہے، قوم آپ کی طرف دیکھ رہی ہے۔ یہ نہیں ہے کہ قوم آپ سے یہ توقع کرتی ہے کہ آپ Contract Act کی دفعہ پاس کر کے گھروں کو واپس لوٹ جائیں،

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ تشریف رکھیں آپ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ ان معاملات پر بحث ہونی چاہیے اور جس طرح قائد حزب

اختلاف کی تجویز ہے میں اپیل کروں گا قائد حزب اقتدار سے کہ وہ اس معاملے میں اس سے اتفاق کرتے ہوئے اسکا شیڈول اور ٹائم ٹیبل بنائیں Thank you Sir

Mr. Deputy Chairman: I request the Leader of the House to please explain.

Malik Mohammad Qasim: I don't know, I mean, if they don't want to listen to us I don't mind but they should at least listen to their own Leader. You have come here sir, I don't know whether they have been informed or not I was not sitting in the House at that time when the Leader of the Opposition spoke. The point is that certain understanding had been reached in your chamber. Sir, the understanding was that the Opposition through the Leader of the Opposition and through me and the Law Minister, the rules be suspended and the discussion would take place as to the whatever happened on the 14th whether inside the House or outside the House. It was also decided and my friends have been since pointing out that the Presidential address should be debated upon. What on earth, is any item which cannot be discussed in the Presidential address? All those matters which have been referred by the Leader of the Opposition they can be taken up in the Presidential address. You can talk on Kashmir, you can talk on Malakand, you can talk on any thing else. On Karachi , Karachi is very dear to us, why do you feel that we are not disturbed. I am very disturbed about Karachi and so is every body among us. Therefore, no, I am saying that, in personal capacity as well as on behalf of the Government that we are really disturbed. I mean it is shameful what is happening in the country. So, sir, let us suspend the rules, let us start discussion on those things we want to debate. Why we are wasting time for nothing?

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Deputy Chairman: We must adhere to the rules and regulations and decency of the House. As we have been.

ہم کرتے آئے ہیں۔

When the Leader of the House and Leader of the Opposition are speaking, nobody can speak as you know.

164. *Syed Muhammad Fazal Agha : Will the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state the details of petitions forwarded by the Aiwan-e-Sadr to Law and Justice Division for further processing, during the months of January and February 1991 and the action, if any, taken on these petitions separately in each case ?

Syed Iqbal Haider : Eleven petitions representations were forwarded by the President's Secretariat, Islamabad, to the Law and Justice Division for processing during the months of January and February, 1991. The status fo these cases is detailed in the Annex.

STATEMENT SHOWING THE DETAILS OF THE PETITIONS FORWARDED BY THE PRESIDENT'S SECRETARIAT TO THE LAW AND JUSTICE DIVISION FOR FURTHER PROCESSING DURING THE MONTHS OF JANUARY AND FEBRUARY, 1991 AND THE ACTION TAKEN ON THOSE PETITIONS.

S. No.	President's Secretariat's No. and date.	Subject	Law and Justice Division's No.	Action taken
1	2	3	4	5
1.	No. 8(3) PS Legal 91, dated 13-1-1991.	Representation under Article 32 P.O. 1 of 1983, complaint No.Reg.K 125/89(S-36) dated 30-11-1990	No. 120/91-Law.	The orders passed by the President on the Summary submitted by the Law and Justice Division were conveyed to all concerned on 4-4-1993.
2.	No. 8(7) PS Legal 91, dated 27-1-1991.	Representation under Article 32 of P.O. 1 of 1983, complaint No. REG. II 121/90(R), Reg.II 1989/90.	No. 245/91-Law.	The Wafaqi Mohtasib's Secretariat have been requested to supply relevant papers and the reply is awaited.
3.	No. 8(8) PS Legal 91, dated 27-1-1991	Representation under Article 32 of P.O.1 of 1983, complaint No. Reg.L. 128/900611(R) dated 10-12-1990.	No. 246/91-Law.	A Summary was submitted to the Prime Minister which was received back with the advice to supply the signed/attested copy of Wafaqi Mohtasib. The Wafaqi Mohtasib's Secretariat were requested to supply the same but a reply is still awaited.
4.	No. 8(11) PS Legal/91, dated 13-2-1991.	Representation under Article 32 of P.O.1 of 1983, complaint No. REG. II 3098/86.	No. 394/91-Law.	The orders passed by the President on the Summary submitted by the Law and Justice Division were conveyed to all concerned on 4-2-1992.

1	2	3	4	5
5.	No. 6(22) PS/Legal/91, dated 28-1-1991.	Petition-Wazir Ahmed Baloch.	No. 270/91-Law.	The petition was addressed to the Govt. of Sind as well as to the President of Pakistan. As the matter was concerned with the Govt. of Sind, no action was called for on the part of the Law and Justice Division, hence it was filed.
6.	No. 8(10) PS/Legal/91, dated 4-2-1991.	Representation under Article 32 P.O.I of 1983, complaint No. K/1059/89(S-153) dated 31-10-1990.	No. 306/91-Law.	The orders passed by the President on the Summary submitted by the Law and Justice Division were conveyed to all concerned on 21-10-1991.
7.	No. 8(14)/PS/Legal/91, dated 18-2-1991.	Representation under Article 32 P.O.I of 1983, complaint No. REG.II/2041/87, dated 17-1-1991.	No. 432/91-Law.	The representation was declared as time barred and all concerned were informed accordingly.
8.	No. 8(15)/PS/Legal/91, dated 23-2-1991.	Representation under Article 32 P.O.I of 1983, against the Wafaqi Mohtasib's Order passed on complaint No. Reg. I/8979/88.	No. 461/91-Law.	The orders passed by the President on the Summary submitted by the Law and Justice Division were conveyed to all concerned on 21-11-1991.
9.	No. 8(16)/PS/L/91, dated 26-2-1991.	Representation under Article 32 of P.O.I of 1983, against the Wafaqi Mohtasib's Order passed on complaint No. L/687/880307-L/42/90032/R.	No. 485/91-Law.	A Summary was submitted to the Prime Minister which was received back in the Law, Justice and Parliamentary Affairs Division with certain remarks and is being examined.
10.	No. 8(2)PS/L/91, dated 5-1-1991.	Representation under Article 32 of P.O.I. of 1983, against the Wafaqi Mohtasib's Order passed on complaint No. Reg-II/6216/89203, dated 29-11-90.	No. 70/91-Law.	The representation was rejected and all concerned were informed accordingly.

1	2	3	4	5
11.	No. 8(1)PS I 91. dated 6-1-1991.	Representation under Article 32 of P.O.1 of 1983, against Wafaqi Mohtasib's Order passed on complaint No. Reg-II 4889 89 dated 1-12-1990.	No. 71 91-Law.	The orders passed by the President on the Summary submitted by the Law and Justice Division were conveyed to all concerned.

178. *Mr. Aftab Ahmad Sheikh : Will the Minister for Law, Justice andParliamentary Affairs to state the number and names of the Judges of all the four High Courts appointed after 6th October, 1993 indicating also their past political affiliation if any and the method adopted for making these appointments ?

Syed Iqbal Haider : The requisite information is as follows : -

Name of the Judges	Date of appointment	Present political affiliation
1	2	3
LAHORE HIGH COURT		
1. Mr. Justice Ch. Khurshid Ahmad	7-8-1994-	-NIL -
2. Mr. Justice Raja Abdul Aziz Bhatti	7-8-1994	- NIL -
3. Mr. Justice Rao Naeem Hashim Khan	7-8-1994	- do -
4. Mr. Justice Fakhar-un-NISA KHOKHAR	7-8-1994	- do -
5. Mr. Justice Arif Iqbal Bhatti	7-8-1994	-do-
6. Mr. Justice Amir Alam Khan	7-8-1994	-do-
7. M. Justice Tassaddiq Hussain Jillani	7-8-1994	-do-
8. Miss Justice Talat Yaqub	7-8-1994	- do -
9. Mr. Muhammad Asif Jan	7-8-1994	- do -
10. Mr. Sharif Hussain Bokhari	7-8-1994	-do-
11. Mrs. Justice Nasira Iqbal	7-8-1994	-do -
12. Mr. Justice Ahmad Saeed Awan	7-8-1994	-do-
13. Mr. Justice Ch. Iftikhar Hussain	7-8-1994	- do -
14. Mr. Justice M. Javed Butter	7-8-1994	- do -
15. Mr. Justice Riaz Hussain	7-8-1994	- do -

16. Mr. Justice Muhammad Aaqil Mirza	7-8-1994	- do -
17. Mr. Justice Karamat Nazir Bhindari	7-8-1994	- do -
18. Mr. Justice Rana M. Arshad Khan	7-8-1994	- do -
19. Mr. Justice Abdul Hafeez Cheema	7-8-1994	- do -
20. Mr. Justice Ch. Muhammaad Nasim	7-8-1994	- do -

HIGH COURT OF SINDH

1. Mr. Justice Shafi Muhammad	6-6-1994	-do-
2. Mrs. Jusice Majida Rizvi	6-6-1994	- do -
3. Mr. Justice Ali Muhammad Baluch	6-6-1994	- do -
4. Mr. Justice Bhagwan Das	6-6-1994	- do-
5. Mr. Justice Abdul Majid Khanzada	6-6-1994	- do -
6. Mr. Justice Deedar Hussain Shah	6-6-1994	- do -
7. Mr. Justice Abdul Latif Qureshi	6-6-1994	- do -
8. Mr. Justice Ghulam Haider Lakho	6-6-1994	- do -

PEWSHAWAR HIGH COURT

1. Mr. Justice Qazi Hamid-ud-Din	14-12-1993	- do -
2. Mr. Justice Sardar Muhammad Raza Khan	14-12-1993	- do -
3. Mr. Salim Dil Khan	14-12-1993	- do -
4. Mr. Justice Mian Shakirullah Jan	14-12-1993	- do -
5. Mr. Justice Nawaz Khan Gandapur	6-6-1994	- do -
6.Mrs. Justice Khalida Rachid	6-6-1994	- do -
7.Mr. Justice Nasir-ul-Mulk	6-6-1994	- do -

HIGH COURT OF BALUCHISTAN :

- Nil -

METHOD OF APPOINTMENT OF JUDGES

The appointments of the judges of the Constitutional, have been made by the President of Pakistan in accordance with the provisions of the Constitution. The appointments have been mae purely on merit. Therefore, the question of havingtheir political affiliation does not arise.

232. ***Syed Qasim Shah** : Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that the former Prime Minister had approved widening and metalling of road from Masehra to Chalas via Bala Kot Kagan Valley if so, the present stage work done on this project and the funds allocated for this purpose ?

Minister for Communication : (i) Yes it is a fact that the former Prime Minister gave a directive for the improvement of Mansehra Kaghan-Naran road, in 1991.

(ii) Consultants were engaged by the National Highway Authority for the design of road. The consultants have completed the design work and have submitted a PC-I of Rs. 3.3 billion for the construction improvement of road from Mansehra upto Naran (126 km). The PC-I is being processed. No funds are allocated for this project during 1994-95.

294. ***Dr. Muhammad Rehan** : Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that three Directors of the Ports and Shipping Wing, Ministry of Communication, during the last three years, used the designation of Shipping Master if so its reasons ?

Minister for Communication : No. In fact the post of shipping Master fell vacant on 10-11-90. Since the post was important enough and could not

be left vacant for indefinite period, additional charge was assigned to 3 Directors working in the P&S Wing. Karachi on different dates till 26-1-1994.

1. Transferred to the Ministry of Interior and Narcotics Control.

2. ***Mr. Ilyas Ahmad Bilour** : Will the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the government has appointed legal Consultants, if so, its details and the monthly salary of each Consultant with other facilities given to them ; and

(b) whether such consultants are authorized to represent Government in a court of law, if not, the reasons of engaging them only for consultancy ?

Syed Iqbal Haider : (a) Yes M/s. Khalid Jawed Khan and Bilal Hasan Minto, Advocates Karachi and Lahore at the monthly retainer of Rs. 1,00,000/- and Rs. 20,000/- respectively.

(b) Yes.

3. ***Syed Muhammad Fazal Agha** : Will the Minister for Communications be pleased to state whether the work on the Quetta, Kachlak, Chaman National Highway is in progress; if so, the estimated cost and the expenditure incurred and the present status of the project ?

Minister for Communications : Quetta-Chaman Section of National Highway (N-25) is being maintained. Total cost of maintenance works is Rs. 24 Million as per details attached at Annex "B".

Annex. "B"

MAINTENANCE WORKS ON N-25 (QUETTA - CHAMAN) IN BALOCHISTAN

Annex. "B"

Name of Project	Contract Cost (Mill)	Contractor	Date of Completion	Progress/Remarks
Quetta-Peshin Km 703 - 720	2.18	Haji Khudai Rahim	June 94	Completed
Quetta-Peshin Km 756 - 817	2.2	Haji Hasan Khan Kakar	June 94	Completed
Kuchlak-Peshin Km 712 - 724	19.62	Qasim Khan	June 94	Completed

*Syed Muhammad Fazal Agha:

4. ***Syed Muhammad Fazal Agha** : Will the Will the Minister Communications be pleased to state whether it is a fact that the Deep Sea Port Project at Gwadar has been dropped, it so, its reasons if not, the present status of the project indicating also the total amount spent up-to-date on the said project and its estimated cost ?

Minister for Communications: No. Government is considering to develop a deep sea Port on coastal area of Balochistan either at Gwadar or at Omara. A proposal of M/s FPIM of Netherland for a flexi Port had earlier been under consideration with the Government. Government, however, did not consider developing a flexi type Port as it was in no way a substitute for a regular Port. It was, therefore, decided that a conventional Port be developed. Since the Port at Gwadar was proposed to be constructed through private sector hence no budgetary provisions were made by Government.

5. ***Syed Muhammad Fazal Agha** : Will the Minister for Communications be pleased to state whether the development work on Sibi-Jhat

Pat Section of the National High Way Road is in progress, if so, the total estimated cost, names of contractors in whose sections work is complete, indicating also contract-wise details of the project ?

Minister for Communications : No. Currently no major development scheme is on-going between Sibi and Jhat Pat section of National Highway (N-65). However maintenance works are in progress (Periodic, Flood, Resurfacing & Strenghthening). The total estimated cost is Rs. 193 Million including Nari Kumbri Bridges.

Contract-wise details is attached at Annex. "A-1". "A-2", "A-3".

Annex. "A".

RESURFACING WORKS ON N-65 (QUETTA - KOLPUR) IN BALOCHISTAN

Annex. "A1"

Name of Project	Contract Cost (Mill)	Contractor	Date of Completion	Progress/Remarks
Quetta - Kohlpur Km 355 - 360	9.644	Abdul Karim Manga	Dec, 94	In Progress
Quetta - Kohlpur Km 360 - 365	12.55	Abdul Hameed	Dec, 94	In Progress
Quetta - Kohlpur Km 365 - 370	12.1	Liaquat Ali Kurd	Dec. 94	In Progress
Quetta - Kohlpur Km 370 - 380	8.1	Liaquat Ali Kurd	June 94	Completed
Sibi - Kohlpur Structure	7.8	Ahmed Jan	Oct/Nov 93	Completed

Annex. "A2"

PERIODIC MAINTENANCE FOR 1993–94 ON N–65 IN BALUCHISTAN

S.No	ROUTE NO.	DISTRICT	CONT. NO.	FRO KM	TO KM	CURRENT CONTRACT Rs.	CONTRACTOR	PROGRESS TO DATE (30–06–94)		
								EXPENDITURE (Rs.)	FINANCIAL %AGE	PHYSICAL %AGE
1	N–65	NASIRABAD	5352–A	90	165	2,275,452	Abdul Hakim Brohi	592,066	26%	65%
2	N–65	NASIRABAD	5352–B	166	220	5,479,880	Ghualm Husain	4,510,181	82%	85%
3	N–65	NASIRABAD/BOLAN	5352–C	221	245	1,907,452	Abdul Karim Mengal	1,216,217	64%	75%
4	N–65	NASIRABAD/BOLAN	5352–D	118	169	3,140,532	Haji Dilmurad Mengal	Nil	Nil	45%
5	N–65	NASIRABAD/BOLAN	5352–E	130	140	2,068,840	Abdul Hakim Brohi	Nil	Nil	20%
6	N–65	BOLAN	5353–A	246	280	2,641,296	Atta Muhammad Mengal	2,335,552	88%	90%
7	N–65	BOLAN	5353–B	281	305	2,385,292	Muhammad Naeem & Co.	938,257	39%	70%
8	N–65	BOLAN/MASTUNG	5353–C	306	340	2,328,995	Al–Shawani Builders	916,329	39%	80%
9	N–65	BOLAN/MASTUNG	5353–D	341	380	2,062,553	Abdul Hameed Bangulza	1,980,106	96%	98%
10	N–65	BOLAN/MASTUNG	5353–E	345	350	2115000	Muhammad Yaqoob	Nil	Nil	10%
TOTAL			10 NOS.			26,405,292		12,488,708		

Annex. "A2".

NATIONAL HIGHWAY AUTHORITY

1992 – FLOOD DAMAGES RESTORATION/ REHABILITATION WORKS ON

N–65 BALOCHISTAN

Annex. "A3"

S.NO.	ROUTE NO.	CONT. NO.	LOCATION KM–KM	NAME OF CONTRACTOR	COST Rs. MILL	PROGRESS TO DATE (30 – 06 – 94)		
						EXPENDITURE	FINANCIAL	PHYSICAL
				M/S		(Rs) MILL	(%AGE)	(%AGE)
1	N–65	FD–124	116–118,121–124	ABDUL KARIM	6.592	6.593	100%	100%
2	N–65	FD–125	325	NOOR MUHAMMAD	0.230	0.228	99%	100%
3	N–65	FD–126	336+200	AHMED JAN	0.160	0.165	103%	100%
4	N–65	FD–131	217+500–233	QURBAN ENGR.	3.770	3.656	97%	100%
5	N–65	FD–132	226–232	AHMED JAN	4.883	4.846	99%	100%
6	N–65	FD–134	210–217+500	TAJ & BROS.	4.274	4.230	99%	100%
7	N–65	FD–135	225+500	M. ANWAR & CO.	1.829	1.823	100%	100%
8	N–65	FD–136	257–500–259	NOOR MUHAMMAD	1.927	1.882	98%	100%
9	N–65	FD–139	278–283	AHMED KHAN	1.930	1.881	97%	100%
10	N–65	FD–106	281–282	QURBAN ENGR.	1.170	1.175	100%	100%
11	N–65	FD–141	205–210	A.G.BALOCH CONST	5.057	4.975	98%	100%
12	N–65	FD–142	214–215+500	MUHAMMAD AKBAR LEHRI	1.830	1.814	99%	100%
13	N–65	FD–143	252–253+500	LIAQAT ALI KURD	1.920	1.763	92%	100%
14	N–65	FD–145	230 – 250	QURBAN ENGINEER	4.740	2.918	62%	100%
15	N–65	FD–150	Nari Bridge	S.K.B.	59.246	24.260	41%	63%
			(KM–240)		0.000	0.000		
			Kumbri Bridge		0.000	0.000		
			(KM–248)		0.000	0.000		
16	N–65	–	161 – 200	–	17.000	–		
			TOTAL :–		116.558	62.210		

Annex. "A3".

6. *Mr. Khalil-ur-Rehman : Will the Minister for Education be pleased to state the step taken by the Government to increase the Sports facilities in the educational institutions ?

Syed Khursheed Ahmad Shah : Sports receive high priority in Universities and colleges. The following steps are adopted by the Government to increase the Sports facilities in the educational institutions : -

(i) Each university have a structure of Physical Education and Sports to provide operational structure to give a special sports activities. University Grants Commission catalyses practical budget programming in collaboration with Universities for Sports facilities.

(ii) In the Federal Government Educational Institutions the sports racilities are provided. Each institution have five period per week in their time table for games/Sports.

(iii) The playground with sports material in the field of sports have been provided in these institutions.

(iv) Every Educational Institution arrange house competition in the field of Football, Hockey, and Cricket etc. and participate in the annual sports tounaments every year duly sponsored by the Federal Directorate of Education.

(v) Competition at the level of Zonal/Inter Zonal and Inter Board levels are arranged to encourage the students by giving away the prizes to the Winners of these events.

7. *Mr. Khalil-ur-Rehman : Will the Minister for Education be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to standardize double shift system to overcome shortage of schools ?

Syed Khurshid Ahmad Shah : The policy of the present government is that wherever feasible, the schools will be run on double shift basis.

8. *Mr. Khalil-ur-Rehman : Will the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to introduce a constitutional amendment bill, if so when ?

Syed Iqbal Haider : Yes.

The time for introducing of the Bill in the Parliament shall be determined later on.

9. *Prof. Khurshid Ahmad : Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that a book titled "Effective English" used in the 4th Class in English medium schools contains a number of poems which make derogatory references to places and persons that represent Muslim culture, if so, the steps taken by the government to ensure that our new generations are not polluted by literature alien to our culture an civilization ?

Syed Khursheed Ahmad Shah : No text book titled 'Effective English' is used in class 4 in the English medium schools of Public Sector, nor it is on the approved list of the text books of Ministry of Education. However, the book has been banned.

10. *Prof. Khurshid Ahmad : Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) the criterion adopted for the installation of PCOs in the Punjab Province; and

(b) whether the said criterion was observed while installing PCOs in

the Districts of Bahawalnagar, Bahawalpur, Sahiwal, Kasur, Leiah, Rawalpindi and Jhang, indicating also the population of each localaity provided with VHF or poles from the personal quota of the Parliamentarians together with the dates of issuance of the said quotas and the dates when these quotas were entertaiend separately and whether the survey and installation of the VHF connections were made according to their seniority list ?

Reply not received.

11. *Dr. Muhammad Rehan : Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the Gambila Serai Telephone Exchange, Tehsil and District Lakki Marwat, remains out of order and disconnected with other exchages of the area, if so, the steps taken to improve the exchange ;

(b) whether it is also a fact that an automatic exchange was approved for the said place if so, the time by which it will be installed; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the government to connect the said exchange with direct dialling system or OTD, if so, when ?

Minister for Communications : (a) No.

(b) No.

(c). The provision of an OTD circuit is being examined and would be provided if technically feasible.

12 *Dr. Muhammad Rehan : Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) the names and designations of the persons posted in the

telephone Exchange at Tajori and Gandi Khan Khel Tehsil and District Lukki Marwat; and

(b) whether it is a fact that some persons praticularly operators remain absent, if so, the steps taken for assuring their attenance ?

Minister for Communications : (a) The names and designations of persons posted at Gandi Khan Exchange amd Tajori Exchange are as under :-

Tajori Exchange

(i) Mr. Inayatullah Khan, T/Operator.

(ii) Mr. Jan Alam, T/Operator.

Gandi Khan Khel Exchange

(i) Mr. Muzaffar Khan, T/Operator.

(ii) Mr. Muhammad Arif, Contingent paid T/Operator.

(b) No.

13. ***Prof. Sajid Mir** : Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) the number of VHF (PCO) installed in District Haripur with the names of Parliamentarian who recommended their installation and the name of place of installation and contact numbers ;

(b) the number of technicians appointed for each PCO for removing its technical faults; and

(c) whether it is a fact that technical faults are not removed on time, if so, its reasons ?

Minister for Communications : (a) Total number of VHF PCOs installed in District Haripur is thirty-five (35). The details is at Annexure 'A'.

(b) No. Techniceans are never posted for maintenance of individual PCO.

(c) The Technical faults are removed in time provided they are reported. Reporting of fault from remote areas where PCOs are installed is difficult.

Annexure "A".

DETAILS OF PCOs INSTALLED IN DISTT. HARIPUR.

S.No.	Name of Place	Phone No.	Recommended by
1.	Talhala Khurd	Hrp-2107	Sardar Mehtab Ahmed Khan (MNA)
2.	Kothera	Ghazi-209	- do -
3.	Thanda Chooha	Hvn-867	Haji Javed Iqbal Abbasi (MNA)
4.	Kholian Bala	Hvn-386	- do -
5.	Chappers	Hrp-2176	Gohar Ayub Khan (MNA)
6.	Jatti Pind	Hrp-2892	- do -
7.	Dingi Motian	Hrp-2181	- do -
8.	Mang Bazar	Hrp-2162	- do -
9.	Tarnawa	Txla-3665	- do -
10.	Chamra (Bhall)	Hsn Abdl-2176	- do -
11.	Maria Chok	Hrp-3136	- do -
12.	Nara Amazai	Hrp-610660	- do -
13.	Gandaf	Hrp-2917	- do -
14.	Najaf Pur	Txla-4281	Prime Minister of Pakistan
15	Cheechian	Hrp-2149	- do -
16.	Khar Baez	Ghazi-205	- do -
17.	Kundi	Ghazi-204	- do -

18.	Kakotri	Hrp-2801	Anwar Saifullah Khan (Senator)
19.	Jagul	Hrp-3044	Akhtar Nawaz Khan (Senator)
20.	Kalinger (Trk.Oct)	Hrp-611292	Muhammad Raza Khan
21.	Bacha Kalan	Hrp-2834	Maulan Sami-ul-Haq (Senator)
22.	Bhirreh	Txla-4280	Lt.Gen.(R) Saeed Qadir
23.	Alluli	Hrp-2895	- do -
24.	Choi	Txla-3671	Malik Muhammad Hayat (Senator)
25.	Jullian	Txla-2450	Dr. Noor Jehan Panezai
26.	Bhera	Hrp-2852	Fida Muhammad Khan (Senator)
27.	Kohi Maira	Hrp-3117	- do -
28.	March Abad	Txla-4221	Khalil-ur-Rehman (Senator)
29.	Gadwal	Hrp-2181	Muhammad Azam Khan Hoti (Senator)
30.	Salam Kand	Ghazi-203	- do -
31.	Hera Children	Hrp-2289	Governor N.W.F.P. Ex. Home
32.	Mian Dehri	Attock-3795	Muhammad Azam Khan Hoti
33.	Jabb		Not Commissioned (D Note not paid)
34.	Garam Thom	- do -	- do -
35.	Kahal (Trk.Oct)	- do -	Muhammad Azam Khan Hoti (Senator)

14. *Mr. Muhammad Tariq Chaudhry : Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state :

(a) the details of the developmental schemes recommended by me during the year 1991-92 and 1992-93 separately in each year ;

(b) the details of the schemes which have been completed ;

(c) the schemes on which work is in progress indicating also the time by which all the schemes will be completed; and

(d) whether funds for the year 1993-94 have been allocated, if so, its value, and if not, its reasons and the time by which these will be allocated ?

Minister for Local Government and Rural Development :

(a) (i) During 1991-92 under Tameer-e-Watan Programme the Senator recommended 50 development schemes. Out of these schemes 26 schemes have been reported complete whereas more than 50% work on the remaining 24 schemes has been reported.

(ii) During 1992-93 the Senator recommended 03 development schemes out of which 01 scheme is complete and work on 02 development schemes has been reported as on-going.

(b) The details of the schemes completed so far are placed at Annex-I&II.

(c) The executing agency has stated that remaining work on the on-going schemes will be completed in near future, subject to release of second instalment. As per Cabinet decision dated 25-7-1994 funds allocated for 1994-95 may be utilised to complete those on-going schemes of the Parliamentarians which could not be completed with the allocations of 1991-92, 1992-93 and 1993-94. If the Senator agrees to provide funds out of this allocation for 1994-95 for the completion of on-going schemes then executing agencies would be asked tocomplete these schemes in the curent financial year.

(d) During financial year 1993-94 the Sentor recommended 19 development Schemes under People's Programme. these schemes were forwareded

to Provincial Government for forwarding cost estimates, feasibility reports and operation and maintenance certificate. The Provincial Government failed to complete all required formalities upto 30th June, 1994. The allocation of theSenator for 1993-94 under People's Programme lapsed at the close of the financial year on 30-6-1994.

SUMMARY OF APPROVED SCHEMES SPONSORED BY MNA/SENATORS (1991-92)

15/11/94

(Rs. in million)

NAME OF MNA/SENATOR: M. TARIQ CH.

CONSTITUENCY : SENATOR
PARTY : IJI
DISTRICT :

ALLOCATION = 14.000
FUNDS RELEASED= 12.869
BALANCE = 1.131

SCHEME STATUS

	NOS.	APPROVED COST	ACTUAL EXP.
1. COMPLETED :	26	3.530	3.530
2. ON-GOING :	24	9.439	4.594
3. NOT-YET-START:	0	0.000	0.000
TOTAL :-	50	12.969	8.124

APPROVED SCHEMES

	NOS.	COST
1.EDUCATION :	10	3.250
2.W/SUPPLY :	4	1.900
3.DRAINAGE :	15	2.971
4.HEALTH :	1	0.100
5.ROADS :	13	3.708
6.ELECTRICITY:	0	0.000
7.GAS :	0	0.000
8.TELEPHONES :	0	0.000
9.MISC. :	7	1.780
TOTAL:-	50	13.969

DEVELOPMENT SCHEMES UNDER TAMEER-e-WATAN PROGRAMME(1991-92)

Position upto 15/11/94)

M. TARIQ CH. SENATOR

SR. NO.	NAME OF SCHEME	IMPLEMENTING AGENCY	APPROVED COST	EXPENDITURE INCURRED	STATUS
1	CONST.OF BOUNDARY WALL GOVT. GIRLS MIDDLE SCHOOL CHAK.NO. 111/JB	LG & RD DEPTT	200000	200000	COMPLETE
2	S.ROAD CHAK NO.148/P SADIQABAD	LG & RD DEPTT	200000	200000	COMPLETE

SR. NO.	NAME OF SCHEME	IMPLEMENTING AGENCY	APPROVED COST	EXPENDITURE INCURRED	STATUS
3	S.ROAD DEH: RAHIM YAR KHAN	LG & RD DEPTT	200000	200000	COMPLETE
4	S.ROAD CHAK NO.148/P TO CHAK NO.146/P SADIQABAD	LG & RD DEPTT.	200000	200000	COMPLETE
5	S.ROAD WAH KONA RYK.	LG & RD DEPTT	300000	180000	60%
6	CONST.OF BUILDING FOR MOTHER-CHILD CENTRE, CHAK NO.60/JB	LG & RD DEPTT	100000	100000	COMPLETE
7	BRICK PAVEMENT AND DRAIN CHAK NO.113/JB, FAISALABAD	LG & RD DEPTT	200000	200000	COMPLETE
8	CONST OF ROOMS G/M/SCHOOL RAHIM YAR KHAN	LG & RD DEPTT	200000	200000	COMPLETE
9	CONST.OF DRAINS & ST/PAVEMENT HAK NO.31/JB	LG & RD DEPTT	250000	150000	60%
10	BRICK PAVEMENT & DRAINS CHAK NO.33/JB,	LG & RD DEPTT	100000	100000	COMPLETE
11	BRICK PAVEMENT AND DRAINS IN CHAK NO.105/JB, FAISALABAD	LG & RD DEPTT	100000	100000	COMPLETE
12	METALLED ROAD CHAK NO.146/P TO AK NO.120/P SADIQABAD	LG & RD DEPTT	200000	200000	COMPLETE
13	CONST.OF DRAINS CHAK NO.29/JB .KALAN)	LG & RD DEPTT	300000	180000	60%
14	S.ROAD CHAK NO.164/P SADIQABAD	LG & RD DEPTT	100000	100000	COMPLETE
15	BRICK PAVEMENT & DRAINS CHAK N .1/JB FAISALABAD	LG & RD DEPTT	200000	200000	COMPLETE
16	CONST.OF DRAINS CHAK NO.30/JB	LG & RD DEPTT	100000	100000	COMPLETE
17	CONST OF ROOMS G/P/SCHOOL OLD BHUTTA CITY R.Y.KHAN	LG & RD DEPTT	100000	100000	COMPLETE
18	B/WALL G/M/SCH: CHAK NO.92/P R.Y.KHAN	LG & RD DEPTT	100000	100000	COMPLETE
19	BRICK PAVEMENT & DRAINS IN CHAK NO.98/GB FAISALABAD	LG & RD DEPTT	100000	100000	COMPLETE
20	CONST.OF BRICK PAVEMENT AND DRAINS CHAK NO.29/JB	LG & RD DEPTT	50000	50000	COMPLETE
21	CONST.OF BOUNDARY WALL OF JINAZGAH CHAK NO.60/JB	LG & RD DEPTT	100000	100000	COMPLETE
22	SEWERAGE SCHEME NEHAR CITY R.Y.KHAN	LG & RD DEPTT	600000	240000	40%
23	BRICK PAVEMENT AND DRAIN CHAK NO.112/JB, FAISALABAD	LG & RD DEPTT	200000	200000	COMPLE.E
24	CONST GROUND & PROVISION SPORT FACILITY F.G.B/P/SCH:NO.3 G/10/4 ISB	LG & RD DEPTT	30000	30000	COMPLET.
25	METALLED CHAK NO.151/P TO CHAK 128/P SADIQABAD	LG & RD DEPTT	300000	180000	60%

SR. NO.	NAME OF SCHEME	IMPLEMENTING AGENCY	APPROVED COST	EXPENDITURE INCURRED	STATUS
26	CONST OF ROAD HOSPITAL ROAD R.Y.KHAN	LG & RD DEPTT	800000	320000	40%
27	INSTALLATION GRIL PARK FOUJI CANTT TO ADDA GULMERG CITY R.Y.KHAN	LG & RD DEPTT	1000000		0%
28	CONST.OF RUBBISH STAND CHAK NO 113/JB FAISALABAD	LG & RD DEPTT	50000	50000	COMPLETE
29	CONST OF BUILDING UPGRADATION GOVT GIRL M/S CHAK NO.80/GB TO H. LEVEL	LG & RD DEPTT	250000	150000	60%
30	CONST.OF METTALLING LINK ROAD. CHAK NO.80/GB DISTT.FAISALABAD	PAK PWD/T&I	438000	262800	60%
31	CONST.OF NEW GATE GOVT.GIRLS COLLAGE MADINA TOWN FAISLABAD	C&W/BUILD./N.H.A	50000	25000	50%
32	CONST.OF WATER BOUND ROAD FROM VILL:MIDH TO YERAWALA SHAHPUR SARGODHA 1.5	C&W/BUILD./N.H.A	200000	40000	20%
33	INSTALLATION OF TUBEWELL GOVT. GIRLS COLLAGE MADINA TOWN, FAISALABAD	C&W/BUILD./N.H.A	50000	10000	20%
34	CONST.OF TEN CLASS ROOMS GOVT. GIRLS COLLAGE KAR-KHANA BAZAR FAISALABAD	PAK PWD/T&I	1800000	720000	40%
35	COMPLETION OF GIRLS HOSTEL GOVT.GIRLS COLLEGE M/TOWN FAISALABAD	C&W/BUILD./N.H.A	100000	20000	20%
36	BRICK PAVT:& DRAINS CHAK NO.80 G.B.DISTT.FAISALABAD	C&W/BUILD./N.H.A	471000	423900	90%
37	WATER TANK CHAK NO.345/GB.	LG & RD DEPTT	200000	200000	COMPLETE
38	IMPROVEMENT & EXT: OF W.S. FACILITIES NIKIKHEL TEH:LANDI KOTAL K/AGEN	P.H.E.D.	1200000	360000	30%
39	SOLING SEWERAGE & DRAIN HALQA NO.6 TOBA TEK SINGH(1050 RFT)	LG & RD DEPTT	100000	100000	COMPLETE
40	CONST OF NALLAH MOHALLAH REHMANPURA HALQA NO.18 T.T.SINGH	LG & RD DEPTT	100000	100000	COMPLETE
41	CONST OF ONE ROOM WITH VERANDA GIRLS P/SCHOOL NO.W.NO.18, T.T.SINGH	LG & RD DEPTT	100000	100000	COMPLETE
42	CONST OF B.WALL JINAZGAH MAUZA MIDH TEH:SHAHPUR DISTT: SARGODHA	C&W/BUILD./N.H.A	30000	12000	40%
43	SOLING RD.TRUST CHOWK TO CHAH KHIAM SINGH CHAK-8 KASFI KABIRWALA	C&W/BUILD./N.H.A	100000	40000	40%
44	CONST OF DRAINS/STREETS MAUZA MIDH TEH:SHAHPUR DISTT: SARGODHA	C&W/BUILD./N.H.A	100000	20000	20%

DEVELOPMENT SCHEMES UNDER TAMEER-e-WATAN PROGRAMME(1991-92)

M. TARIQ CH. SENATOR Position upto 15/11/94)

SR. NO.	NAME OF SCHEME	IMPLEMENTING AGENCY	APPROVED COST	EXPENDITURE INCURRED	STATUS
45	CONST.OF WATER TANKI AT RAHIM YAR KHAN	LG & RD DEPTT	450000	270000	60%
46	CONST.OF STADIUM RAHIM YAR KHAN	LG & RD DEPTT	500000	300000	60%
47	CONST.OF MET. ROAD DERA CH. ABDUL RASHID, SAIM NALA CHAK 8 4/P.	LG & RD DEPTT	300000	180000	60%
48	CONST.OF MET. ROAD FROM RAHIM COTTON FACTORY TO DERA FERZAND ALI.	LG & RD DEPTT	450000	270000	60%
49	CONST.OF TWO CLASS ROOMS JUNIOR LABORATORY SCHOOL AGRI. UNIVERSITY	C&W/BUILD./N.H.A	400000	240000	60%
50	METALLED ROAD PHASE-II(1-1/2KM STARTING MIDH TOWARDS YARAWAL [illegible] M.M.KHN	C&W/BUILD./N.H.A	200000	200000	COMPLETE

SUMMARY OF APPROVED SCHEMES SPONSORED BY MNA/SENATORS (1992-93)

15/11/94

(Rs. in million)

NAME OF MNA/SENATOR: M. TARIQ CH.

CONSTITUENCY : SENATOR
PARTY : IJI
DISTRICT :

ALLOCATION = 14.000
FUNDS RELEASED= 12.869
BALANCE = 1.131

SCHEME STATUS

	NOS.	APPROVED COST	ACTUAL EXP.
1. COMPLETED :	4		0.000
2. ON-GOING :	2		0.000
3. NOT-YET-START:	0		0.000

APPROVED SCHEMES

	NOS.	COST
1.EDUCATION :	1	9.304
2.W/SUPPLY :	0	0.000
3.DRAINAGE :	0	0.000
4.HEALTH :	0	0.000
5.ROADS :	2	1.400
6.ELECTRICITY:	0	0.000

DEVELOPMENT SCHEMES UNDER TAMEER-e-WATAN PROGRAMME(1992-93)

M. TARIQ CH. SENATOR Position upto 15/11/94)

SR. NO.	NAME OF SCHEME	IMPLEMENTING AGENCY	APPROVED COST	EXPENDITURE INCURRED	STATUS
1	REPAIR/MAINT:APPROACH RD NEAR H.NO.388 AT M/VILL:RAWAL TOWN ISLAMABAD.	LG & RD DEPTT	200000		Completed
2	SANDAL PUBLIC SCHOOL AT CHAK NO.121/JB,MILLAT RD, FAISALABAD.	C&W/BUILD./N.H.A	9304000		50% Completed
3	CONST.OF M/ROAD FROM MOUZA MIDH TO NATHUWALA	PAK PWD/T&T	1200000		30% Completed

15. *Mr. Aftab Ahmad Sheikh : Will the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state whether any report has been prepared and laid down on the observance of and implementation of the principles of policy given in the Constitution in the National Assembly during the last or current year?

Syed Iqbal Haider : The Reports on observance and impelementation of the Principles of Policy for the year 1987, 1988 and 1989 have already been laid before the National Assembly on 20th April. The Reports for the year 1990, 1991 and 1992 are ready for laying before the National Assembly.

16. *Mr. Aftab Ahmed Sheikh : Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the PTC employees have not been paid their House building advances and their cheques have been cancelled after promulgation of an ordinance converting the corporation into a company, if so the reasons thereof; and

(b) whether any guarantees have been given to employees that their terms and conditions of service shall not be less advantageous than what they enjoyed in the Corporation if so its details ?

Minister for Communications : (a) No.

(b) Yes.

Section 12 of the Ordinance No. LI of 1994 protects existing terms & conditions of service of the employees.

17. *Mr. Aftab Ahmed Sheikh : Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) whether it is a fact that rupees 120 million have been allocated

for merit scholar ships for higher education at home and abroad;

(b) whether it is also a fact that there are in all 17 schemes for this purpose to be funded from country's own resources, if so, their nomenclature, nature, purpose, funds allowed for each scheme ;

(c) whether any statutory rules have been framed for donor agencies ; and

(d) the procedure of inviting applications and the composition of committees/individuals for each scheme ?

Syed Khursheed Ahmad Shah : (a) During current financial year Rs. 109,009 million have been allocated for Merit Scholarship for higher education abroad.

(b) There are only 7 merit Scholarships schemes at the Federal level. Their nomenclature nature, purpose, funds allocted are appended at Annexure-I.

(c) Donors agencies have their own procedure for selection/award.

(d) The Commonwealth and Culture scholarships are advertised in press generally two months ahead of their finalization. The nominations for the rest of programmes are finalized by a selection committee consisting of Chairman - University Grants Commission with a Whole-time Member at J.S. level and J.S. /JEA of the Ministry of Education.

Annexure-I.

Sl. No.	Nominclature	Nature/Purpose	Funds allocated 1994-95
1.	Central Overseas Training Scholar-ship Scheme.	The purpose of this scheme is to strengthening different faculties of Universities by providing MS/Ph.D	FEC-Rs.62298000 LC-Rs. 2000000 64298000

	training to Universities/Colleges teachers. 65-scholarship are allocted i.e. 43 for University teachers and 22 for college teachers are awarded annually.	
2. Quaid-i-Azam Scholarship Scheme	To promote healthy competition and reward academic talent among the students of Universities. It aims at providing one scholarship facility for M. Phil in Pakistan (2-year) and PH. D. studies (3 year) abroad to each university per annum.	FEC-Rs.8083000 LC-Rs.1000000 9083000
3. Merit-Scholarship Scheme	In order to ensure healthy academic competition among meritorious studies, it provides two scholarship facilities for M. Phil/Ph.D i.e. one each for the faculties, of Arts/Sciences per University annually.	FEC-Rs.11500000 LC-Rs. 2846000 14346000
4. 100-Scholarship Scheme for Talented children of low-paid	To infuse and provided healthy academic competition among the students of University/ Children of low-paid employ-	FEC-Rs.16112000 LC-Rs. 2000000 18112000

employees (BPS 1-15).	ees. The scheme aims at providing 100-scholarship facilities for MS/Ph.D studies to the students in two batches which have been completed.	
5. Khushhal Khan Khatak Scholar ship Scheme.	The scheme aims at providing one Scholarship facility per annum for MS/Ph. D to the students of N.W.F.P. univers- ities on rotation basis.	FEC-Rs.181000
6. Supplementing Scholarships received from Foreign Govts./or- ganization with inadequate trms.	To promote healthy competition to encourage and reward talent among the teachers and employees of Research or- ganizations. The number of scholarships per-annum fluc- tuate, because the final decision for award of these scholarships rests with the donor agencies.	FEC-Rs.1611000 LC-Rs.200000 1800000
7. Post-Doctoral Training abroad.	It aims at providing training/ research facilities to the University teachers who have completed their doctoral studies from local Universities within country. The 3-7 scholarships are	LC-Rs. 1189000

allocated per annum in accordance

with the size of allocation.

18. ***Chaudhry Shujat Hussain** : Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state whether it is a fact that there are a number of Pakistanis detained in Turkish jails, if so, their names, charges against them, and the steps taken by the government for the release/repatriation of these Pakistanis ?

Mr. Ghulam Akbar Lasi : There are 27 Pakistanis in Turkish jails, who are either serving sentences awarded to them by courts of law or awaiting judgements pending finaliztion of their cases. Nine of them have since been set free. Details of their names and charges against them is given at Annexure.

Pakistan Embassy provides all assistance to the detainees. However the Embassy cannot intervene in the Turkish judicial process. In those cases where the Turkish courts decide to deport such persons, the Embassy provides necessary assistacne to them as well as to the concerned Turkish departments. In some cases, where the persons concerned do not have any money, the Embassy repatriates them on Government expenses, as provided for under the rules.

Annexure

DETAILS OF PAKISTANI PRISONERS

IN TURKISH JAILS

S.No.	Name	Date of Birth	Charge	Date and place of Arrest
1.	Syed Akhtar Mahmud	1947	Smuggling 18-11-87	18-11-91 Istanbul

2.	Muhammad Ashraf	1956	Passport forgery	1-2-94 (recently freed)
3.	Menaf Mahmud Siddique Ahmad	1973	Theft	3.5.93. Istanbul
4.	Muhammad Ali	1969	Counterfeit	30-3-93
dollors	Istanbul			
5.	Zehra Begum	1952	- do -	- do -
6.	Aderanik Ejaz	1955	Passport forgery	26-9-93 Izmir.
7.	Abdul Qadir Saeed	1973	- do -	- do -
8.	Khurshid Ahmad	1964	- do -	1-10-93 Mugla
9.	Fazal Amir Khan	1942	- do -	10-12-93 (recently freed)
10.	Syed Asghar Ali	1950	Using Drugs	Istanbul
11.	Kadir Ahmed	1968	Passport forgery	11-12-94 Istanbul
12.	Saraj Muhammad	1970	- do -	7-11-93 Silifke
13.	Rais Ahmad	not available	Use of false passport	(recently freed)
14.	Zaineb Bibi	- do -	- do -	- do -
15.	Naz Bibi	- do -	- do -	- do -
16.	Salma Ahmad	- do -	- do -	- do -
17.	Muhammad Arif	1956	- do -	21-9-93

S.No.	Name	Date of Birth	Charge	Date and place of Arrest
				Marmaris
18.	Shahid Mahmood	1950	Auto Smuggling	23-3-94 Istanbul
19.	Tariq M. Bhatti	1948	passport forgery	25-4-94 Istanbul
20.	Shoukat Zaman	1964	Heroin smuggling	18-5-94 Istanbul
21.	Sajjad Naeem	1964	- do -	18-5-94 Istanbul
22.	Muhammad Mounis	1959	- do -	18-5-84 Istanbul (set free)
23.	Muhammad Ramzan	1961	- do -	18-5-94 Istanbul(set free)
24.	Masood Javed Maqbool	1944	Car smuggling	25-6-94 Istanbul
25.	Ahmed Ali	1963	Burglary	29-6-94 Istanbul
26.	Muhammad Anwar	1951	Heroin smulggling	12-7-94
27.	Munir Ali	not available	illegal entry	date not available Van province

19. *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder : Will the Minister for

Communications be pleased to state whether it is a fact that about 200 applications for the telephone connections from village Aroop, Tehsil and Distt. Gujranwala city are pending for the last two years if so, its reasons and the time by which connections will be provided to these applicants ?

Minister for Communications : Yes. A new telephone exchange is planned and is being installed Telephone connections will be provided by June, 1996 after completion of the exchange and network.

20. *Dr. Abdul Hayee Baluch : Will the Minister for Communications be pleased to state the number of empoyees in B-1 to B-22 working in Pakistan Tele-communication Corporation with grade-wise and Province-wise break-up ?

Minister for Communications: There are 47766 number of employees working in Pakistan Telecommunication Corporation. The province-wise and Grade-wise detail is at Annexure "A".

ANNEX "A"

STATEMENT SHOWING BPS-WISE AND PROVINCE WISE NUMBER OF EMPLOYEES IN PTC

BPS NOS	PUNJAB	SIND (U)	SIND (R)	N.W.F.P.	BALUCHISTAN	NA/FATA	A.J.K.	TOTAL
BPS-1	2114	984	792	633	375	15	11	4924
BPS-2	172	123	202	35	16	2	2	552
BPS-3	873	494	249	230	99	0	11	1956
BPS-4	4699	1434	1373	1137	683	16	18	9360
BPS-5	590	285	173	124	41	3	2	1218
BPS-6	22	10	9	13	2	0	0	56
BPS-7	5816	1882	2115	1772	259	9	20	11873
BPS-8	3379	1290	1119	781	285	3	5	6862
BPS-9	96	53	24	7	2	0	0	182
BPS-10	131	26	25	30	9	8	6	235
BPS-11	3605	1289	864	603	347	5	7	6720
BPS-12	224	84	39	43	16	0	0	406
BPS-13	91	35	18	14	1	1	0	160
BPS-14	47	10	11	9	1	1	1	80
BPS-15	164	20	10	7	0	0	0	201
BPS-16	766	65	196	213	74	6	2	1322
BPS-17	421	120	59	59	21	21	12	713
BPS-18	351	121	50	131	41	23	7	724
BPS-19	79	18	15	61	2	6	1	182
BPS-20	23	4	2	3	2	0	0	34
BPS-21	3	0	1	1	0	0	0	5
BPS-22	1							1
	23667	8347	7346	5906	2276	119	105	47766

Annexure "A"

21. *Dr. Abdul Hayee Baloch : Will the Minister for Communications be pleased to state the number of employees in B-1 to B-22 working in Port Qasim Authority with gradewise and province-wise break up ?

Minister for Communications : Present number of employees of Port Qasim Authority are : -

BPS-16	=	2000
BPS-17-21	=	299
Total	=	2299

The grade-wise and Province break-up of officers of Port Qasim Authority from BPS-17-21 is attached at Annexure-A. The quota system is not being observed by Port Qasim Authority from BPS 1-16 posts.

Annexure-A

GRADE-WISE AND PROVINCE-WISE BREAK-UP OF PORTQASIM AUTHORITY EMPLOYEES.

S.No.		Province/Region	Post held
1.	BPS-21		
	(i)	Punjab	-
	(ii)	Sindh (Urban)	1
	(iii)	Sindh (Rural)	-
	(iv)	Balochistan	-
	(v)	FATA	-
	(vi)	Azad Kashmir	-
2.	BPS-20.		
	(i)	Punjab	2

	(ii)	Sindh (Urban)	6
	(iii)	Sindh (Rural)	5
	(iv)	N.W.F.P.	-
	(v)	Balochistan	-
	(vi)	FATA	-
	(vii)	Azad Kashmir	-
3.	BPS-19		
	(i)	Punjab	7
	(ii)	Sindh (Urban)	13
	(iii)	Sindh (Rural)	18
	(iv)	N.W.F.P.	1
	(v)	Balochistan	-
	(vi)	FATA	1
	(vii)	Azad Kashmir	
4.	BPS-18		
	(i)	Punjab	13
	(ii)	Sindh (Urban)	33
	(iii)	Sindh (Rural)	30
	(iv)	N.W.F.P.	1
	(v)	Balochistan	3
	(vi)	FATA	-
	(vii)	Azad Kashmir	-
5.	BPS-17.		
	(i)	Punjab	25
	(ii)	Sindh (Urban)	60

(iii) Sindh (Rural) 70

(iv) N.W.F.P. 4

(v) Balochistan 5

(vi) FATA -

(vii) Azad Kashmir -

22. ***Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Communications be pleased to the number of employees in B-I to B-22 working in National Shipping Corporation of Pakistan with gradewise and Province wise break up ?

Minister for Communications : Details is annexed.

DOMICILE-WISE MANNING POSITION OF SHARE OFFICERS AS ON 1-9-1994

OFFICERS

Designation	Punjab	Sindh(U)	Sindh(R)	NWFP	Baloch	FATA	AJK	Total
General Manager	-	11	1	1	-	-	-	13
Managers	8	14	9	-	-	-	-	31
Deputy Managers	8	47	6	1	1	-	-	63
Asstt. Managers.	7	32	4	2	2	1	1	49
Jr. Executives.	33	166	17	8	-	-	-	228
Total Officers :	56	272	37	12	3	1	1	384

STAFF

Senior Assistants & equivalents.	52	122	21	16	6	2	3	222
Asstts.&equivalents	8	27	5	7	1	-	-	48
Junior Assistants & equivalents	15	33	2	20	2	1	3	76

Staff Car Drivers & equivalents	5	24	3	15	2	-	2	52
Daftary&euqivalents	2	22	-	2	1	-	-	27
Messenger & equivalent	-	1	-	1	-	-	-	2
Total Staff :	82	229	31	61	12	3	8	427

Total Officers : 382

Total Staff : 427

GRAND TOTAL : 809

Includes one General Manager and one Manager on deputation from Government.

PAKISTAN NATIONAL SHIPPING CORPORATION

LIST OF GOVT. OFFICERS ON DEPUTATION IN PNSC

S.No.	Name & BPS	Designation	Domicile
1.	Mr. Mohsin Manzoor, BPS-21	Vice Chairman/Director	Balochistan
2.	Mr. Muhammad Kaleem. BPS-21	Director	Punjab
3.	Ms. Shireen Ghory.	Secretary PNSC.	Sindh (U)

Note. - One Director viz., Rear Admiral (Retd.) Javaid Ali, Sindh (U) Domicile, BPS-20 on contract.

23. ***Hafiz Fazal Muhammad** : Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) whether it is a fact that Senator Prof. Khurshid Ahmad had recommended the installation of V.H.F. PCO in village Colian, Taxila, out of his

quota of the year 1992; and

(b) whether it is also a fact tht its feasibility report had also been prepared, if so, the time by which the VHF PCO will start functioning and the reasons for delay ?

Minister for Communications : (a) Yes.

(b) Yes, it is a fact that feasibility report for this PCO was prepared. the PCO was not installed due to non availability of VHF Equipment. This PCO will be installed shortly.

24. ***Hafiz Fazal Muhammad** : Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) the names of the Headmistresses granted/ not granted Move-over from B-17 to B-18 by the Federal Directorate of Education, Islamabad during 1983-87 seniority-wise ; and

(b) the reasons for not granting moveover to Miss Razia Chaudhry, Headmistress ?

Syed Khursheed Ahmad Shah : (a) The following Headmistresses were granted Move-over from B-17 to B-18 by the Federal Directorate of Education, Islamabad, during the year 1983-87 : -

S.No.	Name	Date of Grant of Move-over
1.	Miss Aziz Begum	1-12-1984
2.	Mrs. Asia Mehmood	"
3.	Miss Razia Chaudhry	"
4.	Mrs. Hamida Aftab	"
5.	Mrs. A. Ashraf	"

6.	Mrs. Gul Zarina Malik	"
7.	Mrs. Rehana Khurshid	"
8.	Mrs. A. A. Zubari	"
9.	Mrs. Razia Sultana Siddiqui	"
10.	Mrs. Gohar Sultana Kazmi	"
11.	Mrs. Saeeda Munir	"
12.	Mrs. Saeeda Begum	"
13.	Mrs. Z.F. Chughtai	"
14.	Mrs. Iqbal Ibrahim	1-12-1987
15.	Mrs. Hameeda Begum	"
16.	Mrs. H. F. Islamam	1-12-1986
17.	Mrs. Rashida Kiani	1-12-1987

(b) In fact, Miss Razia Chaudhry, Headmistress, alongwith other Headmistresses have also been granted Move-over B-17 to B-18 w.e.f. 1-12-1994 vide Notification No.F.6-11/85-CEI, dated 10-4-1986.

25. ***Syed Ehsan Shah** : Will the Minister for Communications be pleased to refer to Senate Starred Question No.265, replied on 4th August, 1994, and state : -

(a) the date of commissioning of Telephone Exchange, Kotli Sattian, District Rawalpindi, and the reasons for not installing aerial cables in village Darnoian so far ;

(b) the present stage of development activity in the area and the time by which it will be completed and connections provided to each applicant;and

(c) the details of cases recommended by the members of the Parliament for installation of new telephone connections in this area and action

taken in ech case ?

Minister for Communications : (a) A 150 lines CB Exchange was commissioned in Kotli Sattian in 1989. the reason of non-installation of aerial cable was a pending court case.

(b) Action to complete the work is under process and is likely to completed during current financial year.

(c) No case has been received from members of parliament.

26. *Syed Ehsan Shah : Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) the number of certificates, degrees, diplomas etc. attested by theForeign Students section, Ministry of Education, during the last two years;and

(b) whether the copy fo each document is retained, if not, its reasons?

Syed Khursheed Ahmad Shah : (a) The number of educational certificates, diplomas and Degrees attested by the Foreign Students Section of Ministry of Education during the last two years are as under : -

Name of documents	No. of Document
Certificates	8856
Diplomas	1176
Degrees	4704
Total :	14736

(b) Yes we retaiend the copies.

27. *Syed Ehsan Shah : Will the Minister for Education be pleased to state : (a) the number and names of Assistant Research Officers in

Foreign Students Section, Ministry of Education with their qualifications ; and

(b) the number of complaints of corruption and irregularities received against any of the said officers and the action taken against them ?

Syed Khursheed Ahmad Shah : (a) There is only one Assistant Research Officer. His name is Mr. Irshad Khan (qualifiction) M.A. (Economics).

(b) No complaint received against him.

جناب ڈپٹی چیئرمین- جناب آپ تشریف رکھیں ۔ پہلے پریولج موشنز ہیں ۔ اس کے بعد بات کرتے ہیں ۔

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Deputy Chairman: Now leave applications

لیفٹیننٹ جنرل(ریٹائرڈ) سعید قادر صاحب اپنی ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ اجلاس میں ۲۰ ' ۲۱ اور ۲۵ تا ۲۹ ستمبر میں شرکت نہیں کر سکے تھے ۔ اس لئے انہوں نے ایوان میں ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین- پروفیسر خورشید احمد صاحب علاج کی غرض سے برطانیہ گئے ہوئے ہیں- اس لئے انہوں نے مورخہ ۱۷ تا ۲۴ نومبر تک ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے- کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین- جسٹس (ریٹائرڈ)ڈاکٹر جاوید اقبال نے ذاتی مصروفیات کی بناپر آج مورخہ ۱۷ نومبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصتمنظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئر مین۔ جناب فرید اللہ خان صاحب علاج کی خاطر ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں ۔ اس لئے انہوں نے مورخہ ۱۷ تا ۲۰ نومبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ حاجی عبدالرحمان صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ ۱۷ نومبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصتمنظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

ADJOURNMENT MOTIONS

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اب آگے پریولیج موشنز ہیں۔ اب میں لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن اور اقبال حیدر صاحب کی اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اب آگے ہمارے پاس اس وقت 6 پریولیج موشنز ہیں۔ جیسا کہ آپ نے میرے chamber میں فیصلہ کیا ان کو suspend کیا جاتا ہے۔ اب ہم ایڈجرنمنٹ موشنز کی طرف آتے ہیں ۔ جی راجہ ظفر الحق صاحب۔

ADJOURNMENT MOTIONS

i) Re: THE MOLESTATION OF MEMEBRS IN THE PARLIAMENT BUILDING AND ITS PRECINCTS.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Mr. Chairman, I beg to move that two days prior to the Joint sitting of both Houses a news item was shown on television on national hook-up that the ruling party would hold a rally outside the Parliament House Building supporting the President of Pakistan. Next day Mr. Muhammad Sharif, Father of Mian Muhammad Nawaz Sharif, former Prime Minister

of Pakistan and Leader of the Opposition in the National Assembly was arrested in Lahore. He was brought to Islamabad but his family was not told about his whereabouts. Everybody was worried because he was not only old but also sick and infirm and needed constant medical care. He was not even allowed to bring his medicines along with him. The Opposition came to know that members of the Opposition would be browbeaten by the Government party outside the Parliament House, when they come to attend the Session. So, it was decided that if the ruling party had decided to bring in their supporters, the Opposition would also call their workers to hold the similar rally to thwart any attempt on the part of government party workers to molest or harm the Opposition members of Parliament. This matter was also brought to the notice of the Speaker of National Assembly and Islamabad Administration. The Opposition was assured that neither side will be allowed to hold rallies outside the Parliament building. Later on, we came to know through another news-item - on the night before the day of the meeting that all passes for Visitors Galleries have been cancelled and only those will be allowed to get into the Parliament House and in Visitors Galleries who have special invitation . As a result of thisgalleries were filled with PPP ' Jialas' and what was planned to be done outside the Parliament building would be done within the Parliament House. Immediately, after the conclusion of the Address by the President, the same people started shouting from the galleries and hurling abuses at the members of the Opposition, as the members were leaving Assembly Hall. Stairs to the entrance lounge, where the Opposition members were leaving towards Gate No. 1, the same crowd molested the members of the Parliament of the Opposition, namely Rao Qaiser Ali Khan, MNA, Mr. Zia ur Rehman Luck, MNA, Mrs. Tahmina Daultana, MNA, Raja Nadir Pervez, MNA and Mr. Shahid Khaqan Abbasi, MNA. The

national and foreign correspondents and photographers were also present. One of the members of the security staff of National Assembly, was also beaten when he tried to intervene and save members of the Parliament. Rao Qaiser Ali Khan and Zia ur Rehman Luck, were taken to the hospital and they are still there with multiple injuries. This deliberate and planned attack on the Members of the Parliament is not only the gross violation of the prestige and sanctity of the supreme constitutional and democratic forum but also a very serious blow to the process of democracy. I beg to move that the House may suspend its normal proceedings and discuss this issue of urgent national importance.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔فضل آغا صاحب آپ بھی اپنی motion پڑھ دیں۔

سید محمد فضل آغا۔ جو کچھ راجہ صاحب نے پڑھ دیا ہے میں اس کو support کرتا ہوں۔

چوہدری شجاعت حسین۔میں بھی اس کو support کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔جناب شہزاد گل۔

جناب شہزاد گل۔جناب میری تحریک بھی پڑھی ہوئی تصور کی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔شکریہ، چوہدری محمد انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔جو تحریک راجہ صاحب نے پڑھی ہے وہی میری جانب سے بھی پڑھی ہوئی تصور کی جائے۔

حافظ حسین احمد۔جناب میری تحریک بھی پڑھی ہوئی تصور کی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ کی تحریک بھی پڑھی ہوئی تصور کی گئی۔ ملک حاکمین خان، غلام قادر چانڈیو صاحب، حسین شاہ راشدی صاحب، کمال اظفر صاحب اور منظور احمد گچکی صاحب کی تحاریک ہیں۔ جی ملک حاکمین خان صاحب آپ اپنی تحریک پڑھیں۔

ملک حاکمین خان، ہم اراکین سینٹ ایک اہم قومی مسئلہ کو بذریعہ تحریک التواء عالیہ اجلاس کی کارروائی کو ملتوی کر کے زیر بحث لانے کی استدعا کرتے ہیں۔

مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۹۴ء کے مختلف اخبارات میں خبریں شائع ہوئی ہیں کہ مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۹۴ء کے روز قومی اسمبلی ہال میں دوران مشترکہ اجلاس حزب اختلاف کے اراکین پارلیمنٹ نے جس طرح سے محاذ آرائی اور پر تشدد، غیر قانونی اور غیر جمہوری اور غیر اخلاقی کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور صدر مملکت کو اپنے آئینی فرائض کی ادائیگی سے روکنے کی کوشش کی اور اجلاس کے بعد اسمبلی کی راہداریوں اور احاطے میں تشدد کے جو واقعات ہوئے وہ انتہائی سنگین اور باعث تشویش ہیں اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ سینٹ کی کارروائی روک کر ان ناخوشگوار اور افسوسناک واقعات پر بحث کی جائے۔

جناب غلام قادر چانڈیو:۔ میں اس کی support کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین:۔ آگے حسین شاہ راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی:۔ میں بھی support کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین:۔ پھر کمال اظفر صاحب۔

Barrister Kamal Azfar: Sir, I beg to move that this House be adjourned to discuss a matter of urgent public importance namely the disgracefulscenes witnessed in the Joint Session of Parliament on the occasion of the Address by the President of Pakistan on 14th November 1994 in the course of which attempts were made by some members of the Opposition to physically attack the President and the Prime Minister, abusive language was used and indecent and false accusations were unfolded on banners , all of which is not only an insult to the dignity of the Parliament but part of a deep-rooted conspiracy to bring Parliamentary democracy into disrepute and to destroy the Institutions at the apex of the constitutional structure and democracy itself.

Mr. Deputy Chairman:- Thank you. Adjournment Motion No.95.

مولانا سمیع الحق، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ سینٹ کا موجودہ اجلاس فوری اور قومی نوعیت کے حسب ذیل واقعہ پر بحث کیلئے ملتوی کیا جائے۔

پارلیمنٹ مجلس شوریٰ کے مشترکہ اجلاس میں اپوزیشن اور حکومت دونوں جانب سے جو ہڑ بازی ہوئی دونوں طرف سے ارکان پارلیمنٹ گتھم گتھا ہوئے، بعض زد و کوب ہوئے، گالی گلوچ کا بازارگرم رہا اور پارلیمنٹ کی لابیوں میں فریقین کے کارکنوں نے بے ہودہ فقرہ بازیاں اور ہڑ بازیاں کیں اس سے پوری دنیا میں پارلیمنٹ کا وقار مجروح ہوا اور تمام اراکین پارلیمنٹ کی دنیا اور قوم کی نظروں میں سبکی ہوئی اس صورتحال کے عوامل محرکات اور پیش آنے والے منفی اثرات کو زیر غور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، شکریہ جناب۔ حافظ صاحب آپ نے ابھی ایک پیش کیا تھا۔ یہ تو آپ کی suspend ہو گئی۔ اب میں وزیر صاحب سے گزارش کروں گا کہ اگر وہ اس پر کچھ ارشاد فرمانا چاہیں؟

سید اقبال حیدر، یہ تحاریک التواء جتنی بھی اراکین نے پیش کی ہیں حزب اختلاف کی جانب سے اور ہماری جانب سے وہ ایک انتہائی اہم موضوع پر ہیں ہم اس کی کوئی مخالفت نہیں کرتے اور درخواست کرتے ہیں کہ دو گھنٹے کا وقت آپ آج ہی مقرر کریں تا کہ اس پر فوری طور پر بحث شروع ہو جائے۔

مولانا سمیع الحق،۔حضرت ہم نے یہ سارے جو مسائل پیش کئے تھے اس کے متعلق راجہ صاحب اور سب حضرات نے میٹنگ میں یہ طے کیا تھا کہ سارے مسائل زیر بحث آئیں گے۔ اب تحریک تو پیش ہوئی ایک مسئلے پر۔ آپ نے ساری جو بات کی وہ واپس لے لی ہے۔

قاضی حسین احمد، جناب راجہ صاحب نے وہاں agreement کیا ہے۔ اس نے یہکہنا ضروری ہے کہ ہمارا agreement اس پر ہوا ہے کہ یہ suspend ہو گا اور suspension کےبعد بات ہو گی امریکی مداخلت کے متعلق۔ مسز رابن رافیل یہاں آئیں ہیں اور یہ unprecedented ہے وہ یہاں پر کور کمانڈر کے ساتھ ملی ہیں۔ اسرائیل کی حمایت کی بات ہوتی ہے۔ کشمیر کے بارے میں قرار داد واپس کر کے کشمیر کے مسئلے کو defuse کیا جاتا ہے اور کراچی کی صورتحال یہ ہے کہ کراچی جل رہا ہے اور اس میں یہ لوگ involve ہیں اور وہاں پر سرے سے کوئی انتظامیہ نہیں ہے۔ کسی کی جان و مال، عزت اور آبرو محفوظ نہیں ہے۔ مالاکنڈ میں اور باجوڑ میں لوگوں کے گھروں کو ملیا میٹ کر دیا گیا ہے اور مساجد کے اوپر حملے ہو رہے

ہیں۔ جناب والا! ہم نے کہا کہ ان تمام مسائل پر یہاں بات ہو گی۔ ان مسائل پر بات کرنے کی بجائے یہ تو روز ایک دوسرے سے دست و گریبان ہوتے ہیں اور روز ساری دنیا کیلئے اپنے آپ کو مذاق کا ذریعہ بناتے ہیں۔ میں ان دنوں ایران کے شہر تہران میں تھا اور تہران میں یہ سارا ڈرامہ ہوا کہ جس کے ساتھ ملتا تھا وہ پاکستان کی پارلیمنٹ کی بات کرتا تھا۔ یہ تو روز یہ کرتے ہیں اور یہ کرتے رہیں گے۔ لیکن ساری قوم ہم سے یہ توقع رکھتی ہے کہ قوم کو جس طرح فروخت کیا جا رہا ہے اور جس طرح سے قوم کو ignore کر کے اس کے مفادات کا سودا کیا جا رہا ہے اس پر ہم بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ۔ جو ابھی تحاریک التوا پڑھی گئی ہیں۔

(مداخلت)

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین ہم ان تمام باتوں پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری یہ بات ہوئی تھی کہ تحریک التوا اس حوالے سے ہوگی کہ ہم ان تمام باتوں پر بحث کریں گے کہ پارلیمنٹ کی sovereignty کے خلاف، ملک کی sovereignty کے خلاف، صوبائی خود مختاری کے خلاف۔ یہ تمام باتیں ہوں گی۔ یہ صرف ایک مسئلہ نہیں ہے یہ سب کا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ میں اب Leader of the Opposition اور Leader of the House سے عرض کروں گا کہ اس کے لئے دو گھنٹے کا ٹائم رکھتے ہیں۔ دو گھنٹے کی بحث کے لئے ان تحاریک کو رکھتے ہیں اور اس میں آپ ٹائم fix کر دیں کہ کتنے سپیکر صاحبان بولیں گے اور کتنے وقت کے لئے بولیں گے۔ اور Leader of the House کتنا بولیں گے اور Leader of the Opposition کتنا بولیں گے۔ یہ آپ مجھے فوراً بتا دیں کھڑے ہو کے جیسے آپ لوگوں نے فیصلہ کیا ہے تاکہ اس پر عمل کیا جائے اور کام شروع کیا جائے۔

قاضی حسین احمد۔ جناب ہم صرف ایک مسئلے پر نہیں بلکہ ہم پورے مسئلے پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ چونکہ تحاریک التوا پڑھی جا چکی ہیں لہذا میں movers کو چاہوں گا کہ وہ اپنے اپنے نمبر پر بولتے جائیں اور دس منٹ کے لئے بولیں۔

(مداخلت)

Malik Muhammad Qasim: Sir, till Raja Sahib and we decide, let them speak.

Mr. Deputy Chairman: I am coming on that because it has been moved. Adjournment motions have been moved, therefore, the movers have got the right to speak on this on either side.

(Interruption)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ عبدالرحیم صاحب تشریف رکھیں۔ راجہ صاحب بات کریں پہلے۔ جی راجہ ظفر الحق صاحب۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی مزمل شاہ صاحب۔

سید مزمل شاہ۔ جناب چیئرمین میں اپنی معلومات کے لئے آپ سے یہ وضاحت چاہوں گا کہ یہ تحریک التوا جو پیش کی گئی ہے سب دوستوں کی طرف سے تو یہ تحریک التوا بنتی نہیں ہے۔ یہ تو تحریک استحقاق کے زمرے میں آتی ہے۔ تو جو چیز تحریک استحقاق کے زمرے میں آتی ہے اس کو تحریک التوا میں کیسے بدلا جا رہا ہے؟ مجھے اس بات پر ذرا وضاحت چاہئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شاہ صاحب تحاریک استحقاق جتنی بھی تھیں وہ سب کی سب suspend کر دی گئی ہیں کل کے لئے۔ اب تحاریک التوا آئی ہیں movers نے move کیا ہے اب قواعد کے مطابق movers کو حق ہے کہ وہ بولیں اس پر۔ اب وہ بولیں گے۔

سید مزمل شاہ۔ جناب چیئرمین سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ رولز کے مطابق آئے؛ رولز کے مطابق یہ تحاریک التوا بنتی ہی نہیں ہیں یہ تحاریک استحقاق ہیں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں جی۔ جی راجہ ظفر الحق صاحب ارشاد فرمائیں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب والا۔ time limit کا فیصلہ آپس کے مشورہ سے ہو جائے گا اور صرف ایک وضاحت اس بحث سے پہلے کرنا چاہتا ہوں۔ جیسے میں نے ابتداء میں گزارش

کی تھی کہ اس اجلاس کے اندر priority کے طور پر باقی کام چھوڑ کر ، ان سنگین مسائل کے اوپر بھی بحث ہوگی ۔ قائد ایوان اور وزیر قانون نے آپ کی موجودگی میں یہ کہا تھا کہ اتوار سے ان مسائل پر بھی بحث شروع ہو جائے گی اور اگر کوئی اس قسم کا technical مسئلہ کھڑا ہوا کہ Presidential Address کے دوران legislation نہیں ہو سکتی تو چیئرمین صاحب سے بات کرکے اس بارے میں بھی کوئی راستہ نکال لیا جائے گا ۔ لہذا اس میں کوئی ابہام نہیں ہے کہ اسی سیشن کے دوران ، کراچی کی صورت حال، بونیر اور باجوڑ میں قتل عام ،اپوزیشن کے ساتھ حکومتی رویہ ، امریکی نائب وزیر خارجہ کی ملکی معاملات میں مداخلت، مہنگائی، لا قانونیت ، کشمیر کے بارے میں حکومتی پالیسی ،اور بلوچستان میں خاص طور پر Provincial autonomy میں جو مداخلت ہو رہی ہے، اس پر بحث ہو گی ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ صدر کے خطاب پر بحث بھی کرنا ہے ۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب والا۔ طریقہ کار یہ طے کیا گیا ہے کہ ۱۴۔ نومبر کے معاملہ پر پہلے بحث شروع کر دی جائے اس کے بعد دیگر معاملات کو لیا جائے ۔

قاضی حسین احمد۔ وہاں یہی بات طے ہوئی تھی کہ آج ہی تمام مسائل پر بحث ہو گی۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ ہم نے ان سے یہی گزارش کی ہے کہ legislation اور دیگر تمام معاملات کو موخر کرکے ان معاملات پر بحث شروع کی جائے ۔

مولانا سمیع الحق۔ یہی بات تو انہوں نے نہیں مانی ہے ۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ مانی ہے ۔ کیوں نہیں مانی ہے ؟

(مداخلت)

راجہ محمد ظفر الحق۔ چیئرمین صاحب ۔ خود اپنی زبان سے بتائیں گے کہ انہوں نے کیا طے کیا تھا۔

قاضی حسین احمد ۔ جناب چیئرمین صاحب ۔ میں آپ سے ایک وضاحت چاہتا ہوں ۔ کیا آج آپ ہمیں یہ موقع دیں گے کہ ہم ان تمام معاملات پر بحث کریں ۔ میں آج کی بات کر رہا ہوں ۔ اس کے بارے میں آپ ہمیں بتا دیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ motions move ہو گئے ہیں۔ آپ کو یقیناً وقت ملے گا۔ اگر وقت ملا تو دوسرا موشن move ہو جائے گا۔

قاضی حسین احمد۔ time کی بات نہیں ہے ۔ ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ جب بحث شروع ہو گی تو کیا آپ ہمیں limit کریں گے کہ اسی موضوع پر بحث کریں اور دیگر موضوعات کو نہ چھیڑیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ قاضی صاحب ۔ آپ بہتر قواعد جانتے ہیں ' آپ کو سب علم ہے۔ آپ پرانے Parliamentarian ہیں۔ آپ سے کوئی ایسی چیز مخفی نہیں ہے جس کا کہ آپ کو علم نہ ہو۔ گزارش یہ ہے کہ ایک adjournment motion پیش ہو چکا ہے ۔پہلے اس پر بحث ہوگی اور پھر یقیناً دوسرے مسائل بھی زیر بحث آئیں گے ۔آج موقع ملا تو آج ہی زیر بحث آئیں گے چونکہ یہ adjournment motions admit ہو چکے ہیں ۔ اس لئے پہلے ان پر بات ہوگی ۔ اب میں ملک قاسم صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ ارشاد فرمائیں کہ کیسے اس بحث کو شروع کیا جائے ؟

ملک محمد قاسم۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس معزز ممبر نے پہلے آپ کو یہ تحریک التوا دی ہے ۔ اسے پہلے موقع دیا جائے ۔ Let be fair with each other

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ میں تمام معزز اراکین کا شکرگزار ہوں گا کہ آپ ذرا ایوان کے تقدس کو ملحوظ رکھیئے گا اور اس کی جو sanctity ہے ' اس کا خیال رکھیئے گا ۔ تمام مسائل زیر بحث آئیں گے ۔ غالباً لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن آخر میں بولیں گے۔

Malik Muhammad Qasim: Sir, I will concede and I will say that it should be fair, whosoever, whether our side, or that side, who has given the adjournment motions, first let them start it, but everybody should get the opportunity.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ لہٰذا آغا صاحب سے بات شروع کرتے ہیں۔ timing کے بارے میں بتا دیں کہ کتنا کتنا time ہو گا۔

ملک محمد قاسم۔ timing کے بارے میں' میں راجہ صاحب سے بات کرتا ہوں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا ۔ پہلے لسٹ بتائی جائے کہ اس میں کون کون سے سپیکر ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ میرے پاس لسٹ ہے اور جو movers ہیں ' وہ پہلے تقاریر کریں گے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ اس میں ' میں تو مارا گیا ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ پہلے movers بول رہے ہیں ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین صاحب ۔ with due respect آپ مہربانی کرکے میری بات تو سنیں۔ ہم نے مل کر یہاں ایک موشن پیش کیا اور اس پر کل آپ نے گورنمنٹ اور اپوزیشن کے ساتھ بات کی ۔ اس میں جناب چیئرمین' ہمیں کیوں نہیں بلایا ہماری پارٹیوں کو کیوں نہیں بلایا ہم نے مل کر موشن پیش کی ہے۔ ہم movers ہیں ۔ لہذا آپ مہربانی کرکے انہیں ذرا بتا دیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ مجھے بتائیں کہ آپ نے کب move کی ہے ؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ یہ جو موشن تھا ' یہ ہمارا مشترکہ تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یہاں جو نام لکھے ہوئے ہیں اس میں آپ کا نام نہیں ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ یہی تو ہم بات کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ چلیئے آپ کو ٹائم دے دیں گے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ لیکن آپ نے میری طرف سے کسی اور کو کیوں بلایا۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ سب سے پہلے مندوخیل صاحب کو موقع دے دیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میں کسی request کے بغیر یہ پوچھتا ہوں کہ آپ نے کیوں ہماری پارٹیوں کو نہیں بلایا' میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ کو مجھ سے یہ پوچھنے کا کوئی حق نہیں ہے ۔ قواعد کے مطابق لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن-----

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ میری بات سنیئے ۔ نہ آپ کو کسی نے لیڈر آف دی ہاؤس بنایا ہے۔ نہ لیڈر آف دی اپوزیشن بنایا ہے۔ لہذا میں پابند نہیں ہوں کہ آپ کو بلواؤں۔ میں لیڈر آف دی ہاؤس کو بلواؤں گا۔ آپ سب ان کے ساتھ ہیں۔ اور یہ سب ان کے ساتھ ہیں لہذا میں ان دونوں کو بلواؤں گا۔ یہاں ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔

Malik Muhammad Qasim: Sir, I also support Raja Sahib

یار بات تو سنو۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ نہیں سنیں گے۔

Malik Muhammad Qasim: Abdul Rahim Khan Mandokhel should be the first speaker in Principle.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ پرنسپل کی بات کریں۔ جناب والا آپ نے ایسا کیوں کیا کہ پارٹیوں کو نہیں بلایا ہم نے فیصلہ کیا---

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ کو لیڈر آف دی اپوزیشن نے بلایا ۔ اپنی پارٹی میں بلایا۔ میں دو کو بلانے کا پابند ہوں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ عبدالرحیم مندوخیل صاحب سب سے پہلے بولیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بولیں جی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میں موشن کو subscribe کرتا ہوں یا نہیں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ کرتے ہیں ۔ آپ بولیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ کس طرح معلوم ہو۔ چیئرمین صاحب کو معلوم ہے یا نہیں ۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ معلوم ہے۔ بولیں آپ شروع کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ مندوخیل صاحب ، فضل آغا صاحب، چوہدری شجاعت حسین صاحب، حافظ حسین احمد صاحب، شہزاد گل صاحب، اس طرف سے ہوئے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ قاضی صاحب، شیخ آفتاب احمد صاحب۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔

شیخ ظریف خان مندوخیل۔ ہم اپنے ووٹ سے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ اگر سب پارٹی لیڈر بات کریں گے تو پھر ہم کس لئے آتے ہیں۔ ان کو کسی نے ٹھیکہ نہیں دیا بولنے کا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ تو میں سب سے پہلے مندوخیل صاحب کو فلور دیتا ہوں۔

(مداخلت)

سید اقبال حیدر۔ ہمارے بھی نام پڑھ دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ملک حاکمین خان ، غلام قادر چانڈیو، جناب حسین شاہ راشدی صاحب، جناب صفدر علی عباسی صاحب، جناب کمال اظفر صاحب، منظور گچکی صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ اور ہماری طرف سے رضا ربانی صاحب ، شفقت محمود صاحب، اعتزاز احسن صاحب، اور شیخ رفیق صاحب سیکریٹری جنرل صاحب۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بس جی اور کوئی نہیں۔ تشریف رکھیں۔ میں آتا ہوں۔ جناب مندوخیل صاحب، لیکن I shall request you all کہ ذرا ادب سے بیٹھیں گے اور ٹائمنگ کا تو آپ خیال رکھیں گے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میں جناب والا! آپ کا مشکور ہوں کہ آج اس اہم موضوع پر پارلیمنٹ کی ----

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکر الحمد للہ آپ کا وہ تند و تیز لہجہ تو کم ہوا۔ ابھی آپ بڑی مٹھاس سے بول رہے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین میں اپنے اس رویے پر افسوس

کرتا ہوں کچھ چیزیں ایسی ناخوشگوار مجبوراً کرنی پڑتی ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ نہیں آپ ہمارے سب کے بزرگ ہیں اور ہمارے لیئے قابل احترام ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ ہوا یہ کہ چونکہ ہم نے یہ موشن لانا تھا۔ اس موشن میں ہم تھے ۔ اور اس میں وہ مسائل مشترک تھے۔ جناب والا! اب یہاں جو مسئلہ درپیش ہے۔ اس میں بالخصوص میں اپنی پارٹی کی طرف سے بلکہ میں یہ کہوں گا تمام ملک ہماری اس بات کی تائید کرے گا کہ جناب والا جو محنت ہم لوگوں نے ملک کی پارلیمنٹ کے لئے sovereignty حاصل کرنے کے لئے کی ہے ۔ جس پر ہم نے قربانیاں دی ہیں ۔ ہمارا خون بہا ہے ۔ اس لئے کہ اس ملک کے مسائل کو حل کرنے کے لئے اس ملک کے عوام کے منتخب نمائندے بااختیار ہوں اور sovereign ادارے فیصلہ کریں ۔ اور ان اداروں کے سامنے گورنمنٹ جوابدہ ہو ۔ یہ وہ اصول ہے جس کے لئے ملک میں ہماری بڑی قربانیاں ہیں ۔ پارلیمنٹ کو بھی بار بار مفلوج کرکے جناب والا ملک کے مسائل حل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہے آج جو ملک کو مسائل درپیش ہیں ۔ ذرا باہر کوچے میں آپ لوگوں سے پوچھیں ہر معنی میں بیروزگاری، مہنگائی، امن و امان کا مسئلہ ، رشوت خوری ، دوسرے تمام مسائل کی بنیادی وجہ یہ ہے جناب والا ! کہ لوگ پارلیمنٹ، اور پارلیمنٹ کے ممبر کے اختیارات کو تسلیم نہیں کرتے۔ ہمارے خیال میں یہ تھا کہ شاید ملٹری یا بیوروکریٹس ہیں جو پارلیمنٹ کو نہیں مانتے ۔ لیکن آج جب ہم دیکھ رہے ہیں ۔ اس پارلیمنٹ میں جناب والا! غلام اسحاق خان کے خلاف موجودہ برسراقتدار پیپلز پارٹی نے پارلیمنٹ میں کھڑے ہوکر نعرے لگائے ۔ جناب والا! میں خود ان میں موجود تھا ۔ میرے محترم دوست وزیر قانون وہاں سب سے زیادہ، میں ذرا احتیاط سے الفاظ استعمال کروں پتہ نہیں وہ کس طرح کے نعرے تھے ۔ اگر ریکارڈ ہو تو بڑی اچھی بات ہے اور پھر جب اس پر یہاں بحث ہوئی کہ یہ صحیح بات نہیں ہے تو ہم نے اور پیپلز پارٹی والوں نے یہاں دفاع کیا کہ یہ ہمارا حق ہے ۔ اگر اس ملک کی پالیسیاں کوئی غلط چلا رہا ہے۔ ہم احتجاج کریں گے ۔ ہم اس کے خلاف agitation کریں گے ۔ پارلیمنٹ میں ہم

اپنی رائے کا اظہار کریں گے - یہ وہ بنیادی بات ہے - آج کیا ہوا؟ جناب والا! اسی طرح ۱۴ تاریخ کو جناب صدر اور وزیر اعظم کے خلاف جو اپوزیشن نے اظہار رائے کیا، ہم نے اس میں حصہ نہیں لیا - کیونکہ ہم اپنے طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ چونکہ مسئلہ ایسا بن رہا ہے کہ یہ پارٹیاں شاید ایک دوسرے کے خلاف انتقامی کارروائیاں کررہی ہیں - یعنی جمہوریت کے لئے نہیں، مثلاً پیپلز پارٹی کے ساتھ تعاون کیا تو ہم سوچ رہے تھے کہ جمہوریت کے لئے کیا - اب پتہ چلا کہ وہ جمہوریت وموریت کے لئے کوئی نہیں تھا- انہوں نے غلام اسحاق خان کے ساتھ مل کر پارلیمنٹ کو بھی توڑا اور دوسرے بااختیار اداروں کو بھی توڑا اور اقتدار میں آ گئے- تو ہمیں پتہ لگ گیا کہ یہ جمہوریت کے لئے نہیں یہ اقتدار کے لئے ہے- ہم اپنے طور پر اپنی رائے کا اظہار کریں گے لیکن اس میں حصہ نہیں لیں گے- جناب والا! 14 تاریخ کو پارلیمنٹ میں احتجاج ہوا، اس میں افراتفری کا مسئلہ اپنی جگہ پر، لیکن جناب والا! اس سے باہر جب ہم پارلیمنٹ سے آ رہے تھے تو گیلریوں سے لوگ پارلیمنٹ کے ممبروں کو گالیاں دے رہے تھے - میں وہاں موجود تھا اور میں نے خود سنی ہیں - بعد میں جب ہم باہر نکلے تو ہمیں معلوم ہوا کہ لڑائی شروع ہے پارلیمنٹ کے اندر، اور پارلیمنٹ کے ممبروں کو پیٹا جارہا ہے - اب جناب والا! اس کو، اگر آپ دیکھیں، پارلیمنٹ کو جو پروٹیکشن حاصل ہے، جو پریویلیج حاصل ہے کہ آپ جو بھی بات کریں اس پر آپ کو تحفظ حاصل ہے- آپ پر کوئی مقدمہ نہیں چلتا- یہ صرف اس لئے کہ آپ کی اظہار رائے ہو اور آپ عوام کی صحیح نمائندگی کریں جناب والا! آپ تو اور طرف متوجہ ہیں-

جناب ڈپٹی چیئرمین- آپ ارشاد فرمائیے-

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل- جناب والا یہ جو پارلیمنٹ کی ہسٹری ہے اس میں یہ ہے کہ جب آپ شوریٰ میں جاتے ہیں، اس پارلیمنٹ میں جاتے ہیں، اس جرگہ میں جاتے ہیں تو آپ کو تحفظ حاصل ہوتا ہے- اگر آپ کو تحفظ حاصل نہ ہو جناب والا! تو کون رائے کا اظہار کرسکتا ہے- میں نے اس وقت شاید ذرا سخت الفاظ میں کہا تھا، آج بھی کہتا ہوں کہ اگر آج بھی غلام اسحاق خان اور جو اس کی فاشزم تھی، اور ہم کہتے تھے کہ وہ فاشسٹ ہے اور اس پرعمل

کرتے، ہمارے پارلیمنٹ کی محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ اور لغاری صاحب ہمارے صدر اور ہمارے اقبال حیدر صاحب کو یہاں پیٹتے اور ہم اس کا کوئی پروٹیکشن نہ کر سکتے اور ہم جانتے ہیں کہ وہ ایسا کر سکتے تھے لیکن انہوں نے نہیں کیا۔ یہ ہمارا حق تھا۔ یہ پارلیمنٹ میں عوام کی نمائندگی کر رہے ہیں اور پارلیمنٹ sovereign ہے اور جب ہم پارلیمنٹ سے نکل رہے تھے جناب والا! گیلریوں بیٹھے ہوئے لوگ پارلیمنٹ کے میمبروں کو گالیاں دے رہے تھے، بعد میں دیکھتے ہیں کہ پارلیمنٹ کے ممبروں کو انہوں نے پیٹا۔ جناب والا! اس کے معنی کیا ہیں؟ اس کے معنی یہ ہیں مجھے عوام نے بھیجا ہے۔ ہمارے مسائل ہیں۔ یہ میں آپ کو بتا دوں تمام پارلیمنٹ کے معزز ممبران کو کہ ہو سکتا ہے کہ بات جذبات میں کریں لیکن صرف آپ کی ایک پارٹی نہیں ہے۔ پیپلز پارٹی نہ مسلم لیگ ہے بلکہ ہم پختون خواہ والے بھی یہاں ہیں۔ ہم دوسری پارٹیوں والے بھی ہیں۔ ہمیں عوام نے بھیجا ہے آپ اگر پارلیمنٹ میں صرف اقتدار کی لڑائی لڑیں گے اور ہمارے مسائل کو نہیں سنیں گے۔ تو ہم صاف کہتے ہیں کہ ہمیں پختونوں نے نمائندہ بنا کر بھیجا ہے۔ ہمارے اس ملک میں مسائل ہیں۔ یہاں پراونشل اٹانومی ہے، ہمارے پختون قوم کی وحدت کا مسئلہ ہے، جمہوریت کا مسئلہ ہے۔ ہماری ترقی کا مسئلہ ہے، یہ تمام مسائل ہیں، یہ آپ نے پارلیمنٹ میں حل کرنے ہیں اور اگر آپ نے پارلیمنٹ میں حل نہیں کرنے ہیں تو پھر ہم باہر حل کریں گے اور پھر جب ہم باہر حل کریں گے تو ملک قاسم صاحب جانتے ہیں کہ اس کے نتائج کیا ہوتے ہیں۔ یہاں ہم اس لئے تو نہیں آئے ہیں کہ آپ نے ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچی اور ایک دوسرے کو اقتدار سے نکالا۔ ہمارے مسائل ہیں، ہمارے مسائل کو سنیں، ہم پارلیمنٹ میں آئے ہیں ہم بندوق نہیں لائیں گے اپنے دفاع کے لئے اور آپ کہتے ہیں کہ بندوق لائیں اپنے دفاع کے لئے۔ ہم یہاں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ میں آج بھی یہاں اپنی رائے کا اظہار کر رہا ہوں کہ پاکستان میں پختون ایک component ہیں اگر اس بات پر آپ مجھے گلے سے پکڑیں اور آپ کے یہاں ہو سکتا ہے کہ راولپنڈی میں آپ کے ساتھ ایسے لوگ ہوں کہ وہ مجھے پیٹیں۔ پھر میرے پاس بھی لوگ ہیں۔ میں آپ کو بتا دوں کہ پھر نہ بے نظیر صاحبہ آ سکیں گی نہ ملک قاسم صاحب آسکیں گے نہ نواز شریف صاحب آئیں گے۔ یہ ٹھیک ہے کہ میری باتوں میں ذرا جذباتیت ہوگی لیکن میں پارلیمنٹ کی بات کر رہا ہوں ۔میں لوگوں کے مسائل کی بات کر رہا ہوں۔ آپ مہربانی کریں وزیراعظم صاحبہ کو یہ بات بتلا دیں کہ آپ نے کیوں ------ یہ میں نہیں کہتا ہوں، یہ بات یہاں

آرہی ہے نواز شریف صاحب کے حوالے سے۔ میرا کوئی اس سے کام نہیں ہے لیکن ایک بات بتاؤں کہ پارلیمنٹ میں ایک مہینے سے آپ صدر صاحب کو نہیں لا سکے تھے۔ آپ پیچھے پیچھے ہٹ رہے تھے کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ احتجاج ہوگا اور جب آپ نے اعلان کیا کہ صدر صاحب نے پارلیمنٹ میں خطاب کرنا ہے اس شام کو آپ نے ایک اشتہار دیا' کیوں دیا؛ اس کے معنی کیا ہیں؛اس کے معنی ہیں کہ آپ نے کیا ہے وزیراعظم نے کیا ہے یا صدر صاحب نے کیا ہے اس کے معنی کیا ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ پارلیمنٹ کی sovereignty کو چیلنج کرنا چاہتے ہیں اشتعال دلا کر ۔ ایسے موقعوں پر تو ہمارے گاؤں میں ایک آدمی مصلحت کو سمجھ سکتا ہے۔یہاں ہم لوگ کہتے ہیں کہ راہن رافیل آئی ہے ہر پارٹی کو بلا رہی ہے لوگوں کو واضح کہہ رہے ہیں کہ آپ کا اقتدا ہونا چاہیئے یا آپ کا ہونا چاہیئے آپ ہمیں convince کریں۔ کہ آپ کا اقتدار کیسے ہونا چاہیئے۔ وہ یہاں پھر رہی ہے اس کو یہ موقع کس نے دیا ہے یہ اس بات نے دیا ہے کہ آپ نے پارلیمنٹ کے اختیارات کو مفلوج کیا ہے۔ پارلیمنٹ کے لیڈروں کو گلے سے پکڑ کر آپ بات کر رہے ہیں۔ جب آپ گلے سے ہمیں پکڑیں گے تو اس کے بعد یہ بات ہوگی پھر ہم سب پارلیمنٹرین چلے جائیں گے۔ پھر ہمارے اس جگہ بیٹھنے کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ باقاعدہ اس ملک میں انارکی پیدا کی جائے گی۔

ہم یہ عرض کر رہے ہیں کہ پارلیمنٹ کی sovereignty ملک کی sovereignty یہ ایک دوسرے سے مربوط ہے ۔ لیکن میں تفصیلات میں نہیں جاؤں گا۔ تصویریں تو ہم نے دیکھی ہیں۔ ہم خود جانتے ہیں جنہوں نے پارلیمنٹ کے ممبروں پر حملہ کیا۔ کیوں کیا اور اس کے بارے میں یہاں گورنمنٹ کی پارٹیاں کہتی ہیں کہ پارلیمنٹ کے اندر بھی لڑائی ہوئی ہے۔ بہت سی پارلیمنٹ ہیں جس میں لوگوں نے ایک دوسرے کو پیٹا ہے' ایک دوسرے کو مارا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم رول بنائیں' ہم ایک راستہ نکالیں۔ کہ ایسی کوئی بات نہ ہو لیکن پارلیمنٹ کو اس طرح چیلنج کرنے کا جو طریقہ آپ نے نکالا ہے یہ بڑا خطرناک ہے اور آپ کے لئے خطرناک ہے۔ اس لئے جناب والا' ملک کی سالمیت کا مسئلہ ہے صوبائی مسئلہ ہے آپ نے اپنے لئے ایسی آسانی پیدا کی ہے کہ ہمارے صوبے میں ہر شخص کو علم ہے کہ آپ سوشل ایکشن پروگرام' پیپلز پروگرام' فلاں پروگرام کے ذریعے آئین کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔ ہمارے صوبے میں باقاعدہ آپ مداخلت کر رہے ہیں۔ لیکن اپنے لئے ناجائز ایک cover ڈھونڈ رہے ہیں۔ کیسے آپ ایک طرف کہتے ہیں کہ آپ

نمائندہ ہیں۔ میں سندھ کے نمائندوں سے پوچھوں گا۔ میں پختونخواہ وطن کے نمائندوں سے پوچھوں گا' میں بلوچ نمائندوں سے پوچھوں گا' میں پنجاب کے نمائندوں سے پوچھوں گا اگر آپ نمائندے ہیں ہم بھی نمائندے ہیں۔ اگر آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ آپ جو -------

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ مندوخیل صاحب آپ ذرا ٹائم کا خیال رکھیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا! یہاں میں عرض کر رہا ہوں۔ جہاں آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ آپ نمائندے ہیں اور آپ اپنا مالیاتی پروگرام' سوشل ایکشن پروگرام اربوں روپے کا پروگرام' آپ اپنے نمائندوں کے ذریعے لا رہے ہیں پھر میرا حق ہے میں بھی نمائندہ ہوں مجھے عوام نے ووٹ دیئے ہیں کہ میں اپنے صوبے میں فیصلے خود کروں۔ اور اگر آپ یہ حق مجھے نہیں دیں گے۔ میں آپ کو یہ حق نہیں دوں گا۔

(مداخلت)

Syed Masood Kausar: I want to answer sir.

Mr. Deputy Chairman: Let him speak and then you can answer. You are right , I have already requested both the leader of the House and the Opposition. The same thing which is being discussed now at the moment, The time should be fixed and Malik Sahib was standing with me. Thank you very much.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا! میں نے ابھی تک دس منٹ سے زیادہ نہیں لئے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ چودہ منٹ ہوگئے ہیں' آپ کو میں دیکھ رہا ہوں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا! میں نے خود بھی دیکھا ہے۔ ٹھیک ہے آپ کی رولنگ مانتے ہیں لیکن ہم نے بھی گھڑی دیکھی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ٹھیک ہے آپ چلیئے' آپ اس وقت جوش میں تھے آپ نے گھڑی کب دیکھی ہے' چلیئے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا' تو عرض ہماری یہ ہے کہ یہاں اصل

مسئلہ پارلیمنٹ کی sovereignty کا ہے اور اس میں جو کچھ ہوا' جس کام کا انہوں نے مشورہ دیا۔ یا وزیراعظم صاحب نے دیا۔ یا یہاں کے وزیر داخلہ صاحب نے دیا' وزیر قانون صاحب نے دیا کہ پارلیمنٹ کے ممبروں کو ماریں اور اسی صبح اخبار میں آیا ہے کہ tit for tat یہ میں نے پڑھا ہے ہو سکتا ہے کہ اگر ان کی ذرا غلطی ہو تو آپ ان کو چیک کریں۔ لیکن کیا tit for tat کے معنی یہ تھے کہ آپ نے باقاعدہ اعلان کیا تھا کہ جب آپ باہر نکلیں گے ہم آپ کو پیٹیں گے آپ کو مکوں سے ماریں گے۔ یہ تو بڑی مشکل میں آپ اپنے آپ کو ڈال رہے ہیں اور اپنے آپ کو ڈال کر پارلیمنٹ کو ڈال رہے ہیں ملک کی sovereignty کو ڈال رہے ہیں۔ جناب والا' اس مسئلے پر ہم گورنمنٹ کی پارٹی سے بھی درخواست کریں گے کہ ان دومسئلوں کو (پشتو میں کہتے ہیں آپ گڈ وڈ (mix) نہ کریں ' آپ confuse نہ کریں - ایک مسئلہ پارلیمنٹ کی sovereignty کا ہے ' رائے کے اظہار کا ہے - باہر ہمارا استحقاق ' ہمارا دفاع - یہ ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ مسئلے ہیں اور اگر آپ یہ کر رہے ہیں جس طرح آپ نے راستہ نکالا ہے اور آپ کو پتہ نہیں کس نے مشورہ دیا ہے - جو طریقے آپ نے نکالے ہیں جناب والا ' تو پھر آپ گنجائش دے رہے ہیں کہ کوئی بھی صدر جو آپ کی پارٹی کا نہ ہو ' کوئی وزیراعظم جو آپ کی پارٹی کا نہ ہو ' تمام ممبران کو جب چاہیں وہ پیٹ لیں - پھر اس کے بعد کیا ہوگا ؛ پھر پیٹنے کا جب مسئلہ آئے گا - جب مجھے آئین پروٹیکشن نہیں دے گا - مجھے آئینی ادارے پروٹیکشن نہیں دیں گے - وہ پولیس جو میرے تنخواہ کے بنے ہوئے ہیں ' وہ Security Forces جو میرے تنخواہ کے بنے ہوئے ہیں جنہوں نے پارلیمنٹ کا تحفظ کرنا ہے - وہ جب مجھ پر حملہ کریں گے پھر کیا ہوگا ؛ پھر تمام پارٹیاں اپنی آرمڈ فورس بنائیں گی -

سپیکر نے ایک رولنگ دے دی ہے کہ قیدی کو لاؤ اور ہماری حکومتی پارٹیاں ' گورنر کوئی بہانہ کرکے سپیکر صاحب اور سینٹ کے چیئرمین صاحب کی وہ رولنگ نہیں مان رہے ہیں تو اس کے معنی ہیں کہ سینٹ اور قومی اسمبلی نے فوج بنانی ہے تاکہ وہ state کے معنی جو ہم نے سمجھے ہوئے ہیں اس کا ہر ایکشن قانون کے معنی ہے .It has sanction behind it اپنے پیچھے ایک طاقت ہے کہ اس کو implement کرسکیں - آپ کی طاقت آرمڈ فورسز ہیں - سیکورٹی فورسز ہیں - پیرا ملٹری فورسز ہیں - اگر پارلیمنٹ کے ساتھ ملٹری فورس نہیں ہے - ان کی رولنگ کو کوئی نہیں مانتا ' تو جناب والا ' پھر ان کو اپنی پیرا ملٹری فورس بنانی پڑے گی - جناب والا!

بہرصورت یہ جو خطرناک عمل ہو رہا ہے ۔ میں یہ تجویز کروں گا کہ تمام ہاؤس کو اس پارلیمنٹ کے باہر جو کارروائی ہوئی ہے اس کو متفقہ طور پر condemn کریں اور ان لوگوں کو جیسے کہ انگریزی میں کہتے ہیں .Take them to task وہ جو لوگ ہیں ان پر پارلیمنٹ خود مقدمہ چلائے۔ انہیں سزا دے کہ انہوں نے پارلیمنٹ کے ممبران کو پیٹا ہے اور ممبران کی توہین کی ہے۔ ان لوگوں کے نام ہم بتا سکتے ہیں ۔ ان کو سزا ملنی چاہیئے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، شکریہ جناب ۔ ملک حاکمین خان کو میں فلور دوں گا مگر اس سے پیشتر میں کچھ عرض کرنا چاہوں گا ۔ ہاؤس آپ کا ہے ' وقت آپ کا ہے جس طرح آپ بہتر سمجھتے ہیں صرف کریں چونکہ سپیکر زیادہ ہیں اس لئے میری گزارش یہ ہوگی کہ اگر آپ وقت کی پابندی کریں ۱۰ ' ۱۰ منٹ رکھ لیجئے تو ہر صاحب بول سکتے ہیں ۔ مہربانی فرماکر اس ۱۰ منٹ کے ٹائم کو ملحوظ رکھنے گا ۔ ملک صاحب ۔

ملک حاکمین خان ، جناب چیئرمین ' میں آپ کا بڑا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا ۔ یقیناً سب کو افسوس ہے جو ۱۴ نومبر کو واقعہ وقوع پذیر ہوا آج ہم اس ایوان بالا میں بیٹھ کر اس سلسلے میں بات چیت کررہے ہیں ۔ جناب والا ' آپ جانتے ہیں کہ اس معزز ایوان میں معزز اراکین کا تعلق سندھ کے ریگستانوں میں سے بھی ہے ' بلوچستان کے پہاڑوں سے بھی ہے۔ سرحد کی وادیوں سے بھی ہے اور پنجاب کے میدانوں سے بھی ہے اور فاٹا کے بہادر اور سرفروش لوگوں سے بھی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بات آگے بڑھانے سے پہلے جب تک self-criticism نہیں کریں گے بات آگے نہیں بڑھ سکتی ہے ۔

جناب والا ' تو آج میں سمجھتا ہوں کہ ایوان بالا کے ایسے معزز اراکین جن کے اوپر بڑی ذمہ داریاں آتی ہیں۔ ہاؤس کے میمبران پر اس ہاؤس میں یا اس ملک کے باشعور، سخن شناس دانشوروں کو اور اپنی قومی اسمبلی اور دوسرے لوگوں کو درس دینے کی ذمہ دار بھی ہے۔ جناب والا' آپ جانتے ہیں کہ اس ایوان کی حیثیت ایک روشنی کے مینار کی طرح ہے ۔ جناب والا! میں آج بنیادی بات کرنا چاہتا ہوں ۔ تنقید برائے تنقید کی بات نہیں ہے ۔ میں صرف آج مخاطب ہوں آپ کی اجازت سے اپنے بابا قائد اعظم محمد علی جناح کی طرف ' کہ جس نے یہ ملک جمہوریت کے نام پر بنایا ۔ کروڑوں انسانوں کی قربانیوں سے یہ ملک بنا ۔ آج تو اس کی روح بھی تڑپ رہی

ہے ۔ اس کی آنکھوں میں دیکھیں آنسو بہہ رہے ہیں کہ آج اس کا وارث کون ہیں اور ان کی حرکات سکنات کیا ہیں ۔ جناب والا! وہ مسلم لیگ کے بانی تھے اور آج اس کے وارث کون ہیں ، اس ڈکٹیٹر کا بیٹا Chief Organizer ہے ، جس نے اس ملک میں وہ ظلم وستم ڈھائے ، اس نے وہ کچھ ، ایسے حالات پیدا کیے ------

جناب ڈپٹی چیئرمین۔جی راجہ صاحب۔

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Can you ask him to confine to the issue which is before this House ? If he hesitates taking names then there are several other names and this is not going to add to the fair discussion.

ملک حاکمین خان۔میں نے نام کسی کا نہیں لیا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔چلیئے آپ بات کیجئے۔

ملک حاکمین خان۔میں اس ڈکٹیٹر کی بات کرنا چاہتا ہوں جس نے ۱۹۷۷ء میں چالاکی سے ایسے حالات پیدا کئے ، غیر جماعتی الیکشن کا اعلان کیا ۔ جناب والا! ذرا سوچیں کہ کس طریقے سے اس قوم کو تقسیم کرنے کی کوشش کی گئی ۔ جس طرح کہ قائد اعظم کے وقت میں دشمنوں نے اس طرح کی کوشش اس وقت بھی کی تھی کہ ایسے طریقے سے غیر جماعتی الیکشن ہوں کہ پاکستان نہ بن سکے ۔ جناب والا! آج جو فرقہ واریت ہوئی ، آج جو غیر جماعتی الیکشن کا اعلان ہوا اور وہاں کہا گیا کہ اس اسلام میں غیر جماعتی الیکشن جائز ہی نہیں ہیں اور اچانک ایک ایسا اعلان ہوا ، ایسے حالات پیدا ہونے کہ وہی جو الیکشن غیر جماعتی ہونے انہیں پھر ایک ایسی مسلم لیگ میں ضم کر دیا گیا ، ایسی مسلم لیگ بنائی گئی ۔ جناب والا اس ملک کے خلاف انہوں نے اسلام کا نام لے کر ایک سازش کی جو بڑی systematical تھی اس جمہوریت کی آپ کیا بات کرتے ہیں جس کے وارث اس ڈکٹیٹر کی پیداوار ہوں ، ایک کے متعلق اس نے کہا تھا کہ میری زندگی بھی اس کو لگ جائے تو جناب والا اس نے کون سی جمہوریت کی خدمت کرنی ہے ، اس کا نہ تو کوئی orientation ہے ، نہ اس کی کوئی ideology ہے ، نہ وہ کسی نظریئے کے ساتھ committed ہے۔ لہذا ایسے حالات پیدا ہونے یقینی تھے ، میں سمجھتا ہوں جناب والا اگر آپ نے اس ایوان کے through اس ملک کی کچھ خدمت کرنی ہے تو بردباری سے کام لینا ہوگا۔ میں تلخی نہیں بڑھانا

چاہتا' میں محبت اور بھائی چارے کی بات کرنا چاہتا ہوں ' میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان ایک گلدستے کی مانند ہے۔ جناب والا آپ جانتے ہیں کہ اس پر کیا کیا ذمہ داری ہے۔ آپ اس ملک میں ایک بہتر طریقے سے درس دے سکتے ہیں ' اصلاح کر سکتے ہیں ' معاشرے میں لوگوں کے اندر جو غلط فہمیاں ہیں ان کو دور کر سکتے ہیں ۔ میرے محترم جنہوں نے اس جمہوریت کی بڑی خدمت کی ہے ' میرے رفقاکار بھی ہیں ' ہم نے بھی ' انہوں نے بھی باتیں کیں ' ہم نے جیلیں کاٹیں ' ہم نے بڑی مار کھائی اس جمہوریت کے لئے ' اس جمہوریت کو قائم دائم رکھنے کے لئے ۔ تو میں ان سے اتنی درخواست کروں گا کہ جیلیں آپ نے کاٹی ہیں ' جیلیں ہم نے بھی کاٹی ہیں ' ہمارے سامنے ایک سوچ تھی' ہمارے سامنے ایک درس تھا' ہمارے سامنے ایک نظریہ تھا' ہم نے یہ سوچ کر جدوجہد کی اور آپ جانتے ہیں میرے محترم مندوخیل صاحب ہم نے اکٹھے اس ملک میں جمہوریت کے لئے جدوجہد کی ' آپ نے اپنے ساتھ ہمیشہ ہمیں شانہ بشانہ پایا ہوگا ۔ ہم نے جمہوریت کے نام پر نہ کبھی سودے بازی کی ' نہ دشمن کے سامنے ہتھیار پھینکے ' کسی طرح کی کوئی بھی کوتاہی نہیں ہوئی ' نہ ہم نے کوئی مراعات حاصل کی ہیں ورنہ ہمیں بھی بہت کچھ مراعات مل سکتی تھیں ' ہم نے بھی آٹھ آٹھ سال نو نو سال اس ظالمانہ دور میں ان کی ماریں کھائیں ' ان کا ظلم ستم برداشت کیا ' ان کے کوڑے کھانے اور ہمارے ان بوڑھے لوگوں کے ساتھ اس طرح ظلم و ستم ہوا ' ان معصوم بچوں کے ساتھ محترم جناب والا یہ کیسے لوگ ہیں ' انہوں نے تو ابھی کچھ دیکھا ہی نہیں ہے' ان کے سامنے تو ابھی مشکلات آئی ہی نہیں ہیں ' انہوں نے تو پہلے ہی سے چیخ و پکار شروع کر دی ۔

جناب والا! ہم تو نظریاتی لوگ ہیں ' ہماری پاکستان پیپلز پارٹی تو کندن بن کر میدانوں میں اتری ہوئی ہے ' اس کا ایک orientation ہے یہ جدوجہدکا نام سمجھتی ہے ' یہ جمہوریت کی خدمت کرنا چاہتی ہے ۔ اس لئے میرے دوستو ' میرے محترم آپ بھی ذمہ داری محسوس کریں ' ایوان بالا کا تقدس صرف اس ملک میں نہیں' دنیا کے لوگوں کی نظریں اس پر ہیں ۔ آج اگر سندھ کے ریگستانوں سے آئے ہوئے یہ فیصلہ کریں ' بلوچستان کے پہاڑوں سے آئے ہوئے یہ فیصلہ کریں' سرحد کی وادیوں سے آئے ہوئے آج یہ فیصلہ کریں پنجاب کے میدانوں سے آئے ہوئے اور فاٹا کے بہادر--- آج یہ فیصلہ کریں کہ یہ سب ذمہ داری آپ کے اوپر بھی ہے آپ فیصلہ کریں کہ کہیں نیشنل اسمبلی میں کوئی ایسی حرکات و سکنات نہ ہوں کسی صوبائی اسمبلی میں

کوئی ایسی حرکات و سکنات نہ ہوں صرف تقریروں تک بات نہیں ہے بات عمل سے ہے جناب والا۔ آج یہ فیصلہ کریں عہد کریں میں آپ کو یہ یقین دلانا چاہتا ہو ں کہ اس ملک میں انشاء اللہ تعالیٰ امن اور سلامتی ہو گی۔۔۔ لہٰذا خدارا! میری یہ اپیل ہے آپ سے کہ آپ اس طرح تلخی نہ بڑھائیں۔ اس طرح کی حرکات و سکنات نہ کریں۔ جو حرکات و سکنات ہوئیں ٹھیک ہے کہنے والے تو کہتے ہیں اس وقت پیپلز پارٹی نے بھی کہا تھا "گو بابا گو" لیکن جناب والا! یہ کہاں کی شرافت ہے کہ کس طرح وہ کندھوں پر ایک ممبر دوسرے ممبر کو اٹھا کر ایسے للکار دے رہا تھا جیسے کشتی کا میدان ہے۔

جناب والا یہ ممبران اسمبلی ہیں۔ آج تو ہم کسی کو face نہیں کر سکتے ہیں الزام برائے الزام تو کہہ سکتے ہیں کہانیاں تو ڈال سکتے ہیں دوسرے پر الزام تو بڑھا سکتے ہیں لیکن اصل حقیقت دیکھیں کہ یہ کہاں سے بات اٹھی ہے اگر اس وقت کسی نے یہ کہا تھا" گو بابا گو" تو کیا سیاسی بصیرت رکھنے والوں کا کام ہے یہ کونسے القاب دیئے ہیں۔ جناب والا اس ہاؤس میں جہاں اس ملک میں لسنے والے سٹارتکار موجود تھے اس ملک کی چاروں فورسوں کے سرکردہ رہنما موجود تھے اس کے علاوہ اس ملک کے دانشور اور فرض شناس موجود تھے جناب والا! ہم نے اس قوم کو یہ سبق دینا ہے ہمارے اوپر آپ نے یہ ذمہ داریاں ڈالی ہیں کہ ہم اپنے آپ کہیں ہم ایوان بالا کے ممبر ہیں ہم نیشنل اسمبلی کے ممبر ہیں ہم اپنے اپنے گریبان میں جھانکیں فیصلہ کریں ۔ میں اپنے آپ کو پیش کرنا چاہتا ہوں میری ۲۶، ۲۷ سال کی struggle ہے لگاؤ مجھ پر الزام میں نے کبھی اپنے نظریے سے دھوکہ کیا ہو میں کہیں کسی طرح دشمن کے سامنے یا اپنے کسی نظریئے سے سامنے میں نے کوئی بیوفائی کی ہو۔ مجھے سبق ملا تھا کہ تم اصولوں کی سیاست کرو۔ جناب والا قائد اعظم کے اصول تھے Unity, Fiath, Discipline کیا آپ اس پر عمل پیرا ہو رہے ہیں ۔ مسلم لیگ کے وارثوں سے میں پوچھنا چاہتا ہوں جس مسلم لیگ کے وارث بننے کے لئے آپ کام کر رہے ہیں وہ ٹھیک نہیں ہے۔ اس لئے میری بڑی عاجزانہ اپیل ہے ، میری ایک submission ہے جناب والا کہ ان لوگوں کو احساس دلائیں ان کو سبق دیں، ان کو احساس دلائیں کہ آنے والی نسلیں معاف نہیں کریں گی اس لئے آج جناب والا آپ کے بھی امتحان کا وقت ہے اور میں آپ سے ضرور پوچھوں گا بلکہ آپ کی آنے والی نسلیں آپ سے پوچھیں گی آپ نے ان سے یہاں عہد لینا ہو گا کہ کل سے اس ملک میں کوئی تلخی نہیں ہوگی ۔ ہم نے

معاشرے کو ایک سبق دینا ہے معاشرے کو احساس دلانا ہے اور آپ نے حلف اٹھا کر یہاں سے اٹھنا ہے۔ بہت بہت شکریہ جناب۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ سید محمد فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ میں اس سے پہلے کہ ۱۴ تاریخ کی تحاریک التوا پر آؤں ہمارے معزز رکن جو ابھی ابھی اپنی تقریر ختم کر چکے ہیں ان کی یاد داشتو ں کو کچھ تازہ کرنا چاہتا ہوں اور تھوڑا سا ان کا رخ تاریخ کی طرف موڑ دینا چاہتا ہوں۔ مسلم لیگ کے حوالے سے جو انہوں نے ابھی کچھ فرمایا ہے یہ بھول گئے ہیں کہ جن صاحب کے یہ پروردہ ہیں اور جن صاحب کے یہ follower ہیں وہ بھی مسلم لیگ میں ہی تھے اور وہ بھی ایوب خان ڈکٹیٹر صاحب کے ساتھ تھے اور پہلی دفعہ United Nations پر انہوں نے پاکستان کو represent کر کے بڑی خوشیاں منائی تھیں کہ اب میں Foreign Minister بن جاؤں گا اور وہی برسر اقتدار تھے۔ انہوں نے اپنے اقتدار کے لالچ میں ملک کو دو لخت کر دیا ہے کیا یہ وہ بھی گئے ہیں کہ مسلم لیگ----

Mian Raza Rabbani: Point of order, Mr. Chairman.

Mr. Deputy Chairman: Mian Raza Rabbani on a point of order.

Mian Raza Rabbani: On point of order. The Leader of the Opposition very rightly pointed out while Malik Hakmeen was making his speech, that one should refrain from naming anybody and therefore, Malik Hakmeen refrained. So I think, the similar principle should apply and there should be equity in this.

Syed Muhammad Fazal Agha: Mr. Raza, I respect what you have said.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔راجہ ظفرالحق صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ اس بات کے لئے نہیں ہے کہ لوگ اپنا اپنا کیس آئندہ

کیبنٹ کے اجلاس میں شامل ہونے کے لئے پیش کریں ۔ اصل مسئلہ یہ نہیں ہے کہ میں بڑا مستقل مزاج رہا ہوں اور ہم نے کبھی نہیں چھوڑا اور کبھی مفاد نہیں اٹھایا ۔ اس میں کون سی بات ہے مفاد اٹھانے والی ۔ اصل مفاد سب کا یہی ہے کہ ہاؤس کی سالمیت کو بحال کیا جائے ۔ اس لئے اس معاملے میں ملک حاکمین صاحب باوجود ہماری گزارش کے اس راستے سے نہیں ہٹے ۔ میں کہتاہوں کہ جو سپیکر ادھر سے یا ادھر سے آئیں اس مسئلے کی طرف نہ جائیں ۔

Mr. Presiding Officer : Agha Sahib. Please continue.

سید محمد فضل آغا، سر میں وہی گزارش کر رہا تھا کہ پاکستان کو دو لخت کرنے میں بھی ان کا ہاتھ رہا ہے ۔لسبیلا ، بلوچستان میں بمباری کرنے میں ان کا ہاتھ رہا ہے ملک کو تباہ کرنے میں بھی ان کا ہاتھ رہاہے ۔ملک کو افراتفری سے دو چار کرنے میں بھی ان کا ہاتھ رہا ہے سول مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر ، ساری دنیا میں پاکستان میں پہلی مثال ہے ، بھی یہی رہے ہیں اور اب میری گزارش یہ ہے کہ ہم تاریخ کی طرف نہ جائیں لیکن بدقسمتی سے یہ تاریخ دھراتے ہیں اب پچھلے سال کا واقعہ ہے یہ کل جو ہوا کہ ۱۴ تاریخ کے واقعہ کو اسمبلی کے اندر جو جائز طور پر ایک ایسے صدر پر جس پر یہ ظاہر ہو گیاہے کہ وہ قوم کا اعتماد کھو بیٹھے ہیں ان کے خلاف protest کیا گیاہے جو کہ بجا طور پر صحیح تھا ۔لیکن اس کے برعکس جس صدر کے خلاف انہو ں نے protest کیا تھا جیسے عبدالرحیم صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا اس کے خلاف ان کے پاس corruption کے ثبوت نہیں تھے وہ یہی کہتے رہے تھے کہ "گو بابا گو بابا" ۔ جو مرضی آئے کرتے رہے ۔ اور یہ روایت بھی انہوں نے قائم رکھی ہے اور پرسوں اگر یہ سب کچھ ہوا ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ اس کو کیوں برداشت نہیں کر سکے ہیں ۔ ایسی روایت انہوں نے قائم رکھی ہے اگر ہم ان کو اپنا آئینہ دکھاتے ہیں تو اس پر بے تاب اور بےچین کیوں ہو جاتے ہیں ۔ یہ رقص ڈانس اور گانے کے بغیر بھی کوئی روایت سیکھیں ، کچھ عادات سیکھیں دنیا میں گھومیں کہ کچھ اس کے علاوہ بھی ہے۔ سیاست صرف رقص اور گانوں کے ارد گرد نہیں گھومتی ہے ۔ سیاست روایت کے گرد گھومتی ہے سیاست اصولوں کے گرد گھومتی ہے سیاست میں تاریخ سے بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ آپ اسلامی معاشرے میں رہتے ہیں آپ کچھ اسلام کو سیکھیں کچھ دنیا کی روایت کو سیکھیں۔

جناب میں گزارش یہ کر رہاتھا کہ ۱۴ تاریخ کو جو واقعہ ہوا ہے اول تو یہ کہ انہوں نے جب یہ پہلے بھی برسراقتدار تھے آئین کے آرٹیکل کی خلاف ورزی کرتے ہوئے صدر سے صحیح وقت پر پارلیمنٹ کو address نہیں کروایا پہلے بھی انہوں نے یہ غلطی کی تھی ۔ اب کے پھر due date پر یہ لوگ صدر کو پارلیمنٹ کے سامنے لانے سے اپنی کرتوتوں کی وجہ سے ہچکچا رہے تھے اور کسی نہ کسی سوال پر بغلیں جھانک رہے تھے کہ کس طرح اس بات سے آگے نکلا جا سکے۔ اس فراڈ سے کس طرح نکلا جا سکے ۔ یہ آئینی ذمہ داری کس طرح پوری کی جا سکے ۔ اس سے پہلے joint session انہوں نے بلایا تھا ۔ ہماری وہ privilege motion ابھی کمیٹی کے اندر چل رہی ہے وہ بھی انہوں نے رات کو نو بجے ٹی وی پر اعلان کیا اور صبح نو بجے دوسرے دن انہوں نے joint session رکھ لیا ۔ اب کے بھی انہوں نے پھر ۳۶ گھنٹے کے نوٹس پر joint session رکھا جو کہ بہت important ہے ایک constitutional requirement ہے جس کے لئے کم از کم چار پانچ دن یا ہفتے بھر کا نوٹس ہونا چاہئیے تھا اب بھی ہمارے بہت سے interior میں رہنے والے دوست اس اجلاس میں شامل نہیں ہو سکے ۔ میں نہیں سمجھ سکا ہوں کہ صحیح بات سے یہ کیو ں ڈرتے ہیں ۔انہوں نے کیوں اتنی جلدی کی ۔ اس کے اوپر مزید ظلم وستم یہ ہوا کہ سپیکر صاحب نے یہ اعلان کر دیا کہ ہم ڈانس رقص اور پارلیمنٹ کے سامنے مظاہرہ کریں گے یہ اس سے پہلے کہیں نہیں ہوا ہے یہ پہلی دفعہ ان کا پروگرام تھا کہ پارلیمنٹ کے سامنے رقص اور ڈانس کا شو ہو گا ۔ ہم گورنمنٹ کے پاس گئے، سپیکر کے پاس گئے کہ یہ تماشا کر کے قوم کا مذاق نہیں اڑانا چاہئیے۔

اس کے بعد سپیکر اور ایڈمنسٹریشن نے یہ کہا جی دونوں طرف سے کوئی اور جلسہ جلوس نہیں ہو گا ۔پھر یہ decide ہوا کہ جی اسمبلی کے passes ایشو نہیں ہونگے اسمبلی کے pass ہمارے معزز اراکین کی recommendation پر کسی کو بھی نہ بیگم کو issue ہوئے نہ بھائی کو نہ والد کو issue ہوئے ۔ایوان صدر سے جو صدر پرائم منسٹر کی dictation کے اندر رہتا ہو جو سپریم کونسل کا کمانڈر ہو سپریم کونسل کے اجلاس میں پرائم منسٹر کی کرسی سے نیچے بیٹھتا ہو میں نہیں سمجھتا کہ He is fit for the President of Pakistan to defend the Constitution of Pakistan جس صدر کی حیثیت یہ ہو کہ پارٹی کی recommendation پر دو اڑھائی سو جیالوں اور سرکاری غنڈوں کو پاس issue کئے جائیں اور پارلیمنٹ کے وقار کو پامال کیا جائے' اس صدر کے سامنے یہ he deserves more ' میں

سمجھتا ہوں کہ اپنی decency میں رہتے ہوئے پارلیمنٹ کے وقار کو سامنے رکھتے ہوئے جو کچھ کیا ہے، ہم نے پلے کارڈز دکھائے ہیں، ہم نے بینرز دکھائے ہیں، ہم نے ان کے خلاف نعرے لگائے تھے this is what we did, we did nothing اس کے باوجود بھی ان کے ممبران نے ہمارے بہت سے ارکان اور خواتین ارکان پہ حملہ کیا ہے اور اگر یہ چاہتے ہیں تو میں واضح بات کروں ان کا نام بھی لے لوں کہ انہوں نے تہمینہ دولتانہ پر ہاؤس کے اندر حملہ کیا ہے۔ یہ طریقہ کار مناسب نہیں تھا پھر اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ بڑا decent طریقے سے ہوا، کوئی physical hazard نہیں ہوئی۔ President صاحب جس کے مستحق تھے، اس سے کم ان کے ساتھ ہوا، اس کے بعد ہم اسمبلی سے باہر نکل رہے تھے، تو میں ذاتی طور پر گواہ ہوں کہ ان صاحب نے صحیح طور پر کہا، انہوں نے بالکل اپنی غیر جانب دارانہ رائے دی کہ گیلریز سے جہاں ان کے بیائے سپیشل passes پر آئے ہوئے تھے، جو رقص اور ڈانس کے لیے لائے تھے، انہوں نے ہمیں practically گالیاں دیں، مجھے بھی گالیاں دیں، جس میں اعجاز الحق، شاہد خاقان عباسی وغیرہ سب شامل تھے۔ شاہد خاقان عباسی کو میں بڑی مشکل سے ان کے غنڈوں سے چھڑا کے باہر لے آیا۔ اس کے بعد انہوں نے صرف یہی نہیں کیا، ہماری پارلیمنٹ کی جو وردیاں تھیں summer season کی وہ یہاں پولیس کے غنڈوں کو دیں، جو ان کے اپنے غنڈے تھے ان کو وردیاں پہنا کے اندر لائے تھے، انہوں نے سپیکر اور سینٹ کے چیئرمین کے وقار کو پامال کیا ہے، بالکل مفلوج کر کے رکھ دیا، آپ کو معلوم ہے کہ یہاں پر سپیکر اور چیئرمین سینٹ کے بغیر کسی کا کوئی آرڈر نہیں چلتا ہے، لیکن ۱۴ نومبر کو انہوں نے آپ لوگوں کو اس، ایڈمنسٹریشن کو مفلوج کرکے رکھ دیا تھا، نہ سپیکر کی کوئی سنی گئی، نہ چیئرمین کی کوئی سنی گئی۔ تمام کارروائی ان کی اپنی مرضی سے ہوتی رہی۔ اور یہ تماشا کہ پولیس والے صرف پارلیمنٹ کی premises کے اندر نہیں بلکہ ہاؤس کے اندر بھی موجود تھے اور جو یہ غنڈے ساتھ لائے تھے انہوں نے مل کے ہمارے معزز اراکین کی پٹائی کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ ہاؤس کے وقار کی بے عزتی نہیں ہو سکتی اور اس سے زیادہ ہاؤس کا وقار مجروح نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا ان کے یہ دعوے کہ ہم پارلیمنٹ کی یا جمہوریت کی پرورش کے لیے کوشاں ہیں یہ بالکل غلط ہے۔ یہ ون پارٹی سسٹم introduce کرنا چاہتے ہیں۔ ملک میں جتنی بھی کارروائیاں اس ایک سال کے اندر انہوں نے کی ہیں، (XXXXXXXXXXXXXX)

(بحکم جناب ڈپٹی چیئرمین الفاظ حذف کئے گئے)

ڈاکٹر صفدر عباسی۔ پوائنٹ آف آرڈر، judiciary پر تنقید اس پارلیمنٹ میں allow نہیں۔ the remarks must be expunged

Syed Muhammad Fazal Agha: I have said nothing against judiciary then why it should be expunged.

Mr. Deputy Chairman: yes, I have already decided .

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ نہیں آپ expunge کریں ۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ آپ تشریف رکھیں، مجھ کو بولنے دیں آپ پھر آپس میں فیصلہ کر لیجئے گا۔

(مداخلت)

Mr. Deputy Chairman: Mandokhel Sahib, you want to say something.

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ میں معزز رکن سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس judiciary کی یہ بات کر رہے ہیں۔ کل کا واقعہ میں سناتا ہوں کہ دو ججوں نے حلف لیا، ایک گھنٹے کے بعد وہ فیصلہ سنا دیا ہے۔ یہ کیاہے؛ کون سی judiciary ہے جس میں ہمیں انصاف کی بجائے یہ سب کچھ---

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ تشریف رکھیں آپ۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب یہ پانچ منٹ تو ایسے----

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ یہ کس judiciary کی بات کر رہے ہیں ۔

(مداخلت)

Mr. Deputy Chairman: Yes, you please sit down, I have heard. Agha Sahib, the floor is with you.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ اگر judiciary کے فیصلوں کی ہے تو پھر 1977، 1979،
1981 اور 1990 کے واقعات اور ۱۹۹۲ کے واقعات پر بھی بات ہوگی۔ مہربانی کر کے اگر
judiciary کو درمیان میں نہ لائیں تو بہتر رہے گا۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب اس طرح اگر پوائنٹ آف آرڈر کا سلسلہ چلا دیا تو پھر
میری باتیں تو بیچ میں رہ جائیں گی، یہ صاحب بعد میں بولیں جو بولنا چاہتے ہیں، کسی speech میں
ایسا نہیں ہوا میرے ساتھ کیوں ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! بات یہ ہے کہ

Rules of Procedure are framed under Article 67 and then there is a specific article, "No discussion shall take place in Majlis-e-Shoora, (Parliament) with respect to the conduct of any judge of the Supreme Court or of the High Court" ....

Mr. Deputy Chairman: Yes, I expunge all these remarks. Dr. Sahib, I have given my ruling Please.

سید محمد فضل آغا۔ شکریہ، میں مشکور ہوں آپ کا بھی اور معزز اراکین کا بھی اس
نقطہ کی طرف انہوں نے توجہ دلائی ہے یہ بڑی Constitution اور آئین کی بات کرتے ہیں، ابھی
کچھ دن پہلے سپیکر صاحب نے as per Constitution and Rules of Business of the
National Assembly یہ آرڈر دیئے تھے کہ under Rule 90 of Business of the National
Assembly, they have to produce the prisoners before the House, but they failed جب
ان کی باری آتی ہے تو نہ Constitution ہے نہ آئین ہے نہ rules and regulation ہیں۔
تو یہ کس آئین اور کس قانون کی بات کرتے ہیں۔ This is part of my speech
Sir President is the Supreme Commander but the prime Minister is chairing the
committee meetings. The Speaker has given standing instructions جو لوگ جیل میں
ہیں ان کو پارلیمنٹ میں لائیں لیکن یہ ان کو بھول گئے اس کے بعد جہانگیر بدر صاحب اور ملک

حاکمین صاحب اپنے غنڈوں اور بدمعاشوں کے لئیے ایوان صدر سے سپیشل پاس لاتے ہیں جو کہ محترمہ کی سفارش پر جاری کئے جاتے ہیں اور یہ لوگوں کو پیٹتے ہیں یہ کس آئین کی بات کرتے ہیں۔ آئین کی تو انہوں نے دھجیاں اڑا دی ہیں جہاں جہاں ان کو آرٹیکل سوٹ کرتے ہیں وہاں یہ آئین کی بات کرتے ہیں۔ اور جہاں یہ قوم اور ملک کو سوٹ کرتا ہے یہ آئین کی دھجیاں اڑاتے ہیں - یہ کس آئین کی بات کرتے ہیں - انہوں نے تو نہ آئین کے تقدس کو چھوڑا اور نہ پریزیڈنسی کے تقدس کو چھوڑا - نہ پارلیمنٹ کے تقدس کو چھوڑا آج ہم اتنے آگ بگولا ہو رہے ہیں اور سنگل پارٹی سسٹم کی طرف اس ملک کو لے جارہے ہیں میں پہلے بھی اس فلور پر کہتا رہا ہوں خدارا ! آپ لوگ اپنے کان کھول لیں - یہ کرپٹ ایڈمنسٹریشن اور یہ کرپٹ گورنمنٹ اگر اس ملک کو اس طرف لے جانے میں کامیاب ہو گئی یہ جو پہلے ہی آپ کے ملک کے اندر تباہی ہو رہی ہے وہ آپ کے سامنے ہے اور یہ اس پر آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں - محترمہ آئے دن باہر کے دورے کرتی ہے کراچی کی تکلیف آپ کو نظر نہیں آرہی ہر روز دس پندرہ آدمی مرتے ہیں -

جناب ڈپٹی چیئرمین - جناب ٹائم کا بھی خیال رکھیں - شکریہ -

سید محمد فضل آغا - مالا کنڈ سوات اور باجوڑ میں ان کو نظر نہیں آرہا کہ وہاں بارڈرز پر کیا کرایا جا رہا ہے - صوبوں کے اندر کیا کرایا جارہا ہے - افرا تفری کہاں پہنچی ہوئی ہے قانون کی خلاف ورزی کہاں ہو رہی ہے سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے کہ قانونی تقاضے پورے کیئے بغیر آپ کوئی induction سروسز میں نہیں کر سکتے ہیں - انہوں نے ۲۶۰۰۰ آدمی پلیس منٹ بیورو کے ذریعے بھرتی کر دیئے اور پھر سارے پاکستان میں مشتہر کیے بغیر اور سارے پاکستان کو مساوی مواقع دیئے بغیر سپیشل invitation پر یہ درخواستیں منگواتے ہیں اپنے اپنے ممبروں کو انہوں نے بیس بیس ویکنسیاں دی ہیں۔ دنیا کے نالائق ترین اپنے جیالوں کو بھرتی کیا جارہا ہے - ملک کے پورے administrative structure کو تباہ کیا جارہا ہے -

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب ٹائم کا خیال رکھیں۔ میری آپ سے درخواست ہے۔

سید محمد فضل آغا - جناب ! مجھے ہر منٹ کے بعد ٹوکا جاتا ہے تو میں اپنی بات کس طرح کروں میرا تسلسل کیسے رہ سکتا ہے ۱۴ منٹ تو انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پر لے لیئے - جناب والا ! میں آپ سے یہ گزارش کر رہا ہو بلکہ پوری قوم کو آگاہ کر رہا ہوں کہ پچھلے ۴۷ سال

سے قوم اتنے خطرے سے دوچار نہیں ہوئی جتنی آج ہے ۔ آپ اس قوم کے لئیے پھر مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کا تماشا بنانے والے ہیں ۔ لوگوں کو یہ بھوکا ننگی کوچوں میں مارنے والے ہیں۔ لوگوں کو در بدر کرنے والے ہیں اپنے جیا لوں کو یہ unrepresentative نمائندوں کو، پوری گورنمنٹ کو اور پوری گورنمنٹ کی کارروائی کو پارلیمنٹ کو بائی پاس کر کے urepresentative جیالوں کے ذریعے یہ سب کچھ کرایا جارہا ہے کہیں کچھ فورس ہے۔ اور کہیں کچھ فورس ہے اور اس لاقانونیت کو introduce کرایا جارہا ہے۔ یہ صحیح موقع ہے سارے پارلیمنٹ کے لوگ اور ساری قوم اس پر سوچے اور جو اس ملک میں یہ کر رہے ہیں یہ وقت ہے کہ ان سے چھٹکارا حاصل کیا جائے اور ان کو بروقت چیک کیا جائے ورنہ ہم اور آپ سب پچھتائیں گے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ بہت شکریہ جناب آغا صاحب ۔ اب میں گزارش کروں گا جناب غلام قادر چانڈیو صاحب سے کہ وہ ارشاد فرمائیں ۔

جناب غلام قادر چانڈیو ۔ جناب چیئرمین ۔ میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اس اہم واقعہ پر بولنے کا موقع فراہم کیا ۔ جناب چیئرمین صاحب! حقیقت تو یہ ہے کہ ۱۴ نومبر کو مشترکہ اجلاس کے دوران جو کچھ بھی ہوا میں سمجھتا ہوں کہ وہ اچھا نہیں ہوا۔ ہم نے بڑے صبر و تحمل سے حزب اختلاف والو ں کو بر داشت کیا ۔ جمہوریت میں ہر ایک کو حق ہے کہ وہ اپنا احتجاج ریکارڈ کرائے مگر اس کے بھی طریقے ہوتے ہیں ۔ ہم نے بھی یہ طریقے استعمال کئیے تھے مگر وہ کسی بھی طریقے سے ۱۴ نومبر سے نہیں ملتے تھے ۔ہم نے ضرور " گو بابا گو" کہا تھا مگر ہم نے کبھی اور نہ ہماری پارٹی نے کبھی کسی کے اوپر physical attack کیا تھا ۔ جناب، یہ لوگ بالکل پروگرام بنا کر آئے تھے کہ ہم ملک کے اس بڑے عہدیدار اور بڑے شخص یعنی صدرمملکت کو خطاب نہیں کرنے دیں گے ۔ جناب، یہ حق تو رکھ سکتے ہیں کہ وہ نعرہ بازی کریں اور کوئی بات کر سکتے ہیں مگر یہ ان کو قطعی حق نہیں ہے کہ آپ کسی کے اوپر physical attack کریں۔ جناب، یہ جو دونوں ایوان ہیں، سینٹ اور قومی اسمبلی۔ میں سمجھتا ہوں کہ بڑی جد و جہد اور قربانی کے بعد وجود میں آئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان میں جتنا حق یا جتنا کردار پاکستان پیپلز پارٹی نے ادا کیا ہے کسی اور پارٹی نے نہیں کیا ہے ۔ جناب، ہم لوگوں نے بڑی قربانیاں دی ہیں ۔ ہم نے اپنے گھر برباد کئے ۔

یہ کہتے ہیں جیالے ' نالائق ہیں ' یہ ہیں ' وہ ہیں ۔ زبان کو لگام دے کر صحیح طور پر بات کریں تو بہتر ہو گا ۔ ورنہ ہمیں بھی بات کرنا آتی ہے ۔ مگر ہم ہمیشہ اخلاق کی حدود میں رہ کر بات کریں گے ۔ جناب' میں وہ ناچیز بندہ ہوں ۔ آپ سب لوگوں کے سامنے کھڑا ہوں ۔ مارشل لاء کے دوران 83 ، کی موومنٹ میں ہمارے گاؤں میں اس وقت کی آمرانہ حکومت کے حکم سے 16 بندے شہید کئے گئے۔ میرے بوڑھے باپ کو گرفتار کیا گیا ۔ اس پر تشدد کیا گیا اور اس تشدد کے سبب وہ فوت ہو گئے۔ جناب 16 انسانوں کی جانوں کا مسئلہ تھا۔ مگر ہم نے پھر بھی ایسا راستہ اختیار نہیں کیا' جو ملک کے لئے خطرے کا باعث ہو۔ ہم نے پھر بھی جمہوریت کے لئے کام کیا اور اس کے بدلے میں ملک میں جمہوریت آ گئی۔ اس کے بعد میں آپ کو اور واقعہ بتاتا چلوں کہ یہ کوئی طریقہ نہیں ہوتا کہ آپ کسی کو روکیں یا کسی کو ٹوکیں ۔ ہم اپنے خلاف گالیاں سننے کے لئے تیار ہیں۔ جناب' ہم اپنے لیڈر کے خلاف گالیاں سننے کے لئے یہاں نہیں آئے ہیں ۔ جناب میں آپ کو ایک اور بات بتاتا چلوں کہ یہ جو ہمارے ایوان ہیں ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ ہم ان کی بقاء کے لئے کام کریں ۔ پورا ملک ہماری طرف دیکھ رہا ہے کہ یہاں پر کیا ہو رہا ہے ہم سب کو مل جل کر اس مسئلے پر سوچنا چاہئیے کہ ہمیں کیا کرنا ہے میں دونوں پارٹیوں سے اپنے طور پر التجا کروں گا کہ اگر خدا کے لئے اس ملک کو بچانا ہے تو جمہوریت کی بقا ، کے لئے ہم سب مل جل کر کام کریں ۔ شکریہ !

جناب ڈپٹی چیئر مین۔ جناب بہت بہت شکریہ ۔ جناب چوہدری شجاعت صاحب ۔

چوہدری شجاعت حسین۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔ جناب والا ! یہ 14 تاریخ والا واقعہ جو ہے اس کو 14 تاریخ تک محدود نہ رکھا جائے ۔ میں اس سلسلے میں یہ کہوں گا کہ جب بھی اس حکومت پر کوئی مصیبت پڑتی ہے ' جب ان کے چہروں کے اوپر سیاہ داغ آتے ہیں تو یہ اس طرح کی حرکات ہمیشہ کرتے ہیں ۔ اس دن یہ چاہتے تھے کہ صدر پاکستان جس کا چہرہ ایک بد دیانت کا چہرہ ہے ۔ اس کو چھپانے کے لئے کسی نے کسی طریقے سے ہال میں ہنگامہ آرائی کی جائے ۔ اس سلسلے میں جناب والا ا انہوں نے صرف یہی نہیں کیا ۔

آپ نے دیکھا ہو گا کہ اس کے بعد اور اس سے پہلے بھی انہوں نے اخبار نویسوں کے خلاف کیا کچھ کیا ۔ ۔اخبار نویسوں کو اس وقت کون کنٹرول کر رہا ہے اس وقت اخبار نویسوں کو نہ تو انفارمیشن منسٹری کنٹرول کر رہی ہے اور نہ ہی وزیر داخلہ کنٹرول کر رہا ہے ۔ اس وقت تمام کو آصف علی زرداری اپنے ہی کنٹرول میں لے کر کام کر رہا ہے۔ جناب والا! میں اپنی بات شروع کرنے سے پہلے یہ ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ ان ان حضرات کے متعلق کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے ۔ یہ میری اپنی ذاتی اطلاع کے مطابق ہے ان لوگوں نے مجھے اپنے نام نہیں دیئے ۔ اس وقت وہ سن رہے ہوں یا نہ سن رہے ہوں لیکن ان لوگوں کے ساتھ کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے یا تو ان کے اوپر حملے کئے جائیں گے یا ان کے ساتھ باقی زیادتیاں کی جائیں گی ۔ صحافیوں میں شاہین صہبائی، نصرت جاوید، سعد سعود، نواز رضا، سہیل اقبال، خوشنود علی خان، عامر الیاس رانا، حنیف خالد اور محمد اسلم خان کے ساتھ تو رات کو کچھ ہو بھی چکا ہے۔

جناب والا، میں یہ کہوں گا کہ ۱۴ نومبر والے واقعہ کے بعد آج یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ہونا نہیں چاہیئے تھا، یہ پارلیمانی روایات کے مطابق نہیں ، یہ فلاں چیز نہیں، یہ فلاں چیز نہیں ، اور ہر چیز کو دوسری طرف انہیں موڑنے کی عادت ہے ۔ بات یہ نہیں ہے کہ ممبروں نے ممبروں کو مارا ہے، کئی پارلیمنٹوں میں اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں ، بات یہ ہے کہ ممبران پارلیمنٹ کو غنڈوں نے مارا ہے۔ اصل بات یہ ہے جس کی طرف یہ نہیں آ رہے ۔ ہمارا موقف یہ ہے کہ ممبران پارلیمنٹ کو غنڈوں سے مروایا گیا ہے اور یہاں پہ یہ بھی کہا گیا ہے ، جس کی انکوائری ہونی چاہیئے کہ یہاں پر پولیس کے کمانڈوز کو وردیاں دی گئیں ۔ جناب والا، آپ ہی کے ہال کے لوگوں کی وردیاں ان کو دی گئیں ۔ یہ چاہتے تھے کہ کسی طریقے سے ہم بائیکاٹ کرتے ۔ ہمارے ممبران اس دن وہاں موجود نہیں تھے ۔ مجھے خود افسوس ہے کہ میں اس دن لندن میں تھا ورنہ میں بھی اس میں شامل ہوتا تو شاید میں اس میں کچھ زیادہ اضافہ کر سکتا لیکن مجھے نہایت ہی افسوس ہے کہ میں اس دن اجلاس میں شامل نہ ہو سکا۔ لیکن اس سے پہلے انہوں نے یہ کیا کہ اپوزیشن کسی طریقے سے ایوان میں نہ آئے اور بائیکاٹ کرے، انہوں نے لیڈر آف دی اپوزیشن کے والد میاں محمد شریف کو اس دن گرفتار کیا ۔ یہ کہتے ہیں کہ عمر سے کیا فرق پڑتا ہے ، ٹھیک ہے جناب والا، سیاست دان بےشک بوڑھا ہو ، اسے گرفتار کیا جائے تو کوئی فکر نہیں ہوتی، لیکن کسی شخص کو اس کے بیٹے کی سیاست کی وجہ سے گرفتار کیا جائے تو اس سے زیادہ ذلیل اور

کمینی حرکت میرے خیال میں اور کوئی ہو ہی نہیں سکتی اور جناب الزام کیا ہے اس وقت یہاں پر وزیر خزانہ موجود نہیں ، کوئی وزیر اس وقت اٹھ کر مجھے یہ بتا دے کہ FEBC کا کیا مطلب ہوتا ہے تو میں مان لوں گا۔ الزام یہ ہے کہ اس نے FEBC کے ذریعے صنعتیں کیوں لگائیں۔ اس وقت یہاں پر مجھے کوئی کارخانہ دار نظر نہیں آ رہا لیکن جو لوگ کارخانے لگا رہے ہیں--- جناب والا، یہ قانون آج سے نہیں ، یہ قانون جونیجو صاحب کے دور سے چل رہا ہے کہ جس کے پاس وافر پیسے ہیں اگر وہ FEBC لے کر انڈسٹری میں لگائے گا تو وہ قانون کی زد میں نہیں آئے گا ۔ اس طرح کے الزامات اور ۴۲۰ کے الزامات ، اگر یہ ۴۲۰ ہے تو پھر ہزاروں کارخانہ داروں نے ایسا کیا ہے ۔ آج نصیراللہ بابر نہیں ہیں، میں ان سے یہ سوال کرنا چاہتا تھا کیوں کہ انہوں نے FEBC کے متعلق ایک چارج شیٹ جاری کی ہے ، وہ مجھے اس کا مطلب بتا دیں کہ FEBC سے بنتا کیا ہے تو میں تقریر نہیں کروں گا ابھی بیٹھ جاؤں گا۔

جناب والا ! اس دن یہاں پارلیمنٹ میں جو ہنگامہ آرائی کی گئی ، پارلیمنٹ کے باہر جو غنڈہ گردی کی گئی ، اصل بات وہ ہے اور انہوں نے غنڈوں کے ذریعے جس طریقے سے ممبران پارلیمنٹ کی پٹائی کی --- اور آج کیا کر رہے ہیں ، کل آپ نے دیکھا کہ وزیر اعظم صاحبہ فرما رہی تھیں کہ ہم قانون لائیں گے ، کس کے خلاف قانون لائیں گے ممبروں نے ممبروں کے ساتھ کیوں لڑائی کی اس کے خلاف قانون لائیں گے جناب والا، قانون لانا ہے تو ممبروں کو غنڈوں سے پٹوانے کا قانون لائیں۔ یہ اس ملک میں پارلیمانی مارشل لاء لانا چاہتی ہے کہ پارلیمنٹ کے اندر بھی مارشل لاء لگے۔ یہ سولین مارشل لاء کی اولاد جو ہیں یہ پارلیمنٹ کے اندر مارشل لاء لگانا چاہتی ہے۔ ہم پارلیمنٹ کے اندر انشا اللہ مارشل لاء نہیں لگنے دیں گے ۔ ایسا قانون کبھی پاس نہیں ہو سکے گا کہ ممبروں کے اوپر اس چیز کی قدغن لگائی جائے کہ وہ وزیر اعظم کو کچھ نہیں کہہ سکتے ، وہ صدر کو کچھ نہیں کہہ سکتے ، کیوں نہیں کہہ سکتے وہ کوئی آسمانی چیزیں ہیں کہ ان کو کچھ نہیں کہا جا سکتا؟ ہر ایک کو کہیں گے ، جو بھی اس ملک میں بدیانت ہوگا ، بدکردار ہوگا ، بےایمان ہوگا ، اس کو ہم اسی طریقے سے ننگا کریں گے اور اسی پارلیمنٹ کے اندر کریں گے اسی ایوان کے اندر کریں گے اور یہ جو اس طرح کے قانون لانے کو کوشش کر رہے ہیں وہ انشا اللہ اس پارلیمنٹ سے پاس نہیں ہو سکے گا۔

میں ان الفاظ کے ساتھ جناب والا، آپ سے یہ توقع کرتا ہوں ---جناب ہمیں منع کیا

گیا ہے کہ آپ اسلام آباد میں اسلحہ لے کر نہ گھومیں۔ لیکن کیا آصف علی زرداری کو زیادہ جان کا خطرہ ہے؟ وہ یہاں پر کھلے بندوں سڑکوں پر اسلحہ لے کر گھوم رہا ہے لیکن ہمیں خطوط آئے ہیں اور جناب والا، آپ کو بھی خط آیا ہوگا کہ آپ اپنے ساتھ گارڈ نہ رکھیں ، شاید آپ کو خط نہ آیا ہو۔ لیکن ہم سب کو لیٹرز مل گئے ہیں کہ آپ اسلام آباد میں اسلحہ لے کر نہ چلیں ۔ لیکن اگر ان کی یہی روش رہی تو ہم اسلحہ لے کر چلیں گے اور اگر پارلیمنٹ کے اندر بھی اسی طرح کی غنڈہ گردی کسی سینیٹر کے ساتھ کی گئی تو ہم پارلیمنٹ کے اندر بھی اسلحہ لے کر آئیں گے میں ان کو warn کرنا چاہتا ہوں ۔ انہی الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ جناب۔ ملک حاکمین خان صاحب۔

ملک حاکمین خان :۔ چوہدری صاحب نے جناب والا۔ جو پہلے کہا تھا اس کو expunge کیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین:۔ وہ میں نے کر دیا تھا ۔ آپ تشریف رکھیں۔ جناب راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی :۔ جناب چیئرمین ۔ ہم جس تحریک پر آج بحث کر رہے ہیں وہ اس واقعہ کے متعلق ہے جو واقعی افسوسناک ہے اور جس کی وجہ سے ہماری گردنیں شرم کی وجہ سے جھکی ہوئی ہیں ۔ مجھے افسوس ہے کہ پارلیمان کے اندر جو کچھ ہوا یا پارلیمان کے باہر جو کچھ ہوا میں دونوں واقعات کی پر زور مذمت کرتا ہوں۔ ہمیں اس دن جو کچھ واقعہ پیش آیا وہ جو پارلیمنٹ کے اندر گڑ بڑ ہوئی تھی اس کا شاخسانہ تھا جو باہر نظر آیا ۔ اگر پارلیمنٹ کے اندر وہ تمام واقعات ، وہ تمام مظاہرے ، وہ تمام جھگڑے نہ ہوتے تو میں سمجھتا ہوں کہ باہر بھی کوئی ایسی چیز نہ ہوتی۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین:۔ جناب ادب کو ملحوظ خاطر رکھیں۔

راجہ محمد ظفرالحق:۔ گزارش یہ ہے کہ جو بات راشدی صاحب نے کی ہے باوجود نرم الفاظ کے وہ بات سخت ہے کہ اگر اندر گڑ بڑ ہو گی تو لوگ پارلیمنٹ کے باہر ماریں گے ۔ یہ معاملہ ٹھیک نہیں ہے ۔

شیخ رفیق احمد:- جناب چیئرمین صاحب- یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ ایوان کے اندر دوسری constituency سے elected ممبروں کو اپوزیشن کے ممبروں کا مارنا تو یہ جائز قرار دے رہے ہیں اس کی مجھے سمجھ نہیں آ رہی- باہر کی بات کو تو ہر کوئی condemn کرتا ہے - مگر اللہ انھیں توفیق دے کہ جو اپوزیشن کے ممبروں نے اندر مارا ہے یعنی گورنمنٹ کے پارٹی ممبروں کو اس کی بھی مذمت کرنے کی اللہ ان کو توفیق دے-

سید محمد فضل آغا: جناب' گزارش یہ ہے کہ پارلیمنٹ کے اندر بھی ان کے لوگوں نے تہمینہ دولتانہ کے اوپر دست درازی کی اور وہ پارلیمنٹ کی ممبر تھیں - گالیاں دیں لیکن پارلیمنٹ کے باہر اور گیلریز میں ان کے غنڈے آئے تھے اور اس طرح انہوں نے غنڈوں سے پٹائی کرائی ہے- میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی شرم کی بات ہے کہ غنڈوں کا موازنہ پارلیمنٹ کے ممبران سے کیا جائے یہ بالکل غلط ہے-

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین:- ادب کو ملحوظ خاطر رکھا جائے گا- جناب راشدی صاحب-

جناب حسین شاہ راشدی - جناب چیئرمین! نا معلوم کیوں حزب اختلاف کے جذبات اتنے مشتعل ہو جاتے ہیں میں نے تو ابتداء میں ہی کہا کہ اس واقعہ کی وجہ سے ہماری گردنیں شرم کے مارے جھکی ہوئی ہیں- میں نے اس کی بھی مذمت کی کہ ایوان کے اندر ہوا- میں تو اپنی صوابدید کے مطابق تجزیہ کر رہا تھا - یہ فرمانا کہ میں کسی پر الزام لگا رہا ہوں' میں سمجھتا ہوں کہ یہ غلط ہے اور آغا صاحب بھی خواہ مخواہ مشتعل ہو رہے ہیں میں سمجھتا ہوں ان کو جو مشق کرائی گئی تھی 14 تاریخ کے لئے اس کا کچھ حصہ بچ گیا ہے - وہ خواہ مخواہ اس پر اعتراض کر رہے ہیں-

پارلیمنٹ کے اندر جو کچھ ہوا پارلیمنٹ کے باہر جو کچھ ہوا اس کی مذمت کرتے ہوئے یہ بھی میرا فرض بنتا ہے کہ میں ان تمام ممبران قومی اسمبلی اور سینٹ کو مبارک باد دوں جن کا رویہ نہایت پر وقار تھا- میں اس سلسلے میں جناب راجہ ظفرالحق صاحب کو بھی مبارک باد دیتا ہوں وہ متانت' سنجیدگی اور شرافت کا پیکر بنے ہوئے تھے اور جو کچھ ان کی پارٹی کی طرف سے ہو رہا تھا یا جو چاروں طرف ان کے ہو رہا تھا اس سے وہ متاثر نہیں ہوئے یہ بہت بڑے حوصلے کی بات ہے-

علاوہ ازیں اے این پی کا رویہ بھی نہایت پر وقار تھا باوجود اس کے وہ ان کے ساتھ شامل ہیں مگر انہوں نے جمہوری روایات کا دامن اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

ایم کیو ایم بھی قابل مبارک باد ہے ۔ کیونکہ ان کے سینیٹرز نے بھی نہایت پر وقار رویہ کا مظاہرہ کیا۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ فقط ایک جماعت رنجیدہ تھی حکومت سے اور انہوں نے اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کی کوشش کی۔ جو کچھ 14 نومبر کو واقعہ ہوا پالیمنٹ کے precincts میں اس کو آپ الگ تناظر میں نہ دیکھیں بلکہ چند مہینوں سے جو حزب اختلاف نے ایک کشیدگی کی فضا پیدا کر رکھی ہے اس ملک میں یہ اس کا ایک شاخسانہ تھا۔

جناب چیئرمین! بلا کسی جواز کے پبلک مینڈیٹ کے خلاف جو ہمیں دیا گیا ہے پانچ برس کے لئے انہوں نے ایک تحریک چلائی جس کو انہوں نے تحریک نجات کا نام دیا۔ تمام تر کوشش کے باوجود وہ اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہوئے اور آپ کو یہ بھی میں یاد دلاتا چلوں کہ جب وہ تحریک ناکام ہوئی تو۔

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Question......

جناب حسین شاہ راشدی۔ جب وہ ناکام ہوئی تو مسلم لیگ نواز گروپ نے یہ اعلان کیا کہ اب ہم سڑکوں سے سیاست نکال کر پارلیمنٹ میں لائیں گے اور ہم پارلیمنٹ کو چلنے نہیں دیں گے۔ یہ ان کا اخبار میں بیان ہے اور اس کی تردید نہیں ہوئی ہے بلکہ انہوں نے اس دن اس کا ثبوت فراہم کیا جو کچھ وہاں پارلیمنٹ میں ہوا۔ زبانی اعتراضات ہو سکتے ہیں ۔ ہم ایک دوسرے پر آپس میں اعتراضات کرتے ہیں ۔ جذبات بھی قدرے مشتعل ہو جاتے ہیں ۔ مگر معاملہ جب زبان سے بڑھ کر صدر پاکستان ، جو ملک کی یک جہتی اور unity کی علامت ہے ، پر حملہ تک آ جائے ۔ جب جسمانی violence تک بڑھ جائے ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسا کرنا کسی بھی پارلیمنٹ کے رکن کے شایان شان نہیں ہے ۔ اگر صدر صاحب کے خلاف کچھ الزامات ہیں ، اگر وہ صدر صاحب سے نالاں ہیں تو اس کے لئے بھی آئین میں دفعات موجود ہیں ۔ اس کے تحت وہ پارلیمنٹ میں ان معاملات کو agitate کر سکتے ہیں ۔

جناب والا ! ہمیشہ ہمیں یہ طعنہ دیا جاتا ہے کہ ہم نے "Go Baba Go" کہا ۔ ہم نے یہ کہا مگر یہ زبانی کہا ۔ اگر فرض کیا جائے کہ آپ کی نظر میں یہ بات غلط تھی تو پھر آپ

نے اس غلط روایت کی تقلید کیوں کی فقط آپ نے نہ صرف غلط روایت کی تقلید کی بلکہ اس اجلاس سے دو روز پہلے پنجاب اسمبلی میں حزب اختلاف کے اراکین انڈے ، ٹماٹر اور دیگر اشیاء لائے تھے جو انہوں نے سپیکر، ڈپٹی سپیکر اور حزب اقتدار کے اراکین پر پھینکی تھیں۔ یہ ان کی عنایت ہے ، وہ یہ چیزیں نہیں لائے ، شاید انہیں ٹماٹر ملے نہیں ۔ مگر جب یہ اسمبلی میں تشریف لائے تو ان کی جیبیں پوسٹروں اور بینروں سے حاملہ تھیں اور صدر صاحب کو دیکھتے ہی ان کی زچگی ہو گئی اور وہ ان کو باہر لے آئے ۔

(قہقہے)

یہ چیزیں پبلک جلسہ میں ہو سکتی ہیں ۔ یہ چیزیں کسی عوامی مظاہرے میں ہو سکتی ہیں ۔ مگر جو کچھ حزب اختلا ف کی کچھ پارٹیوں کے کچھ لوگوں نے کیا ، وہ پارلیمان کے شایان شان ہرگز نہیں تھا ۔

حضور والا ! اس وقت آپ بھی موجود تھے اور آپ نے بھی یہ دیکھا کہ کچھ ممبران ایک ممبر کو کندھا دے رہے ہیں اور کچھ ممبران بھنگڑا ڈال رہے ہیں اور ناچ رہے ہیں ۔ جناب چیئرمین۔ میں آپ کو بطور گواہ پیش کرتاہوں کہ کیا وہاں پر یہ صورت نہیں تھی کہ rostrum اور صدر صاحب پر pressure بڑھ رہا تھا اور اس مقصد کے لئے لوگ آگے بڑھ رہے تھے یہ تو حکومت کے وزراء اور اراکین نے ہمت کی کہ وہ صدر صاحب کو shield کرکے بیٹھ گئے ۔ ورنہ یہ بعید نہیں تھا کہ صدر صاحب کو جسمانی طور پر بھی کوئی گزند پہنچایا جاتا ۔آپ نے یہ بھی ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ ان کی ایک خاتون رکن نے صدر صاحب کی طرف ایک کپڑا پھینکا ۔ آپ نے یہ بھی ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ وہی خاتون محترمہ وزیر اعظم صاحبہ پر حملہ آور ہونے کے لئے آگے بڑھیں اور وہاں سے جھگڑے کی ابتداء حزب اختلاف کی طرف سے شروع ہوئی تھی ۔ تو یہ جو ایک کشیدگی کا ماحول پیدا ہو گیا تھا ، اس کی وجہ سے یہ تمام واقعات رونما ہو گئے ہیں ۔ اگر اس دن پارلیمنٹ میں شائستگی کا مظاہرہ کیا جاتا تو میں سمجھتا ہوں کہ باہر یہ واقعہ پیش نہ آتا ۔ یہ الزام لگانا کہ یہ سب لوگ گورنمنٹ لائی تھی اور ان سے پارلیمنٹ میں حزب اختلاف کے اراکین کو سبق سکھانا مقصود تھا، یہ ایک انتہائی مفروضہ پر مبنی بات ہے ۔ جو گالم گلوچ اور جو رویہ انہوں نے اپنایا ، وہ ہم سب کے شایان شان نہیں تھا ۔ پارلیمنٹ کے اراکین ، یہ معزز ایوان قوم اور ملک کے لئے اچھی اقدار اور شائستگی کی اچھی روایات پیدا کرتا ہے تاکہ قوم خوش ہو کہ ہم نے اچھے اور

باوقار لوگ ایوانوں میں بھیجے ہیں۔

ہمیں افسوس ہے کہ ہم عوام کی توقعات پر پورے نہیں اترے ہیں۔لہذا میں یہ گزارش کروں گا کہ آئندہ سے اس معاملہ کو ختم ہونا چاہیے۔ اگر ہم میں کچھ grievances اور شکایات ہیں تو ہم یہ آئین اور قانون کے تحت افہام وتفہیم اور بحث و مباحثہ سے حل کر سکتے ہیں۔ یہ بینر لے آنا، ٹائر پھینکنا، بھنگڑا ڈالنا یا اس کے نتیجہ میں کچھ ممبران کا زد و کوب ہونا، غلط ہے اور مجھے اس بات کا بہت افسوس ہے کہ کچھ ممبران کو چوٹیں آئی ہیں۔ ابھی یہ تعین ہونا ہے کہ ان کو کس نے مارا تھا۔ بہرحال لوگوں کے ساتھ جو ہوا ہے۔ ممبران کی جو بے حرمتی ہوئی ہے۔مجھے اس پر بہت افسوس ہے۔ جو کل ان کے ساتھ ہوا وہ آج میرے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ لہذا میں اس کی شدید مذمت کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو ناکامیاں کافی ہو گئیں ہیں اور آپ کے جذبات بلاوجہ مشتعل ہو رہے ہیں مگر اپنے جذبات کو کنٹرول کرکے آئیے مل جل کر ہم شائستگی اور وقار کا مظاہرہ کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ، بڑی مہربانی، اب میں قاضی حسین احمد صاحب سے عرض کروں گا کہ فلور لیجئے۔

حافظ حسین احمد۔ میں کوئٹہ جا رہا ہوں۔ اگر مجھے پہلے موقع دے دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ جا رہے ہیں۔ قاضی صاحب کو موقع دے دیں وہ ہمارے بزرگ ہیں۔ حافظ صاحب میری آپ سے گزارش ہے کہ قاضی صاحب کو موقع دے دیں۔ مہربانی۔

قاضی حسین احمد۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب، میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ جناب والا! میں سچ والی بات کروں گا میں کسی کی طرف داری نہیں کروں گا۔ اور حق کی بات کروں گا میں اپنے ضمیر کی بات کروں۔ اور میں اپنے اللہ اور اپنے ضمیر کے سامنے جوابدہ ہوں۔ جناب والا! اس ملک میں حقیقت میں روایات قائم نہیں کی گئیں۔ دستور کی پابندی کرنا، قانون کی پابندی کرنا، حدود کے اندر رہنا اس کی کسی نے بھی پرواہ نہیں کی۔ امیدوار جاتے ہیں لوگوں سے ووٹ مانگتے ہیں۔ وعدے، وعید کرتے ہیں۔ منشور پیش کرتے ہیں۔ جب حکمران ہو جاتے ہیں۔ حکومت مل جاتی ہے۔ ہر حد کو توڑتے ہیں اور قانون کے توڑنے پر فخر کرتے ہیں اور اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ قانون میرے لئے نہیں ہے۔ ٹریفک کی لائٹوں کو

توڑنا اور کراس کرنا چھوٹی چھوٹی پابندیوں کو بھی برداشت نہ کرنا۔ لائن سے باہر نکل جانا' ہر چیز کو اپنا استحقاق سمجھنا۔

جناب والا' اس وقت میں آپ کو یقین دلاتا ہوں' یقین سے کہتا ہوں' میں عوام میں رہتا ہوں کہ جس طرح پولیس اور انتظامیہ سے لوگ نالاں ہیں اسی طرح پارلیمنٹ کے اور اسمبلیوں کے ممبروں سے بھی خوش نہیں ہیں۔ یعنی ایک وہ طبقہ نہیں ہے جس کا کوئی احترام ہو۔ لوگوں کے ووٹوں سے آتے ہیں۔ اس کے باوجود احترام جا چکا ہے ۔ ختم ہو چکا ہے۔ لہذا ہمیں سوچنا چاہیئے کہ جب منتخب ہوتے ہیں اور حکومت میں آتے ہیں۔ ہم ہر قانون کو توڑتے ہیں۔ ہم ہر حد کو توڑتے ہیں۔اور ملکی خزانے کو بالکل ایسے سمجھتے ہیں جیسے یہ ماں کا دودھ ہے۔ اور ہمارے لیئے اس کا ہر طرح سے پینا جائز ہے۔ اس کا لوٹنا جائز ہے۔ جناب چیئرمین! اس میں کوئی بھی استثنا نہیں ہے۔ اس کی وجہ سے پھر ناراضگیاں پیدا ہوتی ہیں۔ نفرتیں پیدا ہوتی ہیں۔ جذبات میں شدت آتی ہے۔ اپنے قومی مفادات اور قومی مصلحتوں کو تج دینا اور اپنے جو بنیادی عقائد اور نظریات ہیں جن کی بنیاد پر یہ ملک بنا ہے۔ جس کا ہم نے حلف اٹھایا ہے کہ ہم اسلامی نظریے کی حمایت کریں گے۔ اس کا مطالبہ لیکر بیچارے لوگ مالاکنڈ اور سوات میں اٹھتے ہیں۔ہم ان کے اوپر تشدد کرتے ہیں۔ اور ان کو گولی کا نشانہ بناتے ہیں۔ وہ لوگ یہ اپنے حقوق مانگنے کے لئیے اور جو لوگوں کے جائز نمائندے ہیں۔ اور اپنے ترقیاتی پروگراموں کے لئیے لوگ کراچی میں آتے ہیں۔ ہم ان کا بریک ڈاؤن کرتے ہیں اور ان کا گھیراؤ کرکے ان کو گھروں سے نکالتے ہیں اور ان کو لے جاتے ہیں اور ان کو میدانوں میں کھڑا کرتے ہیں۔ اور ان کے اوپر تشدد کرتے ہیں۔ ہمارے جو بنیادی مسائل ہیں۔ کشمیر کا مسئلہ ہے اس پر سودا کرتے ہیں اس کو defuse کرنے کے لیے اور دشمن کی چال کو کامیاب کرنے کے لئے خود ان کے لئے ذریعہ بنتے ہیں۔ نوابزادہ نصراللہ خان اور پروفیسر خورشید احمد خود دونوں شاہد ہیں ۔ جو ان کی کشمیر کمیٹی کے چیئرمین ہیں ۔ جنھوں نے احتجاج کیا ہے حکومت کے رویئے پر ' کہ سیاسی attitude اختیار کرنے کے بجائے بیوروکریٹک رویہ اختیار کیا گیا ہے ۔ اس ملک میں یہ موقع دیا جاتا ہے کہ مس رابن رافیل امریکہ کی نائب وزیر خارجہ آئے' اور تمام لوگوں کو سیاسی مشورے دے ۔ اپوزیشن کا لیڈر بھی ان سے تین گھنٹے ملاقات کرے ۔ اور کورکمانڈر بھی اس کے ساتھ ملاقات کرنے کے لئے حاضر ہے ۔ اور یہاں کا ہر ادارہ اس کوشش میں ہے کہ ان

کا کس طرح قرب حاصل کیا جائے کیونکہ حکومت دینے والے ، عزت دینے والے ، ذلت دینے والے، خیر پہنچانے والے ، وہ سب اسی کو سمجھتے ہیں ۔ اللہ کو بھول گئے ہیں عزت اور ذلت، اقتدار اور تمام وہ سب کچھ انہی کے ہاتھ میں سمجھتے ہیں۔ یہ خود ہی امریکی چال ہے ہر آدمی ان کی طرف جاتا ہے۔ جناب والا! جب ہر حد کو توڑا جائے ، کوئی حکومت ممبران یا پارلیمنٹ کی حد کو نہ پہچانے ، سینٹ میں ، مجلس میں ، اور قومی اسمبلی میں آپ بات کریں ، کوئی بھی اس کا حق حکومتی پالیسیوں پر نظر نہیں آتا ۔ عوام میں جاتے ہیں تو یہ ہم سے پوچھتے ہیں کہ آپ اسمبلی ، سینٹ میں کیوں نہیں یہ بات اٹھاتے عوام بیچاروں کا خیال ہے کہ سینٹ میں اگر کوئی مسئلہ اٹھتا ہے تو اس پر عملدرآمد ہوتا ہے۔ سینٹ میں جناب دیوار سنتے ہیں۔ لیکن حکومتی پارٹی نہیں سنتی ۔ قومی اسمبلی میں کوئی شنوائی نہیں ہوتی ۔ اور شنوائی نہ ہونے کی وجہ سے لوگ پھر باہر جاتے ہیں اپنا مسئلہ حل کرنے کے لئے۔ اور پھر یہاں کی کارروائیوں کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ جناب والا ! روایات قائم نہیں ہوئیں ۔ روایات کے قائم نہ ہونے کی وجہ سے یہ ہورہا ہے ۔ اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں صدر نے تقریر کرنی ہوتی ہے ۔ پارلیمانی پریکٹس تو یہی کہتی ہے۔ اور کوئی دوسرا پوائنٹ نہ اٹھایا جائے۔ لیکن یہ کلچر بھی پیپلز پارٹی نے ہی متعارف کرایا ہے۔ پارلیمنٹ کو توڑنے کا، آپ تاریخ کو دیکھیں مفتی محمود جیسی باوقار شخصیت کو اسمبلی سے اٹھا کر کس نے باہر پھینکوایا تھا اور ڈنڈا ڈولی کرکے باہر پھینک دیا تھا ۔ اور کس نے یہاں ہڑ بازی کا کلچر ہاں متعارف کرایا؟ کس نے پھر غلام اسحٰق کو ، اور اس نے احسان ان پر کیا ، کس نے اس کے خلاف agitation کیا تھا اس کلچر کو انہوں نے متعارف کرایا تھا ۔ لیکن اس کا مطلب، میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس کلچر کو ہمارا کلچر نہیں ہونا چاہیے۔ اس کلچر کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس پر بات کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ حکومت یہ نہ سمجھے کہ ہم حکمران ہیں ۔ وہ بھی عوامی نمائندے ہیں ۔ قوم کے نمائندے ہیں ۔ اور اپنی نمائندگی کے طور پر اپنا فرض اپنی حدود کے اندر رہ کر ادا کریں ۔ کسی کو کوئی شکایت نہیں ہوگی ۔ اگر وہ قانون کو توڑیں گے ۔ وہ کہتے ہیں کہ جی آپ judiciary کی توہین کرتے ہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ عدلیہ کی توہین تو آپ نے کی ہے ۔ استحقاق کے بغیر

پارٹی affiliation کی بنیاد پر وہاں جج بنا دیئے ۔ اس طرح judiciary پھر کیسے لوگوں کے دلوں میں احترام اسکا پیدا ہو سکتا ہے ۔ یہ تو جی عدلیہ سے بھی پوچھیں کہ عدالتوں کا کوئی وقار باقی رہ گیا ہے۔ میں نے جلسوں میں پوچھا ہے۔ کس کے اوپر آپ توہین عدالت کا مقدمہ دائر کریں گے۔ کس پر دائر کریں گے ہر آدمی چیخ رہا ہے کہ انصاف نہیں ملتا۔ عدالت سے کسی کو انصاف نہیں ملتا ۔ اس لئے جناب والا ! اداروں کو توڑا گیا ۔ حکومت نے خود اداروں کو توڑا ہے ۔ judiciary کو تباہ کیا ہے ۔ انتظامیہ اور پولیس کو تباہ کیا ہے ۔ اس کا کون ذمہ دار ہے ؟ جس کے پاس سیاسی اقتدار ہے وہ ذمہ دار ہے ۔ اداروں کو درست بھی وہ کرسکتے ہیں اور ان کو تباہ بھی وہ کررہے ہیں۔ وہ اداروں کو تباہ نہ کریں ، اب وہ فوج کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں ۔ جو ایک ادارہ بچا ہوا ہے ۔ کسی ایمرجنسی میں کام آسکتا تھا-----

(اس مرحلے پر آذان عصر کی آواز آئی)

(وقفہ اذان)

ایک معزز رکن۔ ذرا یہ معلوم ہو جاتا کہ کیا طریقہ کار ہے۔ابھی تو سب لوگ نماز کے لئے جائیں گے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ قاضی صاحب کی تقریر کے بعد ہاؤس ملتوی ہوگا۔ اتوار کو پھر یہ سلسلہ دوبارہ جاری ہو گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ محترم قاضی صاحب۔

قاضی حسین احمد ۔ جناب چیئرمین! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اداروں کا احترام باقی نہیں رہا اس کی ذمہ داری حکومت پر آتی ہے کہ اداروں کے احترام کو برقرار اور درست رکھا جائے۔ فوج کا ادارہ رہ گیا تھا اس کو کراچی میں عوام سے لڑایا جارہا ہے اور باجوڑ میں عوام سے اور مالاکنڈ ڈویژن میں عوام سے لڑایا جا رہا ہے اور یہ جو لڑائی ہے فوج کی اور عوام کی یہ نہ فوج کے لئے بہتر ہے اور نہ ملک کے لئے۔ یہ دشمن کی سازش ہے جس کے نتیجے میں یہاں پر ہمارے اہم اداروں کو تباہ کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں اسی لئے یہ گزارش کروں گا کہ اگر ہم نے عقل کے ناخن نہ لئے

تو قوم ایک بحران کا شکار ہو جائے گی۔ کراچی میں کھلم کھلا اب اس بات کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ وہ الگ ہو جائے گا تو کیا ہو جائے گا۔ پہلے یہ بات نہیں تھی۔ آج کھلم کھلا لوگ کہہ رہے ہیں کہ الگ ہو جائے گا تو کیا ہو جائے گا۔ یہ ہمارے سوچنے کی بات ہے۔

کشمیر کے مسئلے میں ہمارے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ ہماری شہ رگ ہے ہمارے ملک کے اندر تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا کہ بیت المقدس اسرائیل کا دارالخلافہ ہوگا اور ہم اس کو تسلیم کریں گے۔ یہاں کہا جاتا ہے کہ بولان کی بات ختم ہو جائے گی تو جواز ختم ہو جائے گا۔ بیت المقدس ہماری زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ قبلہ اول ہے اس کے بغیر کیسے ہم اسرائیل کو تسلیم کر سکتے ہیں اس کی بات ہوتی ہے۔ کاسا بلانکا میں کانفرنس ہو رہی ہے اسرائیل کو تسلیم کرنے کے لئے فضا تیار کی جا رہی ہے۔

جناب والا! میں warn کرتا ہوں اس گورنمنٹ کو، اسرائیل کو تسلیم کرنا، کشمیر پر سودے بازی کرنا، ملک کے معاملات میں امریکہ کو دخیل کرنا اور اس کو وائسرائے کے طور پر ماننا۔ اگر یہ کیا جائے گا تو ہم نہیں مانیں گے کسی سسٹم کو اور اس کے مقابلے میں ہر قوت کو استعمال کریں گے اور یہ نہ پارلیمانی نظام رہے گا اور نہ یہاں کی judiciary اور کسی چیز کی کوئی پرواہ کریں گے اور اس کے ساتھ میں یہ کہتا ہوں عقل کے ناخن لئے جائیں۔ آئین اور قانون کی حدود میں رہا جائے۔ ساتھ ہی میں یہ بھی عرض کروں گا کہ صدر کا ایک ادارہ ہوتا ہے اور صدر کے ادارے کو اتنا injur نہ کیا جائے کہ وہ کسی موقع پر کام کرنے اور دخل دینے کے قابل نہ رہے۔ اگر بے نظیر سے شکایت ہے، اگر پیپلز پارٹی کے کلچر سے شکایت ہے، صدر کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں وہ ہماری اس پوری پارٹی کے اندر ایک بہتر آدمی ہے۔ خواہ اس کے اوپر بڑے الزامات ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس کے ادارے کو تباہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم خود کمزور کر رہے ہیں، ملک کے اندر crisis ہیں، وہ کسی وقت بھی act کر سکتا ہے۔ اس کی ذات مضبوط ہوگی۔ اگر آپ پیپلز پارٹی میں بے نظیر آصف زرداری اور اس کی بدعنوانیوں کو اصل نشانہ بنائیں اور ان کی خرابیوں کو نشانہ بنائیں جو ملک اور قوم کے اس وقت اس کے مفادات کو بیچ رہی ہیں، اس کو نشانہ بنائیں اور آپ فاروق لغاری کو اپنا آدمی سمجھو اس کو اپنا بنائیں تاکہ وہ crisis کے موقع پر act کر سکے اور crisis موجود ہیں ملک کے اندر اور یہ غلط strategy جو آپ لوگوں نے بنائی ہے اس غلط strategy سے واپس آئیں۔ وہ پیپلز پارٹی کے آدمی نہیں ہیں۔ اس کو پیپلز

پارٹی کا آدمی نہ بنائیں۔ اس کو اس کے ساتھ بریکٹ بھی نہ کریں۔ اس کی حمایت کریں اور اس کے ہاتھ مضبوط کریں تا کہ اس مصیبت سے ہماری جان چھوٹ جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ قاضی صاحب۔

The House is adjourned to meet again on 20th November, on the Sunday at 4 P.M.

[The House adjourned to meet again at four of the clock in the afternoon on Sunday, November 20, 1994]

PCPPI—4166(99) Senate—2-11-99—150.